سعدی
گلستان
مع
حاشیہ
مصنف
حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی
دنیائے اسلام کے عظیم مصنف مفسرِ اعظم پاکستان
فیضان
حضرت علامہ الحاج المفتی پیر محمد فیض احمد اویسی رضوی
محدث بہاولپوری
حاشیہ از قلم
حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی صاحب
دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور
نظامیہ کتاب گھر
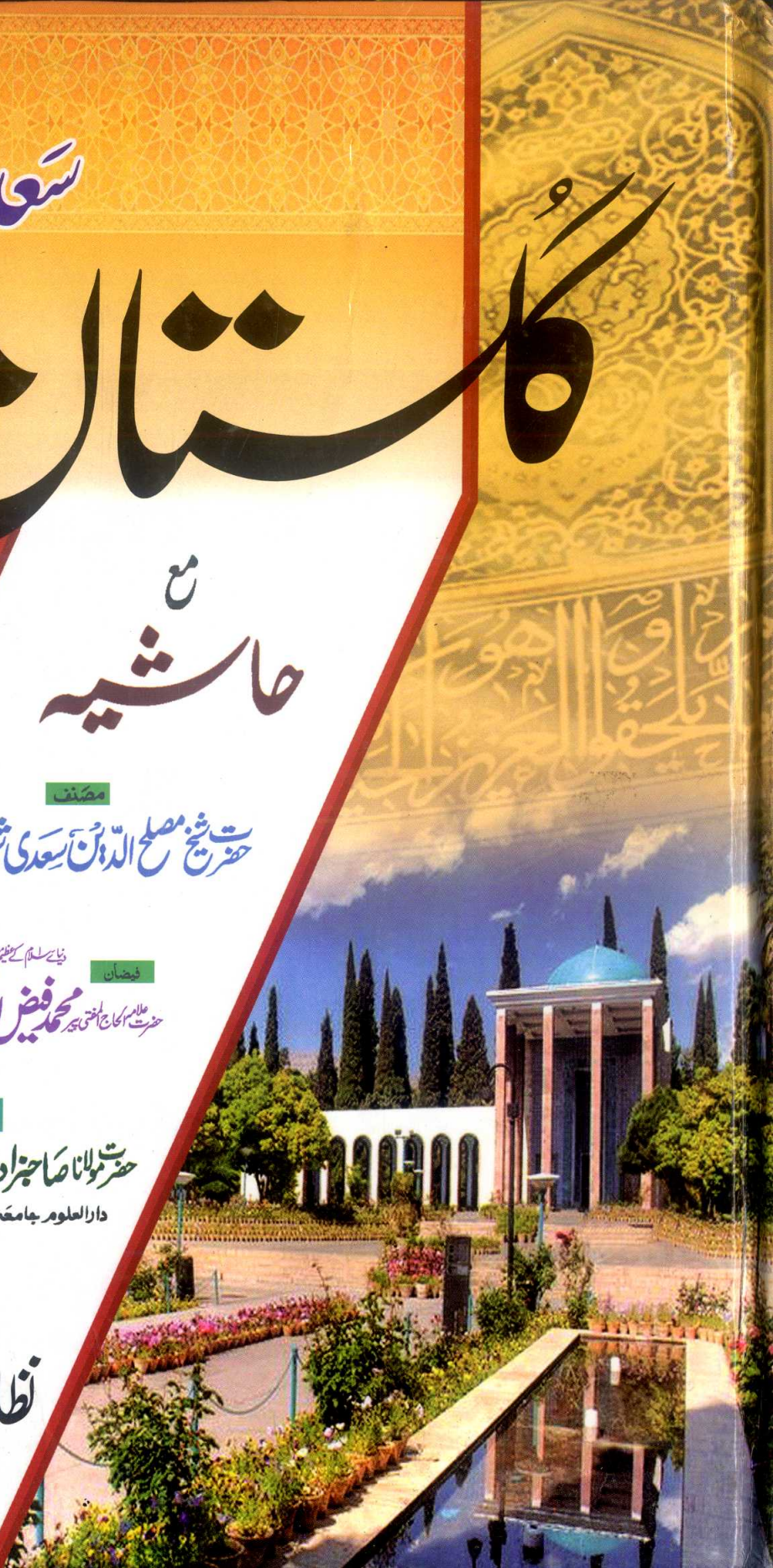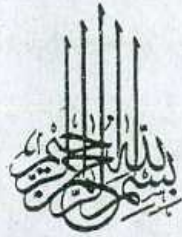
گلستانِ سعدی

مع اردو ترجمہ و حاشیہ

مصنف

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی

ترجمہ حاشیہ از قلم

حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عطار الرسول اویسی صاحب

دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

ناشر
مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

حالاتِ زندگی سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

مناظرِ اسلام شیخ القرآن والحدیث استاذ العلماء حضور

قبلہ علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

ابتدائی تعارف: حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایسی نامور شخصیت ہے۔ جس کے ہر مکتبِ فکر کے اکابر علماء و مشائخ سے لے کر مبتدی طلبہ تک یکساں محبوب اور معروف و مشہور ہے ان کی اپنے ذاتی اعلیٰ کمال کے علاوہ حضور غوث صمدانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی الشیخ عبدالقادر الجیلانی کے محبوب تربیت یافتہ سیدنا شہاب الدین سہروردی کے خلیفہ و مرید اور ہمارے پاکستان کے نامور غوث محمد بہاؤ الحق ملتانی کے پیر بھائی اور محدثین کے سرگروہ حضرت علامہ ابن الجوزی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے تلمیذ عزیز ہیں۔

حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ کی بارگاہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقبولیت کی دلیل آپ کا یہ عربی قطعہ ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ ؏ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ ؏ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

پیدائش: تخمیناً ۵۸۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۹۱ھ میں وصال ہوا۔ اس اعتبار سے آپ کی عمر سو سال سے کچھ زائد بنتی ہے۔ لیکن مشہور یہ ہے آپ نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔ جسے آپ نے چار حصوں پر تقسیم کر کے بسر فرمایا۔

(۱)۔ تیس سال تحصیل علوم میں۔ (۲) تیس سال سیر و سیاحت میں (۳) تصنیف و تالیف میں۔ (۴) گوشہ نشینی میں۔ آپ شیراز میں پیدا ہوئے جو عرصہ دراز تک ایران کا پایۂ تخت اور علوم و فنون کا مرکز رہا۔ آپ کا نام شرف الدین اور لقب مصلح الدین اور تخلص سعدی ہے۔ تخلص کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ (۱)۔ آپ نے

اتابک سعد بن زنگی کے زمانہ سے ہی شعر گوئی کا آغاز فرمایا۔ (۲) بعض نے لکھا کہ آپکے والد گرامی سعد بن زنگی کے ملازم تھے۔ بدیں وجہ یہ تخلص اختیار فرمایا۔ (۳) بعض نے کہا کہ آپکے تعلقات شہزادہ سعد بن ابی بکر بن سعد زنگی سے نہایت خوش گوار تھے۔ اسی لیے یہ تخلص اپنایا۔

ممکن ہے کہ تینوں وجوہ مجموعی طور تخلص کا سبب ہوں۔ لیکن یہ تخلص علمیت اور لقب پر غلبہ پا گیا کہ اب آپ کی شخصیت اور ذات اسی نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

تعلیم و تربیت: آپکے والد گرامی شیخ عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ شیخ المشائخ اور "در عصر خویش پیش رو صوفیاں و عارفاں بود"۔ اسی لیے تعلیم کا آغاز گھر پہ ہوا۔ آپ بچپن ہی سے شب بیدار اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ اس کی وجہ والد گرامی کی کڑی نگرانی تھی۔ ان کے وصال کے بعد والدہ محترمہ کی نگرانی میں علوم و فنون کے حصول میں مشغول ہوئے۔ لیکن ملک ایران طوائف الملوکی کا شکار ہو گیا جنگوں کا لامتناہی سلسلہ [illegible] ی تھا۔ اگرچہ شیراز علماء و فضلاء کا مرکز تھا۔ لیکن تباہیوں کی لپیٹ میں آ گیا۔ اسی لیے آپنے بغداد کا رُخ کیا اور نظامیہ میں تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔

حصول علم فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، معانی و جملہ فنون سے فراغت کے بعد لاطینی و عبرانی زبانیں صرف ایک سال میں سیکھ لیں۔ "ہماں قدر استعداد حاصل کرد کہ بہ برکت آنہا حواشی و شروح رقم کرد" ایسی استعداد پائی کہ حواشی و شروح لکھیں۔

عام حالات: شیخ سعدی قدس سرہٗ کی زندگی کے اکثر و بیشتر حالات گلستان و بوستان میں درج ہیں۔ صراحت و کنایت کو یکجا جمع کیا جائے تو ضخیم سوانح عمری [illegible] تیار ہو سکتی ہے۔

مذہب: مسلکِ اہل سنت ہی آپ کا سرمایۂ جان تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اہل تشیع آپکے جانی دشمن تھے نہ صرف زندگی میں۔ بلکہ آپکے وصال کے بعد آپکے مزار مبارک کو تباہ و برباد کر ڈالا۔

شجاع منعمی لکھتے ہیں کہ "بعضے غلاۃ و متعصبین روافض مزار اورا بہ جرم سُنّی بودن او ویران کردہ بودند مگر سلطان قوام الملک آں را از سرِ نو تعمیر فرمودہ" رحمہم اللہ تعالیٰ [illegible] غالی و متعصب شیعوں نے (اس جرم پر کہ آپ سنی المذہب تھے) آپ کے مزارِ پُر انوار کو ویران کر ڈالا جسے بعد میں سلطان قوام الملک نے از سرِ نو تعمیر کیا۔ آپکے اشعار ذیل آپکے مسلک و مذہب کے ترجمان ہیں۔

چہ غم دیوار اُمّت را کہ دارد چوں تو پشتی بان ❊ چہ باک از موج بحر آں را کہ باشد نوح کشتی بان

۱؎ دیباچہ از لقب ص۱ ۲؎ دیباچہ از لقب ص۲ ۳؎ گلستان و بوستان ۴؎ دیباچہ از لقب ص۲ ۵؎ کتاب ایران ص۲۷

ترجمہ: اُمت کو کیا غم جب آپ ہی اس کے یار و مددگار ہیں ؛ موجِ دریا کا کیا خوف جب نوح کشتیبان ہو۔

تو اصل وجود آمدی از نخست ---------- ؛ دگر ھر چہ موجود شد فرع تست
خدایا بحق بنی فاطمہ -------- ؛ کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول ----- ؛ من دست داماں آل رسول ----
بلند آسماں پیش قدرت خجل ؛ تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گلی
نہ دانم کدا میں سخن گویمت ؛ کہ والاتری زانچہ من گومیت
خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد ؛ زمیں بوس قدر تو جبریل کرد
ترا عزّ لولاک تمکیں بس است ؛ ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است
چہ وصفت کند سعدئے ناتمام ؛ علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام
شنیدم کہ در روز امید و بیم ؛ بدانرا بہ نیکاں بہ بخشد کریم ....
نخستیں ابو بکر پیر مُرید ؛ عمر پنجہ بر پیچ دیو مُرید۔
خرد مند عثمان شب زندہ دار ؛ چہارم علیؓ شاہِ دُلدل سوار

یہ وہ اشعار ہیں جو آپ کی گلستان و بوستاں میں پڑھے پڑھائے جاتے ہیں۔ اگر آپ کا نعتیہ کلام پڑھا جائے تو دورِ حاضر کا وہمی مزاج شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کو نہ صرف مُشرک بلکہ مشرک گر کے فتوٰی کا نشان بنائے گا۔

نمونہ کے صرف دو شعر حاضرِ خدمت ہیں ؎

عرش است کمین پایۂ زایوان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
جبریل امین خادم و دربان محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے آخر میں لکھتے ہیں ۔

یک جان چہ کند سعدئ مسکین کہ دو صد جان
سازیم فدائے سگِ دربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہی وہ ادب اور عشق ہے جس کی وجہ سے سعدی و جامی و رومی اور حافظ شیرازی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نام آج تک زندہ ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ تا قیامت زندہ رہیں گے۔ جس کی ترجمانی آج کے دور میں امام اہل سنت شاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔

یہی عشق تھا جس نے شیخ سعدی قدس سرہٗ کو بے سر و سامانی کے باوجود چودہ ۱۴ حج کرائے اور بیت المقدس کی

سقائی کا شرف بھی عطا فرمایا اور حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام کی زیارت سے بہرہ وَر ہوئے۔ سیاحت کے دوران بے شمار قدسی صفات ومحبوبانِ خدا سے فیوضات وبرکات حاصل کیئے۔ اور اَن گنت گم گشتگانِ راہ ہدیٰ کو راہِ خدا پہ لگایا۔ یہاں تک کہ ہندوستان کے مشہور بُت خانہ سومنات کے بُت کو توڑا۔ اور اس کے محافظوں ومعتقدوں سے لڑائی کی حکمتِ عملی سے کئی بُت پرستوں کو جہنم رسید بھی کیا[لے]۔

آپ کا سفر محض سیر وتفریح نہیں بلکہ استفادہ وافادہ کے تحت بھی تھا چنانچہ گلستان وبوستان میں کئی ایسے کئی واقعات وحکایات شاہد ہیں۔ تصوّف تو آپ کا اصل مشغلہ تھا۔ اسی لیے گلستان وبوستان کی ترتیب کچھ ایسے عجیب طریقہ سے دی ہے کہ شاہ وگدا عوام وعلماء صوفی وجاہل سب کے لیے یکساں مفید ہیں اور تصوّف کے ہر شعبہ کو بہترین اسلوب سے نبھایا ہے۔ اور آپ کا یہ کارنامہ تا قیامت زندہ تابندہ رہے گا

آپ صاحبِ کرامات بزرگ تھے اور مَیں تو آپ کی سب سے بڑی کرامت یہی سمجھتا ہوں کہ بادشاہوں کے ساتھ رہ کر بھی خوشامد اور چاپلوسی سے کوسوں دُور رہے۔ بلکہ اپنے دَور کے بہت بڑے اُمراء وحکماء کو کھری کھری سُنا دیا کرتے تھے اور یہ صرف اس لیے کہ آپ ہر قسم کے طمع ولالچ سے پاک تھے۔

یہی وجہ ہے کہ اتنا بہت بڑے امیر وکبیر بادشہ کی صحبت میں رہنے کے عُسرت کی زندگی بسر فرمائی۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی پاؤں کے جوتے تک میسّر نہ ہوتا تھا۔ اس کا ذکر اُنھوں نے خود اپنی کتاب بوستان میں درج فرمایا ہے۔

اختصار کے پیشِ نظر صرف ایک کرامت کا اکتفا کیا جاتا ہے۔ جسے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والدگرامی شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی بیان فرمایا ہے۔

یہ کہ اکبرآباد میں مرزا محمد زاہد سے تعلیم کے دوران ایک دفعہ درس سے واپسی پہ ایک لیمے کوچے سے گزر رہا۔ اس وقت میں خوب ذوق میں شیخ سعدی کے یہ اشعار گُن گُنا رہا تھا۔

جُز یادِ دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است

جُز سِرِ عشق ہر چہ بہ خوانی بطالت است

سعدیؔ بشوی لوح دل از نقش غیر حق

علمی کہ رہ بحق نہ نماید جہالت است

اتفاق کی بات چوتھا مصرعہ میرے ذہن سے اتر گیا۔ ہر چند ذہن پہ زور دیا لیکن یاد نہ آیا اس تارے کے ٹوٹنے سے میرے دل میں سخت اضطراب اور بے ذوقی کی کیفیت پیدا ہوئی کہ اچانک ایک فقیر منش ملیح چہرہ دراز زُلف، پیر مرد نمودار ہوا۔ اور اس نے مجھے لُقمہ دیا" علمی کہ رہ بحق نماید

[لے] بوستان

بہالت است"۔ میں نے کہا جزاك الله خیر الجزاء آپ نے مجھے کتنی پریشانی سے نجات دلائی ہے اور میں نے ان کی خدمت میں کچھ پان پیش کئے۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے فرمایا یہ بھولا ہوا مصرعہ یاد دلانے کی مزدوری ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں یہ تو بہ طور ہدیہ اور شکریہ پیش کر رہا ہوں۔

اس پر اُنھوں نے فرمایا۔ میں پان استعمال نہیں کیا کرتا۔ میں نے عرض کیا کہ پان کے استعمال میں شرعی پابندی ہے یا طریقت میں رکاوٹ؟ اگر کوئی ایسی بات ہے تو مجھے بتائیے تاکہ میں اس سے احتراز کروں۔ اُنہوں نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں۔ البتہ میں پان کھایا نہیں کرتا۔ پھر فرمانے لگے مجھے جلدی جانا چاہیئے میں نے کہا میں بھی جلدی چلوں گا۔ اُنھوں نے فرمایا میں جلدی تم جانا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر انہوں نے قدم اُٹھایا اور کوچہ کے آخر میں رکھا۔ میں جان لیا کہ یہ کسی اہل اللہ کی روح مبارک انسانی شکل میں جلوہ گر ہے۔ میں نے آواز دی کہ اپنے نام سے تو اطلاع دیتے جائیے۔ تاکہ فاتحہ تو پڑھ لیا کروں۔ جواب دیا فقیر کو سعدی کہتے ہیں۔

عزلت نشینی: زندگی کے آخری لمحات میں آپ نے گوشہ نشینی اختیار فرمائی۔ اور تیس ۳۰ سال مسلسل عزلت وخلوت میں بسر فرماکر بروز جمعہ ماہ شوال ۶۹۱ھ میں اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے ع

ز خاصاں بود شد تاریخ روئے

لفظ خاص سے ۶۹۱ھ تاریخ نکلتی ہے۔ آپ کی مزار شہر شیراز سے تین میل دور ہے۔ آپ کے اسم گرامی کی مناسبت سے اس بستی کا نام بھی "سعدیہ" ہے۔ عوام وخواص ہر وقت زیارت کے لیے حاضر ہوا کرتے ہیں اور ہر بدھ کو خصوصیت سے لوگ حاضری دیتے ہیں۔

ہر سال ماہِ صفر کے آخری بدھ کو آپ کا عرس منایا جاتا ہے فقط واللہ تعالٰی اَعْلَمُ ط

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حبیبہٖ سید المرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ہ

★

حررہ الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور (پاکستان)

۱۶ رجب ۱۴۰۵ھ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر

گلستانِ سعدیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منّت خدای را عزّ و جلّ که طاعتش موجب قربتست و بشکر اندرش مزید نعمت هر نفسی که فرو میرود ممدّ حیاتست و چوں بر می آید مفرّح ذات پس در هر نفسی دو نعمت موجودست و بر هر نعمتی شکرے واجب۔

بیت

از دست و زباں که بر آید | کز عهدهٔ شکرش بدر آید

اِعْمَلُوْٓا آلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ

قطعه

بنده همان به که ز تقصیر خویش	عذر بدرگاهِ خدا آورد
ورنه سزاوارِ خداوندیش	کس نتواند که بجا آورد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) منّت۔ احسان۔ عزّ۔ خاص عزّت۔ بزرگ۔ جلّ۔ برتر۔ طاعت عبادت۔ موجب۔ سبب۔ قربت نزدیکی۔ مزید۔ زیادہ۔ نفس سانس فرو میرود۔ نیچے جاتا ہے۔ ممدّ حیات۔ بڑھانے والا زندگی۔ بر می آید۔ باہر آتا ہے۔ مفرّح فرحت دینے والا۔ جب آدمی سانس اندر لیتا ہے تازہ ہوا رُوح کو طاقت دیتی ہے اور جو سانس باہر نکلتا ہے تو طبیعت خوش ہوتی ہے۔ عہدہ ذمہ داری۔ بدر آید۔ عہدہ بر آ ہو یعنی پورا اتر سکے۔

عمل کرو اے داؤد علیہ السلام کی اولاد شکر کا۔ اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر گزار۔ فائدہ: اس آیت کا ذکر اس واسطے مصنّف رحمۃ اللہ نے کیا اول میں شکر کا ذکر کیا جا رہا ہے همان۔ وہی۔ بہ۔ بہتر۔ تقصیر۔ کوتاہی آورد۔ لائے۔ سزاوار۔ لائق نتواند نہیں سکتا۔

باران رحمت بیحسابش ہمہ را رسیدہ و خوان نعمت بیدریغش ہمہ جا کشیدہ پردۂ ناموس بندگاں بگناہ فاحش ندرد و وظیفہ روزی بخطائے منکر نبرد۔

قطعہ

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب	گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمناں نظر داری

فراش باد صبا را گفتہ تا فرش زمردیں بگسترد و دایۂ ابر بہاری را فرمود تا بنات نبات را در مہد زمین بپرورد و درختاں را بخلعت نوروزی قبائے استبرق در بر گرفتہ و اطفال شاخ را بہ قدوم موسم ربیع کلاہ شگوفہ بر سر نہادہ عصارۂ نحلے بقدرت او شہد فائق شدہ و تخم خرمائے بہ تربیت او نخل باسق گشتہ۔

قطعہ

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند	تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار	شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

در خبر است از سرور کائنات مفخر موجودات رحمت عالمیاں صفوت آدمیاں تتمۂ دور زماں۔

(۱) باراں۔ بارش۔ بے حساب بے شمار۔ رسیدہ پہنچی ہوئی۔ خوان دسترخوان۔ بیدریغش بے روک ٹوک۔ بے افسوس یعنی عام۔ ہمہ جا کشیدہ۔ ہر جگہ بچھا ہوا۔ ناموس عزت۔ بندگاں جمع بندہ۔ فاحش بُرا۔ ندرد نہیں پھاڑتا۔ وظیفہ مقرر یعنی گناہ کرنے سے بندوں کی روزی بند نہیں ہوتی۔ بخطائے منکر بڑی غلطی۔ نبرد منقطع نہیں کرتا۔ کریمے بخشنے والے۔ گبر آگ کو پوجنے والے۔ ترسا عیسائی۔ کجا کب۔ دشمناں دشمنوں۔ نظر خیال یعنی نظر عنایت داری رکھتا ہے تو۔ دوستوں سے مراد اللہ تعالیٰ کے تابعدار لوگ دشمنوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنیوالے۔ (۲) فراش۔ فرش بچھانے والا۔ باد صبا صبح کی ہوا۔ زمردیں سبز رنگ۔ بگسترد بچھائے۔ دایہ پالنے والی۔ ابر بہاری موسم کا بادل۔ بنات بنت کی جمع لڑکی۔ نبات جڑی بوٹی۔ مہد پنگھوڑا۔ بپرورد پرورش۔ خلعت پوشاک۔ نوروزی موسم بہار۔ (۳) قبائے جبہ اچکن۔ ریشمی استبرق ایک قسم کا کپڑا ہے۔ در بر گرفتہ بغل لیا ہوا۔ اطفال جمع طفل لڑکا۔ قدوم لوٹ آنا۔ ربیع بہار۔ کلاہ ٹوپی۔ شگوفہ نہادہ پہنائی۔ عصارہ نچوڑ۔ نحلے شہد کی مکھی۔ شہد ماکھی۔ فائق اعلیٰ۔ خرمائے چھوہارا۔ باسق بڑھنے والا۔ (۳) ابر بادل۔ مہ چاند۔ خورشید سورج۔ فلک آسمان۔ کارند کام میں ہیں۔ کف ہتھیلی۔ آری تو لاتا ہے۔ نخوری نہ کھائے۔ سرگشتہ پریشان۔ نبری نہ لے۔ خبر حدیث۔ مفخر فخر۔ موجودات تمام جہان۔ عالمیاں عالموں کے۔ صفوت برگزیدہ۔ تتمہ پورا کرنے والا۔

بیت

شَفِیْعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ | قَسِیْمٌ جَسِیْمٌ نَسِیْمٌ وَسِیْمٌ

بیت

بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ | حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

بیت

چہ غم دیوارِ اُمّت را کہ دارد چوں تو پشتیباں | چہ باک از موجِ بحر آں را کہ باشد نوح کشتیباں

یکے از بندگانِ گنہگارِ پریشانِ روزگار دستِ انابت بامیدِ اجابت بدرگاہِ خداوند جلّ وعلا بردارد ایزد تعالیٰ درو نظر نکند بازش بخواند بارِ دیگر اعراض فرماید بازش بتضرّع وزاری بخواند حق سبحانہٗ وتعالیٰ گوید یَا مَلٰٓئِکَتِیْ قَدِ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ عَبْدِیْ وَلَیْسَ لَہٗ غَیْرِیْ دعوتش را اجابت کردم وامیدش برآوردم کہ از بسیاریِ دعا وگریہ بندہ ہمی شرم دارم۔

بیت

کرم بین ولطفِ خداوندگار | گنہ بندہ کردست واو شرمسار

عاکفانِ کعبۂ جلالش بتقصیرِ عبادت معترفند کہ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ

(۱) شفیع شفاعت کرنے والا۔ مُطاع اطاعت کیے گئے۔ کریم مہربان قسیم تقسیم کرنے والے۔ جسیم متناسب الاعضاء جسم والے۔ نسیم خوشبو والے وسیم خوبصورت۔ بلغ پہنچے۔ العلی بلندی۔ کشف کھولا۔ دجی تاریکی۔ حسنت اچھی۔ جمیع تمام۔ خصال عادتیں صلوا علیہ وآلہٖ درود آپ پر اور آپ کی اولاد پر۔ چہ غم کیا غم۔ پشتیبان مددگار، محافظ۔ باک خوف۔ بحر دریا آنرا وہ جس کا۔ نوح حضرت نوح علیہ السلام (۲) انابت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اجابت قبولیت۔ جل برتر۔ علا بلند ایزد اللہ تعالیٰ۔ بازش پھر اسکو۔ بخواند پکارتا ہے۔ اعراض منہ موڑ لینا تضرع انکساری۔ زاری رونا۔ سبحانہ پاک۔ (۳) اے میرے فرشتو مجھے اپنے بندے سے شرم آتی ہے اُن کا میرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔ دعوتش دعا اُس کی کو۔ برآوردم پورا کیا میں نے۔ بسیاری زیادہ۔ گریہ رونا۔ دارم رکھتا ہوں میں۔ بین دیکھ۔ لطف بخشش

عاکفان۔ جمع عاکف گوشہ میں بیٹھنے والے۔ جلالش بزرگی۔ تقصیر کمی۔ معترفند اقرار کرنے والے۔ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کرسکے۔

دو اوصافِ حلیۂ جمالش بتحیر منسوب کہ ما عرفناک حق معرفتک ۔

قطعہ

گر کسے وصفِ او زمن پرسد | بیدل از بے نشاں چہ گوید باز
عاشقانِ کشتگانِ معشوق اند | بر نیاید ز کشتگاں آواز

یکے از صاحبدلاں بجیب مراقبہ فرو بردہ بود و در بحرِ مکاشفہ مستغرق شدہ حالے کہ ازاں معاملت باز آمد یکے از محباں گفت ازیں بوستاں کہ بودی چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب راگفت بخاطر داشتم کہ چوں بدرختِ گل برسم دامنے پر کنم ہدیۂ اصحاب را چوں برسیدم بوئے گلم چناں مست کرد کہ دامنم از دست برفت ۔

قطعہ

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز | کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد
ایں مدعیاں در طلبش بیخبر انند | کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

قطعہ

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم | وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر | ما ہمچناں در اوّلِ وصف تو ماندہ ایم

(۱) دو اوصاف ان بیان کرنیوالے۔ حلیہ صورت۔ بتحیر حیرت منسوب نسبت کیے گئے ہم نے نہیں پہچانا تجھ کو جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق ہے۔ پرسد پوچھے۔ بیدل عاشق بے نشان اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے چہ گوید باز کیا کہے پھر۔ عاشقاں عاشق کشتگاں مارے ہوئے معشوقند مجبور ہوگئے ہیں۔ بر نیاید باہر نہیں آتی صاحبدلاں جمع صاحب دل۔ اللہ والے۔ بجیب گریبان۔ مراقبہ کسی چیز کی نگرانی کرنا فرو نیچے بردہ لی ہوئی۔ بحر دریا مکاشفہ اسرار خداوندی کا کھلنا مستغرق ڈوبا ہوا۔ (۲) محباں جمع محب۔ بوستاں باغ۔ بودی تھا تو خاطر دل۔ داشتم رکھتا تھا گل پھول۔ برسم پہنچوں گا۔ برسیدم پہنچا میں۔ رفت گیا اے حرف ندا ہے۔ (۳) مرغ بلبل۔ سحر صبح۔ بیاموز سیکھ۔ سوختہ جلا ہوا۔ برتر بلند۔ خیال تصور۔ نیامد نہیں آئی مدعیاں جمع مدعی دعوی کرنے والے۔ قیاس اندازہ گمان شک۔ وہم بغیر ارادہ کے دل کی طرف متوجہ ہونا۔ شنیدیم سنا ہم نے خواندہ ایم پڑھا ہم نے۔ گشت ہوئے۔ بپایاں انتہا۔ رسید پہنچی۔ ما ہمچناں ہم اسی طرح ماندہ ایم ہم رہے

ذکرِ محامدِ پادشاہِ اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی نوّر اللہ تربتہٗ

ذکرِ جمیلِ سعدی کہ در افواہِ عوام افتادہ است وصیتِ سخنش کہ در بسیطِ زمیں رفتہ وقصب الحبیب حدیثش کہ ہمچو شکر می خورند ورقعہ منشآتش کہ ہمچو کاغذِ زر میبرند بکمالِ فضل وبلاغت او حمل نتواں کرد بلکہ خداوندِ جہاں وقطبِ دائرہ زماں وقائم مقامِ سلیمان وناصرِ اہلِ ایمان اتابکِ اعظم مظفر الدنیا والدین ابوبکر بن سعد زنگی ظلّ اللہِ تعالیٰ فی ارضہٖ ربِّ ارضِ عنہ وارضہٖ بعینِ عنایت نظر کردہ است وتحسینِ بلیغ فرمودہ وارادتِ صادق نمودہ لاجرم کافۂ انام از خواص وعوام بہ محبتِ او گرائیدہ اند کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ۔

رباعی

زانگہ کہ ترا بر منِ مسکیں نظر ست | آثارم از آفتاب مشہور تر ست
گر خود ہمہ عیب ہا بدیں بندہ درست | ہر عیب کہ سلطاں بپسندد ہنر ست

قطعہ

گلے خوشبوئے در حمام روزے | رسید از دستِ محبوبے بدستم

(۱) محامد: جمع محمد تعریف کیا ہوا اتابک نگہباں۔ زنگی یہ بادشاہ کا تخلص ہے نور اللہ تربتہ۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر نور سے بھر دے۔ جمیل اچھا۔ سعدی تخلص ہے مصلح الدین شیرازی نے سعد بن ابوبکر بن زنگی کے نام کی مناسبت سے اپنا تخلص رکھا۔ افواہ جمع فوہ منہ۔ صیت شہرت۔ بسیط زمین سطح زمین رفتہ گیا۔ قصب گنا۔ حبیب رقعہ پرچہ۔ حدیثش۔ اس کی باتیں خورند کھاتے ہیں۔ منشآتش مسودات یعنی تصنیف وغیرہ میبرند لے جاتے ہیں۔ بلاغت حسب موقع گفتگو کرنا حمل نتواں کرد۔ اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ دائرہ حلقہ ناصر مددگار اعظم بڑا مظفر فتح کرنیوالا۔ (۲) اللہ تعالیٰ کا سایہ اس کی بادشاہی میں رہے لے اللہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش تحسین بلیغ۔ بہت تعریف ارادت اعتقاد۔ صادق سچا۔ نمودہ کیا لاجرم مجبورا۔ کافہ تمام۔ انام لوگ خواص جمع خاص۔ عوام جمع عام۔ گرائیدہ اند لوگ خوش ہیں۔ لوگ بادشاہ کے طریقہ پر ہوتے ہیں۔ زانگہ اسوقت آثارم جمع اثر نشانیاں مراد سعدی علیہ الرحمۃ کا کلام ہے مسکین جسکے پاس کوئی چیز نہ ہو یعنی غریب۔ گلے خوشبوئے مٹی خوش بودار۔ حمام غسل خانہ۔ یہ غسل خانہ میں رکھی جاتی تھی نہاتے وقت سر دھو لیتے۔ عطار الرسول ادیب۔

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم — ولیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اَللّٰهُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِيْنَ بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ وَضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِيْلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَ اَوِدَّائِهٖ وَوُلَاتِهٖ وَدَمِّرْ عَلٰى اَعْدَائِهٖ وَشُنَاتِهٖ بِمَا تُلِيَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰيَاتِهٖ وَاٰمِنْ بَلَدَهٗ يَا رَبِّ وَاحْفَظْ وَلَدَهٗ ۔

قطعہ

لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْيَا بِهٖ دَامَ سَعْدُهٗ — وَاَيَّدَهُ الْمَوْلٰى بِاَلْوِيَةِ النَّصْرِ
كَذَالِكَ تَنْشَاُ لِيْنَةٌ هُوَ عِرْقُهَا — وَحُسْنُ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ كَرَمِ الْبَذْرِ

ایزد تعالیٰ و تقدس خطۂ پاک شیراز را بہ ہیبتِ حاکمانِ عادل و ہمتِ عالمانِ عامل تا زمانِ قیامت در امانِ سلامت نگہدارد۔

قطعہ

اقلیمِ پارس را غم از آسیبِ دہر نیست — تا بر سرش بود چو توئے سایۂ خدا
امروز کس نشاں ندہد در بسیطِ خاک — مانندِ آستانِ درت مامنِ رضا
بر تست پاسِ خاطرِ بیچارگان و شکر — بر ما و بر خدائے جہاں آفریں جزا

(۱) مشکی یہ ایک خوشبو کی قسم ہے عبیر خوش بو ہے گلاب زعفران صندل سے بنتی ہے اَللّٰهُمَّ اے اللہ مَتِّعْ الْمُسْلِمِيْنَ فائدہ دے یا مسلمانوں کو بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ اس کی لمبی عمر سے ضاعف دوگنا کر۔ ثواب۔ اجر جمیلہ اس کی نیکیوں کا حسنات خوبیاں ارفع بلند کر درج درجہ اودائہ دوستوں ولاتہ جمع ولی کی دوست۔ دمّر ہلاک کر اعداء جمع عدو دشمنوں شناتہ دشمنی رکھنے والے بما تلی طفیل تلاوت بلد شہر دام ہمیشہ رہے۔ حفظ حفاظت ولدہ بیٹا (۲) قد تحقیق سعد نیک بخت ہوں۔ دام ہمیشہ رہے سعدہ نیک بختی ایدہ المولےٰ تائید کرے اللہ تعالیٰ اس کی۔ الویہ جھنڈے النصر مدد کذالک جیسا کہ تنشا پرورش پاتا ہے لینۃ شاخ نرم عرقہا جڑ حسن خوبصورت۔ نبات روئیدگی گھاس۔ الارض زمین۔ کرم اچھا۔ البذر بیج

ایزد اللہ تعالیٰ بزرگ۔ تقدس پاک۔ خطہ حصۂ زمین۔ شیراز ایران کا مشہور شہر ہے ہیبت دبدبہ۔ حاکماں حکم کرنے والے عادل انصاف کرنے والا۔ ہمت دعا دلی توجہ۔ عالماں جمع ہے عالم کی۔ عامل عمل کرنیوالا (۳) اقلیم زمین کا چوتھا حصہ جو پانی سے باہر ہے۔ پارس ملک ایران۔ آسیب تکلیف۔ دہر زمانہ سایۂ خدا سے مراد بادشاہ ہے۔ امروز آج کا دن۔ ندہد نہیں دیتا۔ بسیطِ خاک روئے زمین۔ آستان چوکھٹ۔ مامن جائے پناہ اور مامنِ رضا سے مراد حضرت امام علی موسیٰ رضا کی مزار پاک کی طرف اشارہ ہے رضا خوشنودی پاس نگہبانی

یارب ز بادِ فتنہ نگہدار خاکِ پارس | چندانکہ خاک را بود و باد را بقا

در سببِ تالیفِ کتاب

یک شب تاملِ ایامِ گذشتہ می کردم و بر عمرِ تلف کردہ تاسف می خوردم و سنگلاخہ دل را بالماسِ آبِ دیدہ می سفتم و ایں بیتہا مناسبِ حالِ خود می گفتم۔

مثنوی

ہر دم از عمر می رود نفسے | چوں نگہ می کنم نماند بسے

اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی | مگر ایں پنج روز دریابی

خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت | کوسِ رحلت زدند و بار نساخت

خوابِ نوشیں بامدادِ رحیل | باز دارد پیادہ را ز سبیل

ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت | رفت و منزل بدیگرے پرداخت

واں دگر پخت ہم چنیں ہوسے | ویں عمارت بسر نبرد کسے

یارِ ناپائدار دوست مدار | دوستی را نشاید ایں غدار

مادہ عیشِ آدمی شکم است | تا بتدریج میرود چہ غم است

یارب اے اللہ۔ باد ہوا فتنہ آزمائش نگہدار محفوظ رکھو۔ چندانکہ جتنا کہ۔ تالیف جمع کرنا۔ تامل فکر۔ ایام دن۔ گذشتہ گذرے ہوئے تلف ضائع۔ تاسف افسوس۔ خوردم کھایا میں نے۔ سنگلاخہ وہ زمین جہاں زیادہ پتھر ہوں۔ الماس ہیرا۔ آب دیدہ آنسو۔ سفتم پروتا تھا میں۔ ہر دم ہر وقت۔ رود جاتا ہے۔ نفسے ایک سانس۔ نگہ نگاہ۔ می کنم کرتا ہوں۔ نماند نہیں رہے۔ بسے بہت۔ پنجاہ پچاس۔ رفت گئے۔ در خوابی تو نیند میں ہے۔ یابی تو پائے۔ پنج روز پانچ دن۔ یعنی تھوڑی حیاتی۔ خجل شرمندہ۔ آنکس وہ شخص۔ کار کام۔ نساخت نہ باندھا یعنی سامان سفر نہ باندھا۔ کوس رحلت کوچ کا نقارہ۔ زدند مارا۔ خوابِ نوشیں میٹھی نیند۔ بامداد رحیل کوچ کی صبح۔ پیادہ پیدل چلنے والا۔ سبیل راستہ۔ (۳) نو ساخت نئی بنائی۔ پرداخت خالی کردی۔ پخت پکا۔ ہوس حرص۔ بسر نبرد مکمل کی۔ ناپائیدار بے وفا اس سے مراد دنیا ہے۔ مدار نہ رکھ۔ غدار دھوکہ باز۔ مادہ عیش زندگی کا مدار۔ شکم پیٹ۔ بتدریج آہستہ۔ میرود جلائے۔

گر بہ بند د چنانکہ نکشاید | گر دل از عمر بر کند شاید
ور کشاید چنانکہ نتواں بست | گو بشو از حیاتِ دنیا دست
چار طبع مخالف و سرکش | چند روزے بوند باہم خوش
گر یکے زیں چہار شد غالب | جانِ شیریں بر آید از قالب
لاجرم مرد عارف کامل | ننہد بر حیاتِ دنیا دل
نیک و بد چوں ہمی بباید مرد | خنک آنکس کہ گوئے نیکی بُرد
برگ عیشے بگورِ خویش فرست | کس نیارد ز پس تو پیش فرست
عمر برف ست و آفتاب تموز | اندکے ماند و خواجہ غرہ ہنوز
اے تہیدست رفتہ در بازار | ترسمت پُر نیاوری دستار
ہر کہ مزروعِ خود خورد بخوید | وقت خرمنش خوشہ باید چید
پند سعدی بگوشِ دل بشنو | رہ چنیں ست مرد باش و برو

بعد از تأمل مصلحت آں دیدم کہ در نشیمنِ عزلت نشینم و دامنِ صحبت فراہم چینم و دفتر از گفتارہائے پریشاں بشویم و من بعد پریشان نگویم۔

بیت

زباں بریدہ بکنجے نشستہ صُمٌّ بُکمٌ | بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

(۱) گر بہ بند د اگر بند ہو جائے چنانکہ اس طرح جو۔ نکشاید نہ کھلے بر کند باہر نکلے۔ شاید لائق ہے نتواں بست بند نہ ہو سکے گو کہے بشو دھو چار طبع۔ سے مراد چار عنصر خاک پانی ہوا، آگ برودت، یبوست، رطوبت حرارت آدمی کا مزاج ان چار سے بنا ہے۔ بوند رہتے ہیں باہم خوش ایک دوسرے سے خوش غالب زائد جانِ شیریں بر آید یعنی انسان جاتا ہے قالب جسم لاجرم یقیناً۔ عارف جاننے والا ننہد نہیں رکھتا بباید چاہیے خنک خوش۔ گو نے گیند نیکی برد نیکی میں سبقت لے گیا (۲) برگ ساز و سامان۔ عیش آرام بگور قبر۔ فرست بھیج دے تموز سخت گرمی اندکے تھوڑی سی خواجہ سردار اور بڑے آدمی کو کہتے ہیں لیکن یہاں ہر مخاطب کے لایا گیا ہے۔ غرہ غرور ہنوز اب تک تہیدست خالی ہاتھ رفتہ گیا ہوا۔ ترسمت ڈرتا ہوں تو نیاوری تو نہ لائیگا۔ دستار پگڑی اس سے مراد قیامت میں اگر نیکیوں سے خالی جائے گی تو آئے گا خالی۔ مزروع کھیتی خورد کھائے۔ بخوید کچی بغیر پکی خرمن ڈھیر۔ خوشہ سٹہ بالی گندم باید چید چننے چاہیے پند نصیحت۔ بگوش کان۔ بشنو سن۔ برو جا (۳) تأمل غور و فکر نشیمن بیٹھنے کی جگہ۔ عزلت تنہائی نشینم میں بیٹھوں گا دامن صحبت۔ فراہم چینم دوستی کا دامن سمیٹ لوں گا بشویم میں دھو لوں گا من بعد آگے کو [illegible] کٹی ہوئی۔ بکنجے گوشہ کونہ ڈنگر۔ صمٌ بہرہ بکم گونگا بہ بہتر

تا یکے از دوستاں کہ در کجاوہ ہم نشین من بودے و در حجرہ جلیس بہ رسم قدیم از در درآمد چندانکہ نشاط ملاعبت کرد و بساط مداعبت گسترد جوابش نگفتم و سر از زانوئے تعبد برنگرفتم رنجیدہ نگہ کرد و گفت۔

قطعہ

کنونت کہ امکانِ گفتار ہست	بگو اے برادر بلطف و خوشی
کہ فردا چو پیکِ اجل در رسد	بحکمِ ضرورت زباں درکشی

کسے از متعلقانِ منش بر حسب واقعہ مطلع گردانید کہ فلاں عزم کردہ است و نیتِ جزم کہ بقیتِ عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سرِ خویش گیر و مجانبت پیش گیر گفتا بعزتِ عظیم و صحبتِ قدیم کہ دم برنیارم و قدم برندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود بعادتِ مالوف و طریقِ معروف کہ آزردنِ دلِ دوستاں جہل است و کفارت یمین سہل و خلافِ راہِ صواب است و عکسِ رائے اولی الالباب ذوالفقار علی در نیام و زبانِ سعدی در کام۔

قطعہ

زباں در دہانِ خردمند چیست	کلیدِ درِ گنجِ صاحب ہنر

(۱) کجاوہ محمل۔ ہم نشین ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا۔ جلیس ہمنشیں۔ بہ رسم ریت رواج۔ قدیم پرانی۔ نشاط خوشی۔ ملاعبت کھیل کود۔ بساط بچھونا۔ مداعبت دل لگی۔ گسترد بچھایا۔ زانوئے گھٹنا (۲) کنونت ابھی۔ امکان طاقت۔ فردا کل قیامت۔ پیک اجل قاصد موت کا یعنی ملک الموت (۳) متعلقان من میرے تعلق والوں نے۔ ش ضمیر ہے مطلع آگاہ۔ عزم ارادہ۔ جزم پختہ معتکف اعتکاف۔ نشیند بیٹھے گا۔ گزیند اختیار کرے گا۔ توانی تو سکے۔ سر خیال۔ مجانبت علیحدگی مالوف۔ [illegible] (۴) یمین قسم۔ سہل آسان۔ عکس خلاف۔ رائے اولوالالباب عقل والوں کا مشورہ ذوالفقار تلوار جو تلوار سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے سید علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی۔ کام تالو۔ دہاں منہ۔ چیست کیا ہے۔ کلید کنجی گنج خزانہ

چو دربستہ باشد چہ داند کسے | کہ جوہر فروش ست یا پیلہ ور

قطعہ

اگرچہ پیشِ خردمند خامشی ادبست | بوقتِ مصلحت آں بہ کہ در سخن کوشی
دو چیز طیرۂ عقل ست دم فروبستن | بوقتِ گفتن و گفتن بوقتِ خاموشی

فی الجملہ زباں از مکالمت اُو درکشیدن قوّت نداشتم و روئے از محادثت بگردانیدن مروّت ندانستم کہ یارِ موافق بود و محبِّ صادق۔

بیت

چو جنگ آوری باکسے برستیز | کہ ازوے گزیرت بود یا گریز

بحکمِ ضرورت سخن گفتم و تفرّج کناں بیروں رفتم در فصلِ ربیعے کہ صولتِ برد آرمیدہ بود و اوانِ دولتِ وَرد رسیدہ۔

قطعہ

اوّل اُردی بہشت ماہ جلالی | بلبل گوینده بر منابرِ قضباں
برگلِ سُرخ از نم اوفتادہ لآلی | ہمچو عرق بر عذارِ شاہدِ غضباں

شب رابوستاں بایکے از دوستاں اتفاق مبیت افتاد موضعے خوش و خرّم و درختانِ دلکش و درہم گفتی کہ خردۂ مینا برخاکش ریختہ و عقدِ ثریّا از تاکش آویختہ۔

(۱) در۔ دروازہ۔ بستہ۔ بند ہو چہ داند کیا جانے۔ جوہر موتی۔ فروش بیچنے والا۔ پیلہ ور بساطی یا ٹھکری وگھٹے کوشی کوشش۔ طیرہ عیب فروبستن چپ رہنا۔ فی الجملہ خلاصہ کلام۔ مکالمت ایک دوسرے باتیں کرنا۔ کشیدن کھینچنا۔ قوّت طاقت۔ محادثت باتیں کرنا مروّت جوانمردی مردانگی۔ (۲) ستیز لڑائی کر۔ گزیر چارہ۔ تفرّج سیر موسم ربیع موسم بہار۔ صولت دبدبہ۔ اُردی بہشت مہینہ کا نام ہے اس میں زمین پھولوں کی کثرت سے جنت ہو جاتی ہے ماہ جلالی اس سے مراد سن جلالی ہے جو جلال الدین سلجوقی کی طرف منسوب ہے۔ گوینده۔ گانے والی منابر منبر کی جمع قضباں شاخ۔ گل پھول لآلی جمع لؤلؤ موتی۔ عرق پسینہ۔ عذار رُخسار گالہ۔ شاہد معشوق۔ غضباں غصہ شدہ (۳) مبیت رات گزارنا۔ موضع جگہ۔ خرّم خوش خردۂ مینا سبز شیشے کے ٹکڑے ریختہ بکھرے ہوئے۔ عقدِ ثریّا پروین چھ ستارے ہیں لیکن مراد انگور کے خوشے ہیں تاکش انگور۔ آویختہ لٹکے ہوئے۔

قطعہ

روضۂ ماءُ نہرہا سلسال	دوحۂ سجعِ طیرِ ہا موزون
آں پُر از لالہ ہائے رنگارنگ	ویں پُر از میوہ ہائے گوناگون
باد در سایۂ درختانش	گسترانید فرشِ بوقلموں

بامداداں کہ خاطر باز آمدن بر رائے نشستن غالب آمد دیدمش دامنے گل و ریحاں و سنبل و ضمیراں فراہم آوردہ و آہنگِ رجوع کردہ گفتم گلِ بوستاں راچنانکہ دانی بقائے و عہدِ گلستاں راوفائے نباشد و حکیماں گفتہ اند ہرچہ نپاید دلبستگی رانشاید گفتا طریق چیست گفتم برائے نزہتِ ناظراں و فسحتِ حاضراں کتابِ گلستاں توانم تصنیف کردن کہ بادِ خزاں را بر ورقِ او دستِ تطاول نباشد و گردشِ زماں عیشِ ربیعش را بہ طیشِ خریف مبدل نکند۔

قطعہ

بچہ کار آیدت ز گُل طبقے	از گلستانِ من ببر ورقے
گل ہمیں پنج و ز شش باشد	ویں گلستاں ہمیشہ خوش باشد

حالے کہ من ایں حکایت بگفتم دامنِ گل بریخت و در دامنم آویخت کہ

(۱) روضہ باغ ماءؔ پانی نہر سلسالؔ جاری یعنی ٹھنڈا میٹھا دوحۂ درخت سجعِ طیر ہا پرندوں کی بولیاں۔ موزون یعنی نہر کا پانی میٹھا تھا اور اس کے درخت اور ان کی چڑیوں کی آواز۔ لالہ لالوں رنگارنگ رنگ برنگ۔ میوہ ہائے میوجات گوناگوں قسم قسم باد ہوا گسترانید بچھایا۔ بوقلموں رنگ برنگ بامداداں صبح کا وقت۔ رائے مشورہ آہنگ ارادہ۔ عہد زمانہ۔ ضمیراں پھول کی قسم ہے فراہم جمع۔ حکیماں دانا حضرات۔ دل بستگی، دل لگانا نزہتِ ناظراں تر و تازگی فسحت کشادگی۔ بادِ خزاں۔ ہوا خزاں کی تطاول دست درازی طیش تیزی خریف موسمِ خزاں۔ مبدل تبدیلی (۲) طبقے ٹوکری۔ ببر ورقے لے جا ورق۔ بریخت بکھیر دیا آویخت لٹک گیا۔

لے ناظراں دیکھنے والے

الکریم اذا وعد وفی فضلے دو ہماں روز اتفاق بیاض افتادہ در حسن معاشرت وآداب محاورت در لباس کہ متکلماں را بکار آید و مترسلاں را بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستان بقیتے ماندہ بود کہ کتاب گلستان تمام شد واللہ اعلم واحکم بالصواب۔

ذکر پادشاہزادۂ جہاں سعد بن ابی بکر بن سعد نور اللہ قبرہ

وتمام آنگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہ جہاں پناہ سایۂ کردگار پرتو لطف پروردگار و ذخر زماں وکہف اماں المؤید من السماء المنصور علی الاعداء عضد الدولۃ القاہرۃ سراج الملۃ الباہرۃ جمال الانام مفخر الاسلام سعد ابن الاتابک الاعظم شہنشاہ المعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب والعجم سلطان البر والبحر وارث ملک سلیمان مظفر الدین ابو بکر بن سعد بن زنگی ادام اللہ اقبالہما وضاعف اجلالہما وجعل الی کل خیر مآلہما۔ بکرشمۂ لطف خداوندی مطالعہ فرماید

قطعہ

گر التفات خداوندیش بیار آید	نگارخانۂ چینی و نقش ارژنگیست

(۱) الکریم اذا وعد وفی۔ سخی جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔ ہماں روز اسی روز و دن۔ بیاض سفیدی چمک محاورت بات چیت متکلماں کلام کرنے والے۔ حسن معاشرت اچھی زندگی۔ مترسلاں انشا پرداز بلاغت حسب موقع بات کرنا افزاید بڑھائے۔ ہنوز ابھی و اللہ اعلم واحکم بالصواب: اللہ کریم زیادہ جاننے والا اور زیادہ حکمت والا ہے اچھائی کا۔ بادشاہزادہ عالم سعد کا ذکر ہے جو ابو بکر بیٹا ہے سعد کا (۲) پرتو سایہ کردگار اللہ تعالیٰ۔ ذخیر ذخیرہ۔ کہف اماں امن کی جگہ المؤید تائید دیا ہوا من السماء آسمان سے المنصور فتح پائی علی الاعداء دشمنوں پر عضد الدولۃ القاہرۃ بڑی بادشاہی کی قوت پائی۔ سراج الملۃ الباہرۃ روشن مذہب کا چراغ جمال الانام مخلوق کی زینت مفخر الاسلام اسلام کے لیے فخر الاعظم بڑا شہنشاہ المعظم بڑا بادشاہ۔ مالک رقاب الانام امتوں کی گردنوں کا مالک مولیٰ آقا ملوک بادشاہ۔ بادشاہوں کا سلطان۔ البر والبحر تری وخشکی کا بادشاہ۔ ملک سلیمان حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملک کا وارث مظفر الدین دنیا میں کامیاب ادام اللہ اقبالہما۔ اللہ تعالیٰ انکے بخت کو ہمیشہ رکھے ضاعف اجلالہما۔ بزرگی کو دوگنا کرے وجعل الی کل خیر مآلہما ہر بھلائی طرف انکا رجوع کرے۔ کرشمہ ناز۔ مطالعہ دیکھنا۔ التفات توجہ۔ بیار آید سنوارے۔ نگارخانہ نقاش خانہ چینی ملک ارژنگیست

امید ہست کہ روئے ملال درنکشد | ازیں سخن کہ گلستاں نہ جائے دل تنگیست
علی الخصوص کہ دیباچۂ ہمایونش | بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگیست

ذکر امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہٗ

دیگر عروسِ فکرِ من از بے جمالی سر بر نیارد و دیدۂ یاس از پشتِ پائے خجالت برندارد و در زمرۂ صاحب نظراں متجلّی نشود مگر آنگہ کہ متحلّی گردد بزیورِ قبولِ امیر کبیر عالم عادل مظفر و منصور ظہیر سریرِ سلطنت مشیر تدبیرِ مملکت کہفُ الفُقَرا ملاذُ الغُربا مُربّی الفُضَلا مُحبُّ الاَتقیا افتخارِ آلِ پارس یمینُ المُلکِ مَلِکُ الخواصّ باربکِ فخرُ الدولۃِ والدّینِ غیاثُ الاسلامِ والمُسلِمینِ عُمدۃُ المُلوکِ والسَّلاطینِ ابی بکرِ بنِ ابی نصرٍ اطال اللہُ عُمرَہٗ واَجلَّ قدرَہٗ وشرحَ صدرَہٗ وضاعفَ اجرَہٗ کہ ممدوحِ اکابرِ آفاق ست و مجموعِ مکارمِ اخلاق

شعر

ہر کہ در سایۂ عنایتِ اوست | گنہش طاعتست و دشمن دوست

بر ہر یک از سائرِ بندگاں و حواشی خدمتے معین ست کہ اگر در ادائے

(۱) روئے ملال روگردانی یعنی اکتانا نکشد نہ کریگا تنگیست تنگ علی الخصوص خاص کر۔ دیباچہ کتاب کا ابتدائی حصہ ہمایونش مبارک۔ امیر کبیر فخر الدین۔ ابوبکر کا ذکر جو بیٹا ہے ابوالنصر کا اللہ تعالیٰ اسکی حیاتی لمبی کرے (۲) عروس دلہن بے جمالی بے حسن ہونا۔ دیدۂ یاس ناامیدی کی آنکھ خجالت شرمندگی زمرہ گروہ متجلّی روشن متحلّی مزیّن یعنی سجی ہوئی منصور مدد کیا گیا ظہیر مددگار۔ سریر تخت سلطنت بادشاہی۔ کہف الفقرا غریبوں کی جائے پناہ ملاذ الغرباء جائے پناہ غربا جمع غریب۔ مربّی پلنے والا الفضلا فاضل کی جمع عالم یمین الملک ملک کا دایاں ہاتھ ملک الخواص شہنشاہ دین دنیا کا فخر باربک لقب ہے (۳) فخر الدولۃ والدین۔ دین و دنیا کا فخر غیاث مددگار والمسلمین مسلمانوں کا عمدۃ الملوک والسلاطین بادشاہوں اور سلطانوں کا چنا ہوا۔ اطال اللہ عمرہٗ۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اجلّ قدرہ۔ اس کی قدر کو بلند کرے شرح صدرہٗ اس کا سینہ کھول دے ضاعف دوگنا۔ اجرہٗ ثواب۔ اکابر بڑے بزرگ، آفاق آسمان کے کنارے۔ مجموع جمع کیا ہوا مکارم احسن۔ عنایت مہربانی۔ طاعت عبادت سائر بندگاں تمام غلام حواشی جمع حاشیہ۔ خدمتے خدمت گزار۔

برخے ازاں تہاون وتکاسل روا دارند درمعرض خطاب آیند ودر محلِ عتاب مگر براں طائفہ درویشاں کہ شکرِ نعمتِ بزرگاں برایشاں واجب ست وذکرِ جمیل ودعائے خیر واداے چنیں خدمت در حدِ غیبت اولیٰ ترست کہ درحضور ایں بہ تصنع نزدیک ست وآں از تکلف دور وباجابت مقرون۔

قطعہ

پشت دوتائے فلک راست شد از خرمی
تاچو تو فرزند زاد مادرِ ایام را

حکمت محض ست گر لطفِ جہاں آفریں
خاص کند بندۂ مصلحتِ عام را

دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست
کز عقبش ذکرِ خیر زندہ کند نام را

وصف ترا گر کند ور نکند اہلِ فضل
حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را

ذکرِ تقصیرِ خدمت وموجبِ اختیارِ عزلت

تقصیر وتقاعدے کہ در مواظبتِ خدمتِ بارگاہ خداوندی میرود بنا بر آنست کہ طائفہ از حکماے ہندوستاں در فضائلِ بزرجمہر سخن میگفتند باآخر جز ایں عیبش ندانستند کہ در سخن گفتن بطی ست یعنی درنگ بسیار

---

(۱) برخے تھوڑے۔ تہاون ڈھیل۔ تکاسل سستی معرض خطاب بازپرس کی جگہ۔ محل مقام عتاب غصہ ملامت طائفہ جماعت جمیل نیک حد حالت تصنع بناوٹ تکلف ظاہری دکھلاوا کرنا باجابت قبولیت۔ مقرون نزدیک پشت دوتا ٹیڑھی کمر۔ فلک آسمان خرمی خوشی۔ فرزند لڑکا۔ زاد جنا، پیدا کرے۔ مادر ماں ایام زمانہ محض خالص آفریں پیدا کرنے والا مصلحت بہتری عام عوام (۲) آفریں پیدا کرنیوالا جاوید ہمیشگی۔ یافت پایا۔ وصف تعریف اہلِ فضل علم والے حاجت ضرورت۔ مشاطہ سنگار کرنیوالی۔ دلآرام محبوب تقصیر کوتاہی۔

خدمت کی کمی اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کی وجہ کا بیان۔

(۳) تقاعدے کام سے بیٹھ رہنا مواظبت ہمیشگی سے کام کرنا۔ بزرجمہر نوشیرواں کے وزیر کا نام ہے بطی سست۔ درنگ دیر بسیار بہت۔

ہمیکند و مستمع را بسے منتظر می باید بود تا وے تقریر سخنے کند بزرجمہر بشنید وگفت اندیشہ کردن کہ چہ گویم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا گفتم۔

نظم

سخندانِ پروردہ پیرِ کہن
بیندیشد آنگہ بگوید سخن

مزن بے تأمل بگفتار دم
نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم

بیندیش وانگہ برآور نفس
وزاں پیش بس کن کہ گویند بس

بنطق آدمی بہتر ست از دواب
دواب از تو بہ گر نگوئی صواب

فکیف در نظرِ اعیانِ حضرتِ خداوندی عز نصرہٗ کہ مجمع اہلِ دل ست و مرکزِ علمائے متبحر اگر در سیاقتِ سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم و بضاعتِ مزجات بحضرتِ عزیز آوردہ و شبہ در بازارِ جوہریاں جوئے نیارد و چراغ پیش آفتاب پرتوے ندارد و منارۂ بلند بردامنِ کوہِ الوند پست نماید۔

مثنوی

ہرکہ گردن بدعوے افرازد
خویشتن را بگردن اندازد

سعدی افتادہ ست و آزادہ
کس نیاید بجنگِ افتادہ

(۱) مستمع۔ سننے والا۔ بسے بہت منتظر انتظار۔ بشنید سُنی اندیشہ فکر۔ سخنداں سمجھدار۔ پیر کہن بوڑھا پرانا آدمی۔ مزن نہ مار۔ بے تأمل بغیر فکر۔ دم سانس (۲) بنطق بات کرنا بولنا۔ دواب دابہ کی جمع چوپایہ۔ فکیف کیسے اعیان بڑے لوگ۔ عز نصرہٗ اس کی مدد باعزت ہو مجمع محفل مجلس متبحر علم کے سمندر حضرات۔ سیاقت چلانا۔ شوخی بے ادبی (۳) بضاعت پونجی۔ مزجات کھوٹی۔ شبہ پربھ کوڑی جوہریاں موتی فروش۔ کوہ الوند ہمدان کا مشہور اونچا پہاڑ ہے۔ پست نماید نیچا نظر آتا ہے۔ افرازد بلند کرتا ہے۔ اندازد ڈالتا ہے بجنگ لڑائی۔ افتادہ گرا ہوا

اوّل اندیشہ وانگہے گفتار | پائے پیش آمدست وپس دیوار
نخل بندم ولے نہ در بستاں | شاہدم من ولے نہ در کنعاں

لقماں را گفتند حکمت از کہ آموختی گفت از نابینایاں کہ تا جائے نہ بینند پائے ننہند قدّم الخروج قبل الولوج مصرعہ : مردیت بیازمائی وانگہ زن کن

قطعہ

گرچہ شاطر بود خروس بجنگ | چہ زند پیش بازِ روئیں چنگ
گربہ شیرست در گرفتنِ موش | لیک موش ست در مصافِ پلنگ

اما باعتمادِ وسعتِ اخلاقِ بزرگاں کہ چشم از عوائب زیر دستاں بپوشند و در افشائے جرائمِ کہتراں نکوشند کلمہ چند بطریقِ اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات، در سِیَرِ ملوکِ ماضی رحمہم اللہ دریں کتاب درج کردیم و برخے از عمرِ گرانمایہ بروخرج، موجبِ تصنیفِ کتاب ایں بود و باللہِ التوفیق۔

قطعہ

بماند سالہا ایں نظم و ترتیب | زما ہر ذرّہ خاک افتادہ جائے
غرض نقشیست کز ما یاد ماند | کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت | کند در کارِ درویشاں دعائے

(۱) اوّل اندیشہ پہلے سوچ۔ وانگہے اس وقت۔ نخل بندم بندہ باغباں۔ بُستان باغ شاہدم میں محبوب ہوں۔ کنعان یہ شہر کا نام ہے جہاں حضرت یوسف علیہ السلام پلے۔ آموختی تو نے سیکھی ہے جائے نہ بینند جگہ نہیں دیکھتے پائے ننہند پاؤں نہیں رکھتے۔ قدم الخروج قبل الولوج۔ داخل ہونے سے پہلے نکلنے کی تدبیر کریں۔ یعنی پہلے نکلنے کا راستہ سوچ لیں مردیت بیازما۔ جوانمردی کو آزما

(۲) شاطر چالاک، خروس مُرغا روئیں تانبہ۔ چنگ پنجہ۔ گربہ بلی گرفتن پکڑنا موش چوہا مصاف میدان پلنگ چیتا وسعت فراخی، چشم آنکھ عوائب برائیاں بپوشند چھپا لیتے ہیں افشائے پھیلانا۔ جرائم جُرم کی جمع نکوشند کوشش نہیں کرتے۔ اختصار مختصر۔ نوادر نادر کی جمع کم یاب

(۳) سِیَر سیرت کی جمع طریقہ۔ ماضی گزرے ہوئے رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ برخے تھوڑی۔ گراں مایہ قیمتی باللہ التوفیق۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق۔ بماند رہے گی۔ سالہا بہت سال۔ (عطاء الرسول اُویسی)

امعانِ نظر در ترتیبِ کتاب و تہذیبِ ابواب ایجازِ سخن را مصلحت دید تا مر ایں روضۂ غنّا و حدیقۂ غلبا را چوں بہشت ہشت باب اتفاق افتاد ازیں سبب مختصر آمد تا بہ ملامت نہ انجامد واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب۔

باب اوّل: در سیرتِ پادشاہاں۔ باب دوم: در اخلاقِ درویشاں
باب سوم: در فضیلتِ قناعت۔ باب چہارم: در فوائدِ خاموشی
باب پنجم: در عشق و جوانی۔ باب ششم: در ضعف و پیری
باب ہفتم: در تاثیرِ تربیت باب ہشتم: در آدابِ صحبت

مثنوی

دراں مدت کہ مارا وقت خوش بود | ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود
مراد ما نصیحت بود و گفتیم | حوالت با خدا کردیم و رفتیم

باب اوّل در سیرتِ پادشاہاں

حکایت (۱): پادشاہے را شنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارہ کرد بیچارہ دراں حالتِ نومیدی بزبانے کہ داشت ملک را دشنام دادن گرفت

(۱) امعان غور و فکر۔ تہذیب پاک کرنا ایجاز مختصر۔ روضہ غنّا۔ باغ خوب صورت۔ حدیقہ غلبا گھنا باغ چوں بہشت جنت کی طرح ہشت باب آٹھ باب۔ انجامد پیدا واللہ اعلم اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے بالصواب بھلائی کا و الیہ المرجع والمآب: اسی ہی کی طرف لوٹنے کی (۱) پہلا باب بادشاہوں کی عادت میں دوسرا باب فقیروں کے اخلاق میں۔ تیسرا باب قناعت کی فضیلت چوتھا باب چپ رہنے کی فضیلت میں۔ پانچواں باب عشق و جوانی کے بیان میں چھٹا باب کمزوری اور بڑھاپے کے بیان میں ساتواں باب تعلیم کے اثرات کے بیان میں آٹھواں باب صحبت اور ادب کے بیان میں۔
دراں مدت اس مدت میں مارا وقت ہمارا وقت ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش یعنی ہجری کے چھ سو چھپن سال ۶۵۶ھ۔

حضرت سعدیؒ نے فرمایا میرا کام ہے نصیحت کرنا نصیحت کر دی۔ اس کے بعد اپنی تصنیف اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دی اور اس دنیا سے چلے گئے۔ (۱) حکایت کہانی۔ حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو لوگوں کی بیہودہ باتوں سے متاثر نہ ہونا چاہیئے حوصلہ سے کام لینا۔ شنیدم سنا میں نے۔ کشتن قتل کرنا۔ اسیر قیدی بیچارہ غریب داشت رکھتا تھا۔ دشنام گالی ۲ حکایت کے معنی بات نقل کرنا لیکن عرف میں قصہ اور کہانی کو کہتے ہیں۔

و سقط گفتن کہ گفتہ اند ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل آرد بگوید۔

بیت

وقتِ ضرورت چو نماند گریز | دست بگیرد سرِ شمشیرِ تیز

شعر

اِذَا یَئِسَ الْاِنْسَانُ طَالَ لِسَانُہٗ | کَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ یَصُوْلُ عَلَی الْکَلْب

ملک پرسید کہ چہ میگوید یکے از وزرائے نیک محضر گفت اے خداوند ہمیگوید وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ملک را رحمت آمد و از سرِ خونِ او درگذشت وزیرِ دیگر کہ ضدِ او بود گفت ابنائے جنسِ ما را نشاید در حضرتِ پادشاہاں جز براستی سخن گفتن ایں ملک را دشنام داد و ناسزا گفت ملک روی ازیں سخن درہم کشید و گفت آں دروغ کہ وے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی کہ روئے آں در مصلحتے بود و بنائے ایں بر خبثے و خردمنداں گفتہ اند دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستیِ فتنہ انگیز۔

قطعہ

ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید | حیف باشد کہ جز نکو گوید

لطیفہ: بر طاقِ ایوانِ فریدوں نوشتہ بود

سقط گفتن۔ بے ہودہ باتیں کہنا۔ دست از جان بشوید۔ زندگی سے مایوس ہوجائے۔ نماند نہ رہے گریز چارہ بگیرد لیتا ہے سرِ شمشیر تیز تلوار کا سرا اذا جب یئس مایوس الانسان آدمی طال لسانہ لمبی ہوجاتی ہے زبان اس کی کسنور بلی مغلوب غلبہ کی ہوئی یصول حملہ کرتا ہے علی اوپر کلب کتا۔ پرسید پوچھا (۲) نیک محضر نیک عادت کاظمین جمع کاظم اسم فاعل کا صیغہ غصہ کھانے والے الغیظ غصہ العافین جمع عافی معاف کرنیوالے عن الناس لوگوں سے سرِ خون درگذشت۔ قتل کرنے کا خیال چھوڑ دیا۔ ضد مخالف۔ ابنائے جنس ہم پیشہ راستی سچائی درہم کشید پھیر لیا۔ دروغ جھوٹ خبثے گندگی، برائی مصلحت بھلائی آمیز ملا ہوا۔ فتنہ انگیز فتنہ اٹھانے والا۔ حیف افسوس۔ نیکو اچھی بات۔ طاق دروازہ ایوان محل نوشتہ لکھا ہوا۔

مثنوی

جہاں اے برادر نماند بکس | دل اندر جہاں آفریں بند و بس
مکن تکیہ بر ملکِ دنیا و پشت | کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت
چو آہنگِ رفتن کند جانِ پاک | چہ بر تخت مُردن چہ بر روئے خاک

حکایت : یکے از ملوکِ خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید کہ جملہ وجودِ او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمانش کہ ہمچناں در چشمخانہ ہمیگردید و نظر میکرد و سائرِ حکما از تاویلِ آں فروماندند مگر درویشے کہ بجا آورد وگفت ہنوز نگران ست کہ ملکش با دگران ست

قطعہ

بس نامور بزیرِ زمیں دفن کردہ اند | کز ہستیش بروئے زمیں بر نشاں نماند
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک | خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل | گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر | زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

حکایت : ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروی بارے پدر بکراہت و استحقار در وے نظر ہمیکرد و پسر بفراست

(۱) آفریں پیدا کرنے والا بند بستن سے امر باندھ۔ و بس کافی تکیہ بھروسہ پشت امداد۔ بسیار پرورد بہت پالے کشت قتل کیے۔ آہنگ ارادہ رفتن جانا مردن مرنا حکایت اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ حکومت ہمیشہ رہنے والی نہیں اس پر غرور نہیں کرنا چاہیے اور ظلم نہ کرنا چاہیے۔ سلطان محمود غزنی کے بادشاہ کا نام ہے اسکی ہندوستان پر سترہ حملے کیے۔ سبکتگین سلطان محمود غزنوی کے باپ کا نام ہے خواب بینید دید دیکھا (۲) جملہ تمام۔ وجود جسم ریختہ بکھرا ہوا چشمخانہ آنکھ کا حلقہ سائر تمام۔ تاویل تعبیر۔ ہنوز ابھی بس بہت۔ نامور مشہور (۳) پیر لاشہ بوڑھا دبلا۔ استخوان ہڈیاں فرخ مبارک۔ نوشیرواں بادشاہ کا نام ہے خیر نیکی۔ بانگ آواز حکایت اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو تعلق رکھنے والوں کے اندرونی اوصاف دیکھنے چاہیئے ظاہری حالات دیکھ کوئی رائے قائم نہ کرے شنیدم سُنا میں نے۔ کوتاہ چھوٹا۔ حقیر کمزور دیگر دوسرے خوبروی خوبصورت بارے ایک بار۔ استحقار حقارت۔ فراست سمجھ داری۔

واستبصار دریافت وگفت اے پدر کوتاہِ خردمند بہ کہ نادانِ بلند نہ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر فقرہ اَلشَّاۃُ نَظِیْفَۃٌ وَالْفِیْلُ جِیْفَۃٌ۔

شعر

اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُوْرٌ وَّاِنَّہٗ	لَاَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ قَدْرًا وَّ مَنْزِلًا

قطعہ

آں شنیدی کہ لاغر دانا	گفت باری بابلہِ فربہ
اسپ تازی اگر ضعیف بود	ہمچناں از طویلۂ خر بہ

پدر بخندید وارکانِ دولت بپسندیدند و برادراں بجاں برنجیدند

قطعہ

تا مرد سخن نگفتہ باشد	عیب وہنرش نہفتہ باشد
ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست	شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

شنیدم کہ ملک را در آں مدت دشمنے صعب روئے نمود چوں لشکر از ہر دو طرف روئے درہم آوردند وقصدِ مبارزت کردند اول کسیکہ بمیداں درآمد آں پسر بود وگفت۔

قطعہ

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من	آں منم کاندر میانِ خاک وخوں بینی سرے

(۱) استبصار دانائی دریافت معلوم کیا۔ خرد منا عقلمند۔ نادان بیوقوف قامت قد۔ بہتر چھوٹا زیادہ الشاۃ بکسر نظیفۃ پاک الفیل ہاتھی جیفۃ مردار۔ پیشے۔ نے باپ کو مشاہ ہی کہ بکری اگرچہ چھوٹی ہے لیکن حلال ہے اس کا دودھ پینا اور گوشت کھانا حلال ہے اور ہاتھی اگرچہ بڑا ہے لیکن مردار ہے اقل بہت چھوٹا جبال جمع جبل پہاڑ الارض زمین طور وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تجلی ہوئی اعظم بڑا عند اللہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر عزت۔ شنیدی سُنا تونے لاغر کمزور۔ بابلہ بیوقوف فربہ موٹا (۲) اسپ تازی عربی گھوڑا طویلہ گلہ خر گدھا کھوتا۔ نہفتہ چھپا (۳) بیشہ جنگل مبر نہ لے پلنگ چیتا خفتہ سویا ہوا۔ صعب سخت۔ نمود۔ دکھایا روئے درہم آمنے سامنے قصد ارادہ۔ مبارزت مقابلہ پشتِ من پیٹھ میری۔

کانکہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی میکند	روزِ میداں وانکہ بگریزد بخونِ لشکرے

ایں بگفت و بر سپاہِ دشمن زد تنے چند مردانِ کاری را بکشت چوں بہ پیشِ پدر آمد زمینِ خدمت ببوسید و گفت

قطعہ

اے کہ شخصِ منت حقیر نمود	تا درشتی ہنر نہ پنداری
اسپِ لاغر میاں بکار آید	روزِ میداں نہ گاوِ پرواری

آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بسیار بود و اینان اندک و جماعتے آہنگِ گریز کردند پسر نعرہ بزد و گفت اے مرداں بکوشید تا جامۂ زناں نپوشید سواراں را بگفتن او تہور زیادہ گشت و بیکبار حملہ کردند شنیدم کہ ہمدراں روز بر دشمن ظفر یافتند پدر سر و چشم را ببوسید و در کنار گرفت و ہر روز نظر بیش کرد تا ولیعہد خویش کرد برادرانش حسد بردند و زہر در طعامش کردند خواہرش از غرفہ بدید و دریچہ برہم زد پسر بفراست دریافت دست از طعام باز کشید و گفت محالست کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند

شعر

کس نیاید بزیرِ سایۂ بُوم	ور ہُما از جہاں شود معدوم

پدر را ازیں حال آگہی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد پس ہر یکے را از اطرافِ بلاد حصۂ مرضی معین کرد تا فتنہ فرو نشست و نزاع برخاست

(۱) بازی کھیل کود۔ بگریزد بھاگے سپاہ فوج زد تنے مردانِ کاری مردانِ جنگ۔ ببوسید چوما شخصِ منت۔ تو نے میری شخصیت کو حقیر کمزور۔ درشتی موٹاپا۔ پنداری خیال۔ پرواری پالنا۔ اندک کم و تھوڑی۔ گریز بھاگنے۔ بکوشید کوشش۔ تا جامہ زناں نپوشید بزدلی نہ کرو خبردار کرو۔ تہور بہادری۔ ہمدراں اسی دن۔ (۲) ظفر فتح۔ یافتند انہوں نے پائی۔ کنار بغل۔ بیش زیادہ ولیعہد قائم مقام۔ خواہرش بہن غرفہ بالاخانہ دریچہ کھڑکی برہم زد کھٹکھٹایا۔ فراست سمجھ۔ باز کشید کھینچ لیا۔ محالست مشکل۔ گیرند لیں (۳) بُوم اُلّو جو نحوست میں مشہور ہے ہُما پرندے کا نام ہے جو برکت میں مشہور ہے معدوم نایاب۔ آگہی خبر۔ گوشمال مناسب سزا۔ بلاد شہر فرو نشست بیٹھ جائے یعنی ختم ہو جائے نزاع جھگڑا۔ برخاست ختم ہو

کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو پادشاہ در اقلیمے نگنجند

قطعہ

نیم نانے گر خورد مردِ خدای	بذلِ درویشاں کند نیمے دگر
ملک اقلیمے بگیرد پادشاہ	ہمچناں در بندِ اقلیمے دگر

حکایت[۴] : طائفہ دُزدانِ عرب بر سرِ کوہے نشستہ بود و منفذِ کارواں بستہ و رعیتِ بُلداں از مکائدِ ایشاں مرعوب و لشکرِ سلطان مغلوب بحکم آنکہ ملاذے منیع از قُلّہ کوہے گرفتہ بودند و ماوائے و ملجائے خود کردہ مدبرانِ ممالکِ آں طرف در دفعِ مضرتِ ایشاں مشاورت کردند کہ اگر ایں طائفہ بریں نسق روزگارے مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد۔

مثنوی

درختے کہ اکنوں گرفتست پائے	بہ نیروئے شخصے برآید ز جائے
وگر ہمچناں روزگارے ہلی	بگردونش از بیخ برناگسلی
سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل[۵]	چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل

سخن بریں مقرر شد کہ یکے را بتجسس ایشاں برگماشتند و فرصت نگاہ میداشتند تا وقتیکہ بر سرِ قومے راندہ بود و مقام خالی ماندہ تنے چند مردانِ واقعہ دیدہ و جنگ

---

(۱) نگنجند کمبل۔ بخسپند سوتے ہیں اقلیمے بادشاہی۔ نگنجند نہیں سماتے نیم نانے آدھی روٹی۔ بذل خرچ کرنا۔ بند فکر۔ اقلیمے، ولایت

حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو بُروں سے بھلائی کی امید نہ رکھنی چاہیے۔ طائفہ گروہ ٹولہ۔ دُزداں چور کوہے پہاڑ نشستہ بیٹھا ہوا۔ منفذ راستہ رعیت رعایا۔ بُلداں جمع بلد شہر مکائد جمع کید مکر فریب۔ مرعوب خوف زدہ۔ مغلوب غلبہ کیے ہوئے

(۲) ملاذے جلئے پناہ۔ منیع مضبوط۔ قُلّہ پہاڑی کی چوٹی ماوائے ٹھکانہ۔ مضرت نقصان مشاورت مشورہ۔ نسق طریقہ مداومت ہمیشگی۔ مقاومت مقابلہ۔ ممتنع رُکا ہوا۔ (۳) اکنوں اب۔ پائے جڑ۔ بہ نیروئے سے طاقت ہلی۔ ہلیدن سے مشتق ہے چھوڑ دے بیخ جڑ۔ برناگسلی تو باہر نہیں نکال سکے گا۔ بمیل سلائی۔ پیل ہاتھی۔ تجسس جاسوسی۔ گماشتند: مقرر کریں۔ را

آزمودہ را بفرستادند تا در شعبِ جبل پنہاں شدند شبانگاہے کہ دزداں باز آمدند سفر کردہ و غارت آوردہ سلاح از تن بکشادند و رختِ غنیمت بنہادند نخستیں دشمنے کہ بر سرِ ایشاں تاختن آورد خواب بود چنداں کہ پاسے از شب بگذشت

شعر

قرصِ خورشید در سیاہی شد	یونس اندر دہانِ ماہی شد

مردانِ دلاور از کمین گاہ بدر جستند و دستِ یگاں یگاں بر کتف بستند بامداداں بدرگاہِ ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن فرمود اتفاقاً در آمیاں جوانے بود کہ میوۂ عنفوانِ شبابش نورسیدہ و سبزۂ گلستانِ عذارش نودمیدہ یکے از وزیراں پائے تختِ ملک را بوسہ داد و روئے شفاعت بر زمیں نہاد و گفت ایں پسر ہمچناں از باغِ زندگانی برنخوردہ است و از ریعانِ جوانی متمتع نیافتہ توقع بکرم و اخلاقِ خداوندی آنست کہ بہ بخشیدن خونِ او بر بندہ منت نہی ملک روی ازیں سخن درہم آورد و موافق رائے بلندش نیامد و گفت

فرد

پرتو نیکاں نگیرد ہر کہ بنیادش بدست	تربیت نااہل را چوں گردگاں بر گنبدست

فرستادند بھیجا شعب گھاٹی جبل پہاڑ - پنہاں شدند چھپ گئے شبانگاہے رات کے وقت - غارت لوٹ سلاح ہتھیار - بکشادند کھولے - بنہادند رکھ دیے نخستیں پہلے تاختن حملہ - پاسے حصہ قرص ٹکیہ سیاہی غروب - یونس یونس علیہ السلام دہان منہ ماہی مچھلی - دلاور دلیر کمین گاہ چھپنے کی جگہ جستند کودے یگاں یگاں ایک ایک بر کتف مونڈھا کندھا - بستند انہوں نے باندھا - امداداں صبح - بکشتن قتل کرنا - آمیاں ان میں (۲) عنفوان آغاز شبابش جوانی - نورسیدہ نیا پہنچا ہوا عذارش رخسار اس کی - برنخوردہ - پھل نہ کھایا - ریحان جوانی تمتع نفع توقع امید - (۳) پرتو سایہ - بنیاد جڑ بد بری - تربیت پرورش نااہل نالائق گردگاں اخروٹ - یعنی جس طرح اخروٹ گنبد پر نہیں ٹھہر سکتا اسی طرح برا نیکوں کی صحبت میں نہیں رہ سکتا۔

فسلِ وبنیاد اینان منقطع کردن اولیٰ تر ست کہ آتش کشتن و اخگر گذاشتن وافعی کشتن وبچہ اش نگاہ داشتن کار خردمنداں نیست ۔

قطعہ

ابر گر آبِ زندگی بارد	ہر گز از شاخِ بید بر نخوری
با فرومایہ روزگار مبر	کز نیئے بوریا شکر نخوری

وزیر ایں سخن بشنید و طوعاً و کرہاً بپسندید و بر حسنِ رائے ملک آفریں خواند و گفت آنچہ خداوند دام ملکہ فرمود عینِ صواب ست ولیکن مسئلہ بے جواب کہ اگر در صحبتِ آں بداں تربیت یافتے طینتِ ایشاں گرفتے ولیکن از ایشاں شدے اما بندہ امیدوار است کہ بہ صحبت صالحاں تربیت پذیرد و خوئے خردمنداں گیرد کہ ہنوز طفل ست و سیرتِ بغی و عنادِ آں قوم در نہاد او متمکن نشدہ و در حدیث ست کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ ۔

قطعہ

پسرِ نوح با بداں بنشست	خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحابِ کہف روزے چند	پئے نیکاں گرفت مردم شد

ایں بگفت و طائفہ از ندمائے ملک باو بشفاعت یار شدند تا ملک از

(۱) نسل اولاد۔ منقطع کاٹ دینا۔ آتش کشتن آگ بجھانا۔ اخگر گذاشتن چنگاری چھوڑنا۔ افعی کالا سانپ۔ ابر بادل۔ بارد برسائے۔ بید بیت کا درخت۔ فرومایہ کمینہ مبر نہ لے۔ مگر نیئے بوریا، طوعاً و کرہاً خوشی ناخوشی۔ آفریں شاباش۔ دام ہمیشہ۔ طینت اصلی عادت۔ پذیرد قبول کرے۔ خوئے عادت۔ بغی سرکشی عناد دشمنی سے کُلُّ مَوْلُوْدٍ ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے اس کے ماں باپ اس کو یہودی نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ پسر نوح نوح علیہ السلام کا بیٹا۔ نوح علیہ السلام پیغمبر کا نام ہے آپ کے زمانے میں زبردست طوفان آیا آپ کا بیٹا کنعان بھی اُن سے الگ ہو گیا اور دشمنوں کے ساتھ مخالفت کرتا رہا۔ بابداں ساتھ بروں کے بنشست بیٹھا (۲) سگ کتا کہف غار۔ روزے چند چند دن اصحاب کہف: سات آدمی تھے اُن کی محبت میں ایک کتا رہا جس کا نام قطمیر تھا۔ اُن کی برکت سے آدمی کی شکل بن کر جنت میں داخل ہوگا اور بنی اسرائیل کا ایک عبادت گزار عابد بلعم باعور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بددعا کی تھی۔ اس کتے کی شکل میں دوزخ میں جائے گا۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے ساتھ رہنے سے جنت ملتی ہے ایک کتا اگر نیکوں کی محبت کا فائدہ اٹھا سکتا ہے تو آدمی بھی نبیوں ولیوں کی صحبت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ طائفہ ٹولہ۔ ندمائے جمع ندیم۔ مصاحب۔ دوست۔ شفاعت۔ سفارش۔

سرِ خونِ او در گذشت و گفت بخشیدم اگرچہ مصلحت ندیدم۔

رباعی

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد | دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد
دیدیم بسے کہ آبِ سرچشمہ خرد | چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت بر آوردند و استادِ ادیب را بتربیتِ او نصب کردند تا حسنِ خطاب و ردِ جواب و آدابِ خدمتِ ملوکش در آموختند و در نظرِ ہمگناں پسند آمد بارے وزیر از شمائل او در حضرتِ سلطان شمہ میگفت کہ تربیتِ عاقلاں درو اثر کردہ است و جہلِ قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک را ازیں سخن تبسم آمد و گفت۔

بیت

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود | گرچہ با آدمی بزرگ شود

سال دو بریں برآمد طائفہ اوباشِ محلت درو پیوستند و عقدِ موافقت بستند تا بوقتِ فرصت وزیر را و ہر دو پسرش را بکشت و نعمتِ بیقیاس برداشت و در مغارۂ دزداں بجائے پدر بنشست و عاصی شد ملک دستِ تحسر بدنداں گرفت و گفت۔

زال۔ رستم پہلوان کے باپ کا نام ہے۔ گرد۔ پہلوان۔ نتواں۔ نہیں چاہیے۔ حقیر۔ کمزور۔ بیچارہ۔ بے بس لاچار۔ بسے۔ بہت۔ خرد۔ چھوٹا۔ بیشتر۔ بہت۔ شتر بار ببرد۔ اونٹ اور بار لے گیا۔ نصب۔ مقرر کیا (۲)۔ ہمگناں۔ سب۔ شمائل۔ اخلاق۔ شمہ۔ تھوڑا۔ جبلت۔ سرشت فطرت۔ تبسم۔ ہنسنا۔ مسکرانا۔ (۳)۔ عاقبت۔ انجام۔ گرگ زادہ۔ بھیڑیے کا بچہ۔ اوباش۔ بدمعاش۔ محلت۔ محلہ۔ پیوستند۔ سے ملنا۔ عقد۔ گرہ۔ بے قیاس۔ بہت مال۔ برداشت۔ اٹھایا۔ مغارہ۔ غار۔ دزداں۔ چور۔ عاصی۔ گنہگار۔ تحسر۔ افسوس۔

عطاء الرسول اویسی

قطعہ

شمشیرِ نیک زآہنِ بد چوں کند کسے | ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس
باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست | در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

قطعہ

زمینِ شورہ سنبل بر نیارد | درو تخمِ عمل ضائع مگرداں
نکوئی با بداں کردن چناں ست | کہ بد کردن بجائے نیکمرداں

حکایت[۵] : سرہنگ زادہ را دیدم بر در سرائے اغلمش کہ عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائد الوصف داشت ہم از عہدِ خردی آثارِ بزرگی در ناصیۂ او پیدا۔

فرد

بالائے سرش زہوشمندی | می تافت ستارۂ بلندی

فی الجملہ مقبولِ نظرِ سلطان آمد کہ جمالِ صورت و معنی داشت و خردمنداں گفتہ اند توانگری بدل ست نہ بمال و بزرگی بعقل ست نہ بسال ابنائے جنسِ او بر منصبِ او حسد بردند و بجنایتے متہم کردند و در کشتنِ او سعی بیفائدہ نمودند۔

مصرع

دشمن چہ کند چوں مہرباں باشد دوست | ملک پرسید کہ موجبِ خصمی ایشاں

(۱) آہن لوہا۔ ناکس نالائق اے حکیم اے دانا۔ کس شریف باراں بارش۔ لطافت پاکیزگی طبعش طبیعت۔ لالہ سُرخ رنگ کا پھول ہوتا ہے۔ روید پیدا کرتی ہے۔ شورہ بوم شوریلی زمین یعنی جس میں زراعت وغیرہ نہ ہو۔ خس گھاس تخم بیج۔ مگرداں نہ کر۔

حکایت (۵) (۲): اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ ہر شکایت کو صحیح جانے بہت ایسے وقتوں میں کسی کارکن کی خوبیاں دوسروں کو شکایت کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ سرہنگ زادہ جمعدار کا لڑکا۔ سرائے مکان۔ اغلمش بادشاہ کا نام ہے کیاستے دیانت۔ فہم سمجھ داری۔ فراستے دانائی۔ زائد الوصف بیان سے زائد داشت رکھتا تھا۔ خردی بچپن ناصیہ پیشانی پیدا ظاہر (۳) بالائے اوپر۔ می تافت چمکتا تھا فی الجملہ خلاصۂ کلام قصہ کوتاہ۔ ابنائے جنس سے مراد ملازمین وغیرہ منصب عہدہ متہم تہمت زدہ سعی کوشش خصمی دشمنی۔

در حق تو چیست گفت در سایۂ دولتِ خداوندی دامَ مُلکہ ہمگناں را راضی کردم مگر حسوداں کہ راضی نمیشوند الا بزوالِ نعمتِ من، دولت و اقبالِ خداوندی باقی باد۔

قطعہ

توانم اینکہ نیازارم اندرونِ کسے — حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست
بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست — کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتواں رست

قطعہ

شور بختاں بآرزو خواہند — مقبلاں را زوالِ نعمت و جاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں — کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

حکایت ہے: یکے را از ملوکِ عجم حکایت کنند کہ دستِ تطاول بمالِ رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز نہادہ تا بجائے کہ خلق از مکائدِ ظلمش بجہاں بر فتند و از کربتِ جورش راہِ غربت گرفتند چوں رعیت کم شد ارتفاعِ ولایت نقصان پذیرفت و خزینہ تہی ماند و دشمناں طمع کردند و زور آوردند۔

قطعہ

ہر کہ فریاد رس روزِ مصیبت خواہد — گو در ایامِ سلامت بجوانمردی کوش

(۱) چیست کیا ہے ہمگناں تمام
حسوداں جمع حاسد جلنے والے
توانم میں کر سکتا ہوں نیازارم
نہ دکھاؤں۔ کو ز خود کہ آدا زخود
تھا۔ بمیر مرد ان ہے امر ہے مرجا۔ برہی
رہید سے امر ہے نجات پا۔ جز
سوائے بمرگ موت نتواں رست
رہا ہو سکتا ہی نہیں۔ شور بختاں
بدنصیب مقبلاں خوش نصیب
جاہ مرتبہ۔ شپرہ چمگادڑ چشمہ
آنکھ کور نابینا۔ حکایت ہے (۲) اس حکایت
کا مطلب یہ ہے کہ ظلم بادشاہ کو گھن
کی طرح کھاجاتا ہے عجم عرب کے
ماسوا باقی تمام دنیا کو عجم کہا جاتا ہے
تطاول ظلم کرنا یا دست درازی
جور ظلم اذیت ستانا مکائد جمع
مکید مکر و فریب۔ کربت مصیبت
ارتفاع آمدنی خزینہ خزانہ تہی
خالی۔ فریاد رس مددگار ایام
زمانہ۔ بجوانمردی سخاوت۔
کوش کوشش کر

بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی برود	لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

بارے در مجلسِ او کتاب شاہنامہ میخواندند در زوالِ مملکتِ ضحّاک و عہدِ فریدونؔ وزیر مَلِک را پرسید کہ ہیچ تواں دانستن کہ فریدوں کہ گنج و مُلک و حشم نداشت چگونہ مملکت برو مقرر شد گفتا چنانکہ شنیدی خلقے برو بتعصُّب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاہی یافت گفت اے مَلِک چوں گرد آمدنِ خلقے موجبِ پادشاہی است تو خلق را برائے چہ پریشاں میکنی مگر سرِ پادشاہی کردن نداری۔

فرد

ہماں بہ کہ لشکر بجاں پروری	کہ سلطاں بہ لشکر کند سروری

مَلِک گفت موجبِ گرد آمدنِ سپاہ و رعیّت و لشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کرم باید تا بدو گرد آیند و رحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشینند و ترا ایں ہر دو نیست۔

مثنوی

نکند جور پیشہ سُلطانی	کہ نیاید زگرگ چوپانی
پادشاہے کہ طرح ظلم فگند	پائے دیوارِ مُلکِ خویش بکند

مَلِک را بندِ وزیرِ ناصح موافق طبعِ مخالف نیامد و روئی از ببخشش درہم

(۱) حلقہ بگوش تابعدار یعنی غلام ننوازی تو نہ نوازش کرے۔ برود بھاگ جائے گا لُطف مہربانی شاہنامہ یہ کتاب کا نام ہے جس میں بادشاہوں کے حالات وغیرہ ہیں۔ فردوسی شاعر نے سلطان محمود غزنوی کے حکم سے تیار کی۔ میخواندند پڑھتے تھے۔ ضحاک بادشاہ کا نام تھا۔ دانش جاننا (۲) حشم نوکر چاکر دبدبہ چگونہ کس طرح۔ بتعصّب حمایت تقویت قوت دینا۔ سرِ خیال ہماں بہ۔ وہی بہتر۔ سروری۔ سرداری۔ (۳) ایمن بے خوف گرگ بھیڑیا۔ چوپانی چرواہا۔ طرح طریقہ۔ فگند ڈالی۔

فقیر عطاء الرسول اویسی

کشید و بزندان فرستاد و بسے برنیامد کہ بنی عمان سلطان بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند قومے کہ از دست تطاول ایں بجاں رسیدہ بودند و پریشاں شدہ برایشاں گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف ایں بدر رفت و برآناں متقرر شد

مثنوی

پادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست	دوستدارش روز سختی دشمن زور آور ست
با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشیں	زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر ست

فرد

غم زیر دستاں بخور زینہار	بترس از زبر دستے روزگار

حکایت : پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشست و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود و محنت کشتی نیازمودہ گریہ و زاری آغاز نہاد و لرزہ براندامش افتاد ملک را عیش ازو منغص بود کہ طبع نازک تحمل امثال ایں صورت نہ بند د چارہ ندانستند حکیمے دراں کشتی بود ملک را گفت اگر فرمان دہی او را بطریقے خاموش گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد فرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت غوطہ خورد ازاں پس مویش

(۱) بزنداں قید فرستاد بھیجا بنی عمان چچا کے بیٹے۔ بمنازعت جھگڑا۔ برخاستند اٹھے بمقاومت مقابلہ آراستند مزین و درست کیا۔ تصرف قبضہ پدر باپ۔ ترس ڈر۔ حکایت (۲) اس کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہوں کو عقلمندوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ در کشتی نشست۔ کشتی میں بیٹھا تھا ندیدہ بود نہ دیکھی ہوئی تھی۔ نیازمودہ۔ ناتجربہ کار نہ آزمایا ہوا۔ گریہ و زاری رونا دھونا آغاز شروع۔ نہاد رکھا۔ لرزہ کانپنے لگا۔ اندامش جسم۔ عیش خوشی۔ منغص۔ مکدر طبع نازک نازک طبیعت۔ تحمل۔ برداشت حکیمے دانا۔ غایت بڑی۔ انداختند لٹکا دیں۔ چند نوبت کئی دفعہ مویش بال اسکے۔ موئے بال۔ ش ضمیر ہے۔

گرفتند و پیشِ کشتی آوردند و بدو دست در سُکّانِ کشتی آویخت چوں برآمد بگوشہ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید کہ حکمت چہ بود گفت از اوّل محنت غرق شدن نادیدہ بود و قدرِ سلامت کشتی ندانستہ ہمچنیں قدرِ عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔

قطعہ

اے سیرؔ[2] ترا نانِ جویں خوش ننماید	معشوق من ست آنکہ بنزدیکِ تو زشت ست
حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف	از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت ست

شعر

فرق ست میانِ آنکہ یارش دربر	با آنکہ دو چشم انتظارش بردر

حکایت[3]: یکے از ملوکِ عجم رنجور بود در حالتِ پیری و امیدِ زندگانی قطع کردہ کہ سوارے از در درآمد و بشارت داد کہ فلاں قلعہ را بدولتِ خداوند بکشادیم و دشمناں اسیر آمدند و سپاہ و رعیّت آں طرف بجملگی مطیعِ فرماں گشتند ملک نفسے سرد برآورد و گفت ایں مژدہ مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارثانِ مملکت

قطعہ

دریں اُمید بسر شد دریغ عمرِ عزیز	کہ آنچہ در دلم ست از درم فراز آید

(۱) گرفتند پکڑے۔ سُکان دنبالہ کشتی کا پچھلا حصہ۔ آویخت لٹکایا برآمد باہر نکلا۔ بگوشہ نشست علٰحدہ کونے میں بیٹھا۔ قرار یافت آرام پایا۔ عجب تعجب (۲) اے سیر پیٹ بھرا ہوا۔ جویں جو والی روٹی زشت بُرا۔ اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے جسے اعراف کہتے ہیں۔ بر بغل چکایت (۳) حکایت کا مقصد بادشاہ کو از یادہ خیال بادشاہی کا خیال چھوڑ کر آخرت کا خیال کرنا چاہیے۔ رنجور رنجیدہ بیمار۔ پیری بڑھاپا قطع چھوڑا۔ بکشادیم ہم نے کھولا ہے۔ مطیع فرماں بردار تابع گشتند ہوئے۔ نفس سانس مژدہ خوشخبری دریغ افسوس از درم فراز آید۔ میرے دروازے کے سامنے آئے۔ بشارت خوش خبری

امید بستہ برآمد ولے چہ فائدہ زانکہ | امید نیست کہ عمرِ گذشتہ باز آید

قطعہ

کوسِ رحلت بکوفت دستِ اجل | اے دو چشمم وداعِ سر بکنید
اے کفِ دست و ساعد و بازو | ہمہ تودیعِ یکدگر بکنید
بر منِ اوفتادہ دشمن کام | آخر اے دوستاں گذر بکنید
روزگارم بشد بنادانی | من نکردم شما حذر بکنید

حکایت ۹ : ہرمز را گفتند از وزیرانِ پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہے معلوم نکردم ولیکن بیقین دانستم کہ مہابتِ من در دلِ ایشاں بیکرانست و بر عہدِ من اعتمادِ کلّی ندارند ترسم کہ از بیمِ گزندِ خویش آہنگِ ہلاکِ من کنند پس قولِ حکما را کار بستم کہ گفتہ اند

قطعہ

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم | وگر با چنو صد برآئی بجنگ
ازاں مار بر پائے راعی زند | کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ
نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود | برآرد بچنگال چشمِ پلنگ

حکایت ۱۰ : بر بالینِ تربتِ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع

(۱) باز آید پھر آئے - کوسِ رحلت کوچ کا نقارہ - کوفت بجایا دستِ اجل موت کا ہاتھ - اے دو چشم اے دو آنکھیں - وداع رخصت کف ہتھیلی - ساعد پونچا - تودیع رخصت - روزگارم میرا زمانہ بنادانی بے وقوفی - حکایت (۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو چھوٹے سے چھوٹے دشمن کو کمزور نہ سمجھا جائے - اس کی بھی ہوشیار رہنا چاہیئے - ہرمز نوشیرواں عادل کے بیٹے کا نام تھا - سعد ستارہ مشتری کو بھی کہتے ہیں اور سعد سمجھا جاتا ہے اس وجہ سے نوشیرواں نے اپنے بیٹے کا نام رکھا - خطا گناہ بند قید - مہابت ڈر - بیکراں بے گنتی عہد زمانہ - کلّی پورا - ترسم میں ڈرتا ہوں گزند تکلیف کے ڈر سے (۳) با چنو ایسے - راعی زند چرواہا کہ مارا بکوبد کوٹے گا - بسنگ پتھر - گربہ بلی بچنگال پنجہ - پلنگ چیتا حکایت، مقصد حکایت یہ ہے کہ پریشانی کے وقت بادشاہ کو اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلینی چاہیئے اور اولیاء کرام کی بارگاہ میں جا کر دعا کرانی چاہیئے بالین سرہانہ - تربت قبر - اعتکاف گوشہ نشیں بیٹھنے والا - جامع - مسجد - آہنگ ارادہ -

دمشق کہ یکے از ملوکِ عرب کہ بہ بے انصافی منسوب بود در آمد نماز و دعا کرد و حاجت خواست ۔

فرد

درویش و غنی بندۂ ایں خاکِ درند	و آنانکہ غنی ترند محتاج ترند

آنگاہ مرا گفت از انجاکہ ہمتِ درویشاں ست و صدقِ معاملۂ ایشاں خاطرے ہمراہِ من کنید کہ از دشمنے صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیتِ ضعیف رحمت کن تا از دشمنے قوی زحمت نہ بینی ۔

نظم

ببازوانِ توانا و قوتِ سرِ دست	خطاست پنجۂ مسکین ناتواں بشکست
نترسد آنکہ برافتادگاں نبخشاید	کہ گر ز پائے در آید کسش نگیرد دست
ہر آنکہ تخمِ بدی کشت و چشم نیکی داشت	دماغ بیہدہ پخت و خیالِ باطل بست
ز گوش پنبہ بروں آرو دادِ خلق بدہ	و گر تو می ندہی داد روزِ دادے ہست

مثنوی

بنی آدم اعضائے یکدیگرند	کہ در آفرینش ز یک جوہرند
چو عضوے بدرد آورد روزگار	دگر عضوہا را نماند قرار
تو کز محنتِ دیگراں بےغمی	نشاید کہ نامت نہند آدمی

(۱) دمشق یہ شہر کا نام ہے جو شام میں ہے ۔ منسوب ، مشہور ۔ حاجت خواست ۔ مراد مانگی غنی مالدار ۔ تر زیادہ (۲) آنگاہ اس وقت انجاکہ جو کہ صدق سچ ۔ صعب سخت ۔ زحمت تکلیف توانا طاقتور ناتواں غریب کمزور بشکست توڑا ۔ (۳) کشت تخم بیج بویا چشم امید نیکی داشت ، بھلائی کی امید رکھے پخت پکایا بست باندھا ۔ بنی آدم حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ۔ آفرینش پیدائش عضو جوڑ ۔ قرار آرام ۔

(فقیر عطاء الرسول اویسی)

حکایت ۱۱ : درویشے مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعائے خیرے برمن کن گفت خدایا جانش بستاں گفت از بہرِ خدا ایں چہ دعاست گفت ایں دعائے خیرست ترا و جملہ مسلماناں را۔

مثنوی

اے زبردست زیردست آزار	گرم تا کے بماند ایں بازار
بچہ کار آیدت جہانداری	مردنت بہ کہ مردم آزاری

حکایت ۱۲ : یکے از ملوکِ بے انصاف پارسائے را پرسید کہ کدام عبادت فاضلترست گفت ترا خواب نیمروز تا دراں یک نفس خلق را نیازاری۔

قطعہ

ظالمے را خفتہ دیدم نیمروز	گفتم ایں فتنہ ست خوابش بردہ بہ
وانکہ خوابش بہتر از بیداریست	آں چناں بدزندگانی مُردہ بہ

حکایت ۱۳ : یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود در پایان مستی میگفت

بیت

مارا بجہاں خوشتر ازیں یکدم نیست	کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست

حکایت ۱۱ (۱) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ ظالم کو اولیائے کرام سے دعا خیر کی امید نہ رکھنی چاہیئے مستجاب الدعوات : وہ جس کی زیادہ دعائیں بارگاہِ ایزدی میں مقبول ہوں۔ بغداد : یہ شہر کا نام ہے جو عراق میں ہے۔ پدید ظاہر۔ حجاج یوسف : ایک امیر ظالم کا نام ہے جس نے ستّر ہزار آدمیوں کو ناحق مارا تھا یوسف اس کے باپ کا نام تھا۔ بخواندش اسے بلایا۔ بستاں موت دے۔ آزار ستانے والا۔ مردنت مرنا تیرا۔

حکایت ۱۲ (۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کے لیئے انصاف اور بخشش سے اچھی کوئی عبادت نہیں۔ پارسا نیک۔ پرسید پوچھا۔ کدام کون سی۔ فاضل تر بہت بہتر۔ نیم روز۔ دوپہر کا ہونا یکنفس تھوڑی دیر۔ خفتہ سویا ہوا خوابش بردہ بہ۔ اس کا سونا بہتر ہے۔

حکایت ۱۳ (۳) مقصد حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ وہ لالچی آدمیوں کو داد و دہش کرنے کے بعد فوراً ہی سختی کا کام نہ کرے۔ شبے ایک رات۔ عشرت عیش و آرام۔ پایاں انتہا و انجام۔ خوشتر اچھا زیادہ۔ اندیشہ فکر۔

درویشے برہنہ بسر ماہ خفتہ بود گفت۔ بیت

اے آنکہ با قبال تو در عالم نیست	گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست

ملک را خوش آمد صرّہ ہزار دینار از روزن بیروں کرد و گفت دامن بدار درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم ملک را بر ضعف حال او رحمت زیادت شد و خلعتی برآں مزید کرد و پیش درویش فرستاد و درویش آں نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشاں کرد و باز آمد۔

بیت

قرار در کف آزادگاں نگیرد مال	نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

در حالتے کہ ملک را پروائے او نبود حال بگفتند بہم برآمد و روی از و درہم کشید و ازینجا گفتہ اند اصحاب فطنت و خبرت کہ از حدت و صولت پادشاہاں برحذر باید بودن کہ غالب ہمت ایشاں بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکنند۔

مثنوی

حرامش بود نعمت پادشاہ	کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ
مجال سخن تا نہ بینی ز پیش	بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش

(۱) برہنہ ننگا۔ بسر ماہ سردی۔ خفتہ سویا ہوا۔ اقبال بخت نصیبہ۔ گیرم فرض کرتا ہوں۔ صرّہ تھیلی۔ روزن کھڑکی۔ بدار پھیلا۔ کجا آرم کہاں سے لاؤں۔ جامہ ندارم کپڑا نہیں رکھتا۔ خلعتی پوشاک۔ فرستاد بھیجا۔ باندک تھوڑی۔ بخورد کھایا۔ (۲) قرار آرام۔ کف ہتھیلی۔ آزادگاں آزاد لوگ یعنی قلندر مجذوب۔ غربال چھلنی۔ فطنت دانائی۔ خبرت آزمائش۔ حدت تیزی۔ صولت دبدبہ۔ بمعظمات بہت بڑے امور کام۔ (۳) تحمل برداشت۔ ازدحام بھیڑ۔ ہنگام وقت۔ مجال گنجائش۔ مبر ختم نہ کر۔

گفت ایں گدائے شوخ چشم مبذر راکہ چندیں نعمت بچندیں مدت برانداخت برانید کہ خزینہ بیت المال لقمہ مساکین ست نہ طعمہ اخوان الشیاطین۔

بیت

ابلہے کو روزِ روشن شمع کافوری نہد	زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

یکے از وزرائے ناصح گفت اے خداوند مصلحت آں می بینم کہ چنیں کساں را وجہ کفاف بتفاریق مجرا دارند تا در نفقہ اسراف نکنند اما آنچہ فرمودی از زجر و منع مناسب اربابِ ہمت نیست کہ یکے را بہ لطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ کردن۔

نظم

بروئے خود درِ طماع باز نتواں کرد	چو باز شد بدرشتی فراز نتواں کرد

قطعہ

کس نہ بیند کہ تشنگانِ حجاز	بر لب آب شور گرد آیند
ہر کجا چشمہ بود شیریں	مردم و مرغ و مور گرد آیند

حکایت: یکے از پادشاہانِ پیشین در رعایتِ مملکت سستی کردے و لشکر

(۱) گدائے فقیر۔ شوخ چشم۔ بےحیا مبذر فضول خرچ۔ برانداخت ضائع۔ برانید بھگاؤ۔ خزینہ خزانہ نہ طعمہ۔ نہ خوراک۔ اخوان الشیاطین شیطانوں کے بھائی اس سے مراد فضول خرچ لوگ ہیں جیسے قرآن پاک میں ہے ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین یعنی فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ (۲) ابلہے۔ بیوقوف زود جلدی روغن تیل۔ کفاف گذارہ بتفاریق جمع تفریق کی تھوڑا تھوڑا۔ مجرا جاری نفقہ خرچ اسراف فضول خرچ، ضائع کرنا زجر جھڑک ڈانٹ ڈپٹ۔ ارباب ہمت۔ سخی مالدار خستہ۔ توڑنا بدرشتی سختی۔ فراز بلند طماع۔ امید (۳) تشنگان جمع تشنہ کی پیاسہ۔ آب شور کھارا پانی۔ حجاز۔ ملک عرب کا مشہور علاقہ وہاں پانی کی کمی تھی۔ گرد آیند۔ جمع ہوں شیریں میٹھا۔ مرغ پرندہ۔ مور چیونٹی۔

(۴) حکایت۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو زیادہ سے زیادہ فوج اور پولیس کو خرچہ دینا چاہیے تاکہ وہ خوش ہو کر بادشاہ کی طرف داری کریں۔ پیشین پہلے۔

را بسختی داشتے لاجرم دشمنے صعب روئے نمود ہمہ پشت دادند۔

مثنوی

چو دارند گنج از سپاہی دریغ | دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
چہ مردی کند در صفِ کارزار | کہ دستش تہی باشد و کار زار

یکے را از آناں کہ غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم و گفتم دوں ست بے سپاس و سفلہ و ناحق نشناس کہ باندک تغیرِ حال از مخدومِ قدیم برگردد و حق نعمت سالہا در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید کہ اسپم بی جو بود و نمدِ زینم بگرو و سلطان کہ بزر با سپاہی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتواں کرد۔

فرد

زر[۲] بدہ مردِ سپاہی را تا سر بدہد | وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

شعر

اِذَا شَبِعَ الْکَمِیُّ یَصُوْلُ بَطْشًا | وَخَاوِی الْبَطْنِ یَبْطِشُ بِالْفِرَارِ

حکایت[۱۵] : یکے از وزرا معزول شدہ بحلقۂ درویشاں درآمد و برکتِ صحبت ایشاں در وے سرایت کرد و جمعیتِ خاطرش دست داد و ملک بار دیگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود و قبولش نیامد و گفت معزولی بہ کہ مشغولی۔

(۱) داشتے رکھتا۔ لاجرم یقیناً۔ صعب سخت۔ روئے نمود منہ دکھایا ہمہ پشت دادند : سب نے پیٹھ دکھائی دارند رکھیں دریغ دور۔ بردن ڈالنے میں۔ تیغ تلوار صف کارزار جنگ کی صف۔ کار زار خراب کام تہی خالی۔ آناں اُن سے غدر غداری۔ دوں کمینہ بے سپاس ناشکری۔ سفلہ کمینہ تغیر تبدیل مخدوم آقا۔ درنورد بھلا دے اسپم بی۔ میرا گھوڑا بھوکا تھا۔ نمدِ زینم زین کے نیچے کا نمدہ

(۲) زر بدہ سونا دے یعنی پیسے وغیرہ۔ زر بنہد در عالم اپنی زندگی بچائے گا اِذَا شَبِعَ الْکَمِیُّ جب فوجی کا پیٹ بھرا ہوا ہو۔ یَصُوْلُ حملہ کرتا ہے بطشاً سختی کے ساتھ۔ خَاوِیْ خالی البطن پیٹ یبطش کوشش کرتا ہے۔ بالفرار بھاگنے کی۔

حکایت[۱۵] (۳) مقصدِ حکایت یہ ہے کہ بادشاہ پر لازمی ہے کہ ان لوگوں کو عہدے دے جو اُن کے لائق ہوں

وزرا جمع وزیر۔ معزول۔ نوکری اور ملازمت سے علیحدہ کرنا۔ بحلقہ جماعت سرایت اثر۔ جمعیت خاطرش۔ اطمینانِ قلبی مشغولی کام میں مشغول ہونا۔

رباعی

آنانکه بکنجِ[۱] عافیت بنشستند | دندانِ سگ و دهانِ مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند | وز دست و زبانِ حرفگیران رستند

ملک گفت هر آینه مارا خردمندے کافی باید که تدبیرِ مملکت را بشاید
گفت نشانِ خردمندِ کافی آنست که بچنیں کارها تن در ندهد۔

فرد

همای بر سرِ مرغاں ازاں شرف دارد | که استخواں خورد و طائرے نیازارد

حکایت[۱۶] [۲]: سیاه گوش را گفتند ترا ملازمتِ شیر بچه وجه اختیار افتاد
گفت تا فضلهٔ صیدش میخورم واز شرِ دشمناں در پناهِ صولتش زندگانی میکنم
گفتندش اکنوں که به ظلِّ حمایتش درآمدی و بشکرِ نعمتش اعتراف کردی
چرا نزدیک تر نیائی تا بحلقهٔ خاصانت درآرد و از بندگانِ مخلصت شمارد
گفت از بطشِ وے همچناں ایمن نیستم۔

فرد

اگر صد سال گبر[۳] آتش فروزد | چو یکدم اندراں افتد بسوزد

افتد که ندیمِ حضرتِ سلطاں را زر بیاید و باشد که سر برود حکما گفته اند

(۱) بکنج کونہ عافیت۔ آرام۔ بنشستند۔ بیٹھ گئے بستند بند کر دیے بدریدند پھاڑ دیے بشکستند توڑ دیے۔ حرفگیراں نکتہ چین یعنی معترض رستند آزاد ہوئے ہر آئینہ۔ بہر صورت بچنیں اس طرح۔ کارہا تن اپنے ذمہ نہ لے۔ ہمای پرندے کا نام ہے شرف بزرگی استخواں خورد ہڈیاں کھاتا ہے۔ طائرے پرندہ۔ نیازارد نہیں دکھاتا۔

حکایت[۱۶] (۲) مقصد حکایت کا یہ ہے کہ وزیروں کو بادشاہ سے پُرخوف رہنا چاہیے۔ سیاہ گوش لومڑی ایک جانور ہے کتا کی مثل۔ فضلہ بچا ہوا۔ صید شکار میخورم میں کھاتی ہوں صولتش اس کا دبدبہ ظل سایہ اعتراف اقرار۔ بطش حملہ ایمن نیستم بے خوف نہیں ہوں

(۳) گبر آگ کا پوجاری فروزد روشن کرے۔ بسوزد جل جائے گا۔ افتد پڑے۔ ندیم ساتھی مصاحب سر برود۔ قتل ہو جائے۔

از تلوّنِ[1] طبعِ پادشاہاں پُرحذر باید بود کہ وقتے بسلامے برنجند وگاہے بدشنامے خلعت دہند وگفتہ اند ظرافتِ بسیار ہنرِ ندیماں ست وعیبِ حکیماں۔

فرد

تو بر سرِ قدرِ خویشتن باش و وقار | بازی وظرافت بہ ندیماں بگذار

حکایت[2]: یکے از رفیقاں شکایتِ روزگارِ نامساعد بنزدِ من آورد کہ کفاف اندک دارم وعیال بسیار وطاقتِ بارِ فاقہ نمی آرم وبارہا در دلم آمد کہ باقلیمے دیگر نقل کنم تا در ہر صورتے کہ زندگانی کنم کسے را برنیک وبدِ من اطلاع نباشد

بیت

بس گرسنہ خفت وکس ندانست کہ کیست | بس جاں بلب آمد کہ بروکس نگریست

باز از شماتتِ اعدا می اندیشم کہ بطعنہ درقفائے من بخندند وسعیِ مرا در حقِ عیال بعدمِ مروّت حمل کنند وگویند۔

قطعہ

ببیں آں بے حمیّت راکہ ہرگز | نخواہد دید روئے نیک بختی
کہ آسانی گزیند خویشتن را | زن وفرزند بگذارد بسختی

(۱) تلوّن رنگ برنگ۔ طبع طبیعت پُرحذر پُرخوف گاہے کبھی کبھی۔ بدشنامے گالی۔ خلعت جوڑا۔ ظرافت خوش طبعی وقار عزت۔ بازی دل لگی ندیماں ندیم کی جمع ساتھی حکایت (۲) مقصدِ حکایت کا یہ ہے کہ جتنا ہو سکے بادشاہوں کی صحبت سے بچنا چاہیے۔ رفیقاں رفیق کی جمع ہے بمعنی ساتھی نامساعد۔ ناموافق۔ کفاف قوت عیال بال بچے کثیر۔ بسیار بہت۔ بارِ فاقہ نمی آرم۔ بھوک کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اقلیمے دیگر دوسری ولایت۔ بد برائی اطلاع خبر (۳) گرسنہ بھوکا خفت سویا۔ فراست معلوم کیست کون ہے نگریست رویا۔ شماتت خوشی اعداء جمع عدو دشمن۔ اندیشم طعنہ نکتہ چینی۔ درقفائے من میری پیٹھ پیچھے۔ بخندند ہنسیں گے سعی کوشش۔ عدم نہ ہونا۔ مروّت محبت انسانیت، بے مروّت یعنی بے احساس ومحبت۔ حمل گمان۔ ببیں دیکھ۔ بے حمیّت۔ بے عزت۔ گزیند قبول ہو۔ زن عورت، فرزند بچے۔ بگذار چھوڑ

و دریں علمِ محاسبت چنانکه معلوم ست چیزے دانم اگر بجاہِ شما شغلے معین شود که موجب جمعیّتِ خاطر باشد بقیّتِ عمر از عہدۂ شکرِ آں بیروں آمدن نتوانم گفتم عملِ پادشاه اے برادر دو طرف دارد امیدِ نان و بیمِ جان وخلافِ رائے خردمنداں باشد بدیں امید دراں بیم افتادن۔

قطعه

کس نیاید بخانۂ درویش	که خراجِ زمین و باغ بده
یا به تشویش و غصه راضی شو	یا جگر بند پیشِ زاغ بنه

گفت ایں موافقِ حالِ من نگفتی و جوابِ سوالِ من نیاوردی نشنیدۂ که هر که خیانت ورزد دستش از خیانت بلرزد۔

فرد

راستی موجبِ رضائے خداست	کس ندیدم که گم شد از رہِ راست

حکما گویند که چهار کس از چهار کس بجاں برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان وفاسق از غماز و روسپی از محتسب آں را که حساب پاک ست از محاسبه چه باک۔

قطعه

مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی	که روزِ رفعِ تو باشد مجالِ دشمن تنگ

(۱) محاسبت ۔ حساب جاہ مرتبہ شغلے ۔ کوئی کام ۔ معین مقرر ۔ موجب سبب ۔ جمعیت خاطر اطمینان قلبی ۔ عہدہ ذمہ داری ۔ بیروں آمدن نتوانم ۔ باہر نہیں آسکوں گا ۔ بیم خوف (۲) خانہ گھر ۔ خراج محصول ۔ تشویش ۔ پریشانی ۔ جگر بند ۔ جگر کا ٹکڑا پیش زاغ بنہ ۔ کوے کے آگے رکھ ۔ نیاوردی تمہیں لایا نشنیدہ سُنا نہیں ۔ خیانت بگڑیلی ۔ بلرزد کانپتا ہے ۔ (۳) راستی سچائی ۔ حرامی ڈاکو سلطان بادشاہ ۔ دزد چور ۔ پاسبان پہرے دار ۔ فاسق گنہگار ۔ غماز چغل خور ۔ روسپی رنڈی ۔ محتسب ۔ افسر ہوتا ہے جو بُرے کاموں سے منع کرے چہ باک کیا خوف ۔ فراخ روی ۔ آزادی یعنی حد سے تجاوز کرنے والا ۔ روزِ رفع تو ۔ حساب کتاب کے دن ۔ مجال ۔ طاقت ۔

زنند جامۂ ناپاک گازراں برسنگ	توپاک باش برادر مدار از کس باک

گفتم حکایتِ روباہے مناسب حالِ تست کہ دیدندش گریزاں و بیخویشتن افتاں و خیزاں کسے گفتش چہ آفت ست کہ موجب مخافت ست گفتا شنیدم کہ شیر را بسُخرہ میگیرند گفت اے سفیہ ترا باشیر چہ مناسبت است و اورا باتو چہ مشابہت گفت خاموش کہ اگر حسوداں بغرض گویند کہ اینہم بچۂ شیرست و گرفتار آیم کرا غمِ تخلیصِ من دارد کہ تفتیشِ حالِ من کند و تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود ترا ہمچنیں فضل ست و دیانت و تقویٰ و امانت و لیکن متعنتاں در کمین اند و مدعیاں گوشہ نشیں اگر آنچہ سیرتِ تست بخلافِ آں تقریر کنند و در معرضِ خطابِ پادشاہ آئی دراں حالت کرا مجالِ مقالت باشد پس مصلحت آں می بینم کہ ملکِ قناعت را حراست کنی و ترکِ ریاست گوئی۔

قطعہ

اگر خواہی سلامت برکنارست	بدریا در منافع بیشمارست

رفیق چوں ایں سخن بشنید بہم برآمد و روئے از حکایتِ من درہم کشید و سخنہائے رنجش آمیز گفتن گرفت کہ ایں چہ عقل و کفایتست و فہم و

(۱) مدار نہ رکھ۔ باک خوف زنند مارتے ہیں جامہ کپڑا۔ ناپاک۔ پلید۔ گازراں جمع گازر دھوبی۔ سنگ پتھر روباہے لومڑی گریزاں بھاگنے والی۔ بیخویشتن بے تاب افتاں و خیزاں گرتی اٹھتی۔ مخافت ڈر بسُخرہ۔ بیگار۔ سفیہ بے وقوف مشابہت ہم شکل و صورت حسوداں جمع حاسد جلنے والے بغرض دشمنی۔ اینہم یہ بھی تخلیص چھڑانا۔ تفتیش پوچھ گچھ کرنا۔ (۲) تریاق یہ دوا کا نام ہے جو زہروں کا اثر دور کرتی ہے عراق یہ ملک کا نام ہے۔ مار گزیدہ سانپ کا ڈسا ہوا۔ فضل بزرگی دیانت دینداری۔ تقویٰ پرہیزگاری متعنتاں۔ دشمناں۔ کمین گھات مدعیاں جمع مدعی مخالفین معرض جگہ۔ مقالت گفتگو حراست نگہبانی۔ ریاست سرداری رنجش آمیز۔ ناراضگی۔ کفایت کارگزاری فہم سمجھ۔

ورایتِ[۱] قولِ حکما درست آمد که گفته اند دوستاں در زنداں بکار آیند که بر سفره همه دشمناں دوست نمایند۔

قطعه

دوست مشمار آنکه در نعمت زند	لافِ یاری و برادر خواندگی
دوست آں دانم که گیرد دستِ دوست	در پریشاں حالی و درماندگی

دیدم که متغیر میشود و نصیحتِ من بغرض می شنود نزدیک صاحب دیوان رفتم بسابقه معرفتے که درمیانِ ما بود صورتِ حالش بگفتم و اہلیّت و استحقاقش بیاں کردم تا بکارے مختصرش نصب کردند چندے بریں برآمد لطفِ[۲] طبیعتش را بدیدند و حسنِ تدبیرش را بپسندیدند کارش ازاں درگذشت و بمرتبهٔ بالاتر ازاں متمکّن شد ہمچناں نجمِ سعادتش در ترقی بود تا باوجِ ارادت در رسید و مقربِ حضرتِ سلطان و معتمد علیه گشت بر سلامتِ حالش شادمانی کردم و گفتم۔

فرد

ز کار بسته میندیش و دل شکسته مدار	که آبِ چشمهٔ حیواں درونِ تاریکیست

شعر

اَلَا[۳] لَا یُجَارِنَّ اَخُو الْبَلِیَّۃِ	فَلِلّٰہِ حُسْنُ اَلْطَافٍ خَفِیَّۃٍ

درایت: دانشمندی قول: بات زنداں: قید سفره: دستر خواں نمایند: نہ ہوتے مشمار: نہ گن لاف یاری: دوستی کی بڑ مارے۔ برادر خواندگی: بھائی بھائی بن جا ماندگی۔ عاجزی۔ متغیر بدلنا۔ دیوان۔ کچہری سابقہ پہلی۔ اہلیت: لیاقت استحقاقش: حقوق ش ضمیر ہے نصب۔ مقرر۔ لطف[۲] طبیعت۔ نرم طبیعت بپسندیدند: پسند آئی گذشت گزرا۔ بالاتر۔ زیادہ بلند۔ متمکن۔ مقرر نجم۔ ستارہ۔ سعادتش۔ نیک بختی۔ باوج۔ بلندی مقرب۔ نزدیک۔ معتمد علیه باعتبار۔ گذشت: ہوا شادمانی: خوشی۔ کار بسته مشکل کام۔ میندیش۔ اندیشه فکر۔ شکسته۔ رنجیدہ۔ مدار نہ رکھ۔ درون۔ اندر۔

تاریکیست۔ اندھیرا۔ ظلمات۔ الالا[۳] یجارن۔ خبردار غمزدہ نہ ہو۔ اخو البلیۃ۔ مصیبت زدہ۔ فللہ حسن: بیس اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ الطاف خفیۃ۔ چھپی ہوئی مہربانیاں

فرد

منشیں[1] ترش از گردش ایام کہ صبر | تلخ ست و لیکن بر شیریں دارد

دراں قربت مرا با طائفہ یاراں اتفاق سفر افتاد چوں از زیارتِ مکہ باز آمدم یکد و منزلم استقبال کرد ظاہر حالش را دیدم پریشان و در ہیأتِ درویشاں گفتم چہ حالت ست گفت آں چناں کہ تو گفتی طائفہ حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملک دام ملکہ، در کشفِ حقیقت آں استقصاء نفرمود و یارانِ قدیم و دوستانِ حمیم از کلمہ حق خاموش شدند و صحبت دیریں فراموش کردند۔

قطعہ

نہ بینی کہ پیشِ خداوند جاہ | ستائش[2] کناں دست بر بر نہند

اگر روزگارش در آرد ز پای | ہمہ عالمش پای بر سر نہند

فی الجملہ بانواعِ عقوبت گرفتار شدم تا دریں ہفتہ کہ مژدہ سلامتِ حجاج برسید از بندِ گرانم خلاص کرد و ملکِ[3] موروثم خاص گفتم دراں نوبت اشارت من قبولت نیامد کہ گفتم عملِ پادشاں چوں سفرِ دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری۔

قطعہ

ندانستی کہ بینی بند بر پای | چو در گوشت نیاید پندِ مردم

---

[1] منش نہ بیٹھ نشستن سے ترش کھٹا۔ گردش ایام۔ زمانے کا پھیر۔ تلخ کڑوا۔ بر پھل شیریں میٹھا۔ قربت قریب طائفہ گروہ۔ زیارت مکہ حج بیت اللہ استقبال۔ سامنے آکر زیارت کرنا۔ ہیأت حالت۔ بردند کیا کشف کھولنا۔ استقصاء کامل تحقیق۔ حمیم مخلص۔ دیریں پرانا

[2] ستائش تعریف بر اوپر بر سینہ نہند رکھتے ہیں پای پاؤں۔ بانواع طرح طرح۔ عقوبت سزا۔ مژدہ خوشخبری حجاج جمع حاجی۔ حج بیت اللہ شریف کو جانے والا برسید پہنچی۔ بند گراں سخت قید خلاص آزاد

[3] ملک موروثم۔ باپ دادا کی وراثت۔ نوبت ایک مرتبہ۔ طلسم خیالات۔ بمیری تو مرجائے ندانستی تو نہیں سمجھا۔ بند بیڑیاں۔ گوشت نیاید نہیں سنی۔ پند نصیحت مردم لوگ۔

دگر رہ گر نداری طاقتِ نیشش | مکن انگشت در سوراخِ کژدم

حکایت ۱۸: تنے چند از روندگاں در صحبتِ من بودند ظاہرِ ایشاں بصلاح آراستہ و یکے را از بزرگاں در حقِ ایں طائفہ حسنِ ظنے بلیغ بود و اِدرارے معین کرد تا یکے از ایشاں حرکتے کرد نہ مناسب حال درویشاں ظنِ آں شخص فاسد و بازارِ اینان کاسد خواستم تا بطریقے کفافِ یاراں مستخلص گردانم آہنگِ خدمتش کردم دربانم رہا نکرد و جفا کرد معذورش داشتم کہ لطیفاں گفتہ اند۔

قطعہ

درِ میر و وزیر و سلطاں را	بے وسیلت مگرد پیرامن
سگ و درباں چو یافتند غریب	ایں گریبانش گیرد آں دامن

چندانکہ مقرباںِ حضرتِ آں بزرگ برحالِ من وقوف یافتند و باکرام در آوردند و برتر مقامے معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم

فرد

بگذار کہ بندۂ کمینم | تا در صفِ بندگاں نشینم

گفت اللہ اللہ چہ جائے سخن ست۔

۱؎ دگر رہ دوسری بار نیشش ڈنگ۔ انگشت انگلی۔ کژدم بچھو۔ حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو علماءِ کرام اور اولیاءِ کرام کی عزت کرنی چاہیے تھوڑی غلطی پر وظیفہ روزی بند نہ کرنا چاہیے۔ ۲؎ تنے چند روندگاں۔ سالکاں یعنی تصوف کے منازل طے کرنے والے بصلاح تقویٰ۔ ظنے خیال۔ بلیغ بلند۔ ادرار۔ روزینہ۔ معین مقرر۔ فاسد ٹوٹ گیا۔ بازارِ اینا مراد ان کی آمدنی۔ کاسد کھوٹا خواستم چاہتا ہوں۔ کفاف گزارہ آمدنی۔ مستخلص آزاد کرایا چھڑایا آہنگ ارادہ۔ جفا ظلم۔ معذور مجبور۔ درباں دروازہ کا چوکیدار لطیفاں لطیفہ گو۔ ۳؎ میر و سردار۔ بے وسیلت بغیر ذریعہ کے۔ مگرد نہ پھر۔ پیرامن آس پاس۔ سگ کتا۔ یافتند پاتا ہے۔ چندانکہ یہاں یہاں تک۔ مقرباں جمع مقرب۔ وقوف آگاہی۔ فروتر نیچے۔ نشستم۔ بیٹھا ہیں۔ کمینم میں ادنیٰ سا بندہ ہوں۔ اللہ اللہ کے لیے۔ چہ جائے سخن است۔ آپ کیا فرما رہے ہیں۔

فرد

گر بر سرو چشم من نشینی | نازت بکشم کہ نازنینی

فی الجملہ نشستم و از ہر درے سخن پیوستم تا حدیث زلّت یاران در میان آمد و گفتم۔

قطعہ

چہ جرم دید خداوند سابق الانعام | کہ بندہ در نظر خویش خوار میدارد
خدائے راست مسلّم بزرگواری و حلم | کہ جرم بیند و ناں بر قرار میدارد

حاکم را ایں سخن پسندیدہ آمد و اسباب معاش یاران فرمود تا باز بر قاعدہ ماضی مہیا دارند و مؤنت ایامِ تعطیل وفا کنند شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت ببوسیدم و عذر جسارت بخواستم و گفتم۔

قطعہ

چو کعبہ قبلہ حاجت شد از دیار بعید | روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ
ترا تحمل امثال ما بباید کرد | کہ ہیچکس نزند بر درخت بے بر سنگ

حکایت ۱۹ : ملک زادہ گنج فراواں از پدر میراث یافت و دستِ کرم بکشاد و دادِ سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاہ و رعیت بریخت۔

قطعہ

نیاساید مشام از طبلہ عود | بر آتش نہ کہ چوں عنبر ببوید

لہ نشینی بیٹھے تو۔ نازت بکشم میں تیرے نخرے اٹھاؤں گا۔ از ہر درے سخن پیوستم۔ ہر قسم کی باتیں گھیر لایا۔ نازنینی لائق ناز۔ حدیث بات۔ زلّت غلطی۔ سابق الانعام پہلے انعام دینے والا۔ خوار ذلیل میدارد۔ رکھتا ہے۔ مسلّم ثابت حلم بردباری۔ معاش زندگی۔ قاعدہ طرز۔ ماضی گذشتہ۔ مہیا تیار۔ مؤنت مزدوری۔ تعطیل چھٹی۔ وفا پورا۔ جسارت دلیری نہ حاجت ضرورت۔ دیار ملک۔ بعید دور۔ روند جاتی ہے۔ بسے فرسنگ۔ بہت میل تحمل برداشت۔ نزند۔ نہیں مارتا بے بر۔ بے پھل۔ حکایت ۱۹ کا مقصد یہ ہے کہ بخیلی بادشاہوں کے لائق نہیں ہے دولت جمع کرنے کی فکر نہ کرنی چاہیئے جو بادشاہ سخاوت کرتا ہے اس کا نام بلند رہتا ہے۔ ملک زادہ بادشاہ کا بیٹا۔ فراواں بہت

میراث وارث۔ یافت پایا۔ بکشاد۔ کھولا۔ دادِ سخاوت۔ یعنی خوب سخاوت کی۔ بیدریغ۔ بغیر روک ٹوک کے۔ بریخت۔ لٹایا۔ نیاساید۔ آسودہ نہیں ہوتا۔ مشام۔ دماغ۔ طبلہ عود۔ لکڑی خوشبودار۔ نہ۔ رکھ نہادن کا امر۔ عنبر ایک خوشبو کا نام ہے۔ ببوید خوشبو دے۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن | اکہ دانہ تانیفشانی نروید

یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوکِ پیشیں مر ایں نعمت را بہ سعی اندوختہ اند و برائے مصلحتے نہادہ دست ازیں حرکات کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش ست و دشمناں از پس نباید کہ بوقت حاجت درمانی

قطعہ

اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش | رسد ہر کد خدائے را برنجے

چرا نستانی از ہر یک جوئے سیم | کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے

ملک زلوۃ روئے ازیں سخن درہم آورد و موافقِ طبعش نیامد و مر او را زجر فرمود و گفت خداوند تعالیٰ مرا مالکِ ایں مملکت گردانیدہ است تا بخورم و بہ بخشم نہ پاسباں کہ نگہدارم۔

بیت

قاروں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت | نوشیرواں نمرد کہ نامِ نکو گذاشت

حکایت : آوردہ اند کہ نوشیرواں عادل را در شکار گاہے صیدے کباب میکردند و نمک نبود غلامے بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیرواں گفت بہ قیمت بستاں تا رسمے نگردد و دِہ خراب نشود

نہ نیفشانی نہ بکھرے گا۔ نروید نہ پیدا ہو گا۔ جلسائے جمع جلس کی ہمنشیں۔ بے تدبیر بے سمجھ اندوختہ۔ جمع کیا۔ نہادہ رکھا۔ کوتاہ چھوٹا۔ درمانی عاجزی کند رائے صاحب خانہ۔ برنج چاول۔ جوئے سیم ایک جو چاندی کہ زجر ڈانٹ پاسباں چوکیدار کہ قاروں ایک مالدار آدمی تھا بہت بڑا بخیل تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا۔ اُن کے ساتھ بے ادبی کرنے سے زمین میں دھنس گیا تھا حالاں کہ بہت بڑا مالدار تھا چالیس اونٹوں پر اُس کے خزانے کی چابیاں لدی جاتی تھی لیکن مال کام نہ آیا۔ نبی کی بے ادبی کرنے سے مال بھی گیا اور ذلیل بھی ہوا۔ نمرد نہیں مرا۔ نکو اچھا گذاشت چھوڑا۔ حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو بری رسم شروع نہ کرنی چاہیئے۔ جس سے رعایا کو پریشانی ہو۔ بروستا دبستی ستاوں سے۔ بستاں امر ہے۔ دِہ بستی نوشیرواں بادشاہ کا نام ہے جو بڑا عادل تھا۔ تاجدارِ حرم نبی اکرمؐ کی ولادت کے وقت تھا۔

گفت ازیں قدر چہ خلل زاید گفت بنیادِ ظلم اندر جہاں اوّل اندک بودہ است و ہر کس کہ آمد براں مزید کرد تا بدیں غایت رسید۔

قطعہ

اگر ز باغِ رعیت ملک خورد سیبے	بر آورند غلامانِ او درخت از بیخ
بہ پنج بیضہ کہ سلطاں ستم روا دارد	زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

حکایت[۲۱]: عاملے را شنیدم کہ خانۂ رعیت خراب کردے تا خزینۂ سلطاں آباداں کند بیخبر از قولِ حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خدائے عز و جل را بیازارد تا دلِ خلقے بدست آرد خداوند تعالیٰ ہمان خلق بر وے برگمارد تا دمار از روزگارش بر آرد۔

بیت

آتشِ[۳] سوزاں نکند با سپند	آنچہ کند دودِ دلِ مستمند

سرِ جملہ حیوانات گویند کہ شیر ست و اذلِ جانوراں خر و باتفاق خرِ باربر بہ کہ شیرِ مردم در

مثنوی

مسکیں خر اگرچہ بے تمیز ست	چوں بار ہمی برد عزیز ست
گاوان و خرانِ باربردار	بہ ز آدمیانِ مردم آزار

باز آمدیم بحکایت وزیرِ غافل گویند ملک را طرفے از ذمائمِ اخلاقِ او

زاید ۔ پیدا ہوتا ۔ مزید ۔ زیادتی غایت انتہا ۔ خورد سیبے ۔ ایک سیب کھائے ۔ بر آورند اکھاڑیں بیخ جڑ ۔ بہ پنج ۔ پانچ ۔ بیضہ انڈا ۔ ستم روا دار ۔ ظلم جائز رکھے بہ سیخ ۔ جس پر کباب پکائے جاتے ہیں ۔ حکایت[۲۱] اس کا مقصد یہ ہے کہ وزیروں کو بادشاہوں کے خوش کرنے کے لیے رعایا کو پریشان نہ کرنا چاہیے ۔ عاملے حاکم خزینہ خزانہ ۔ بیازار ۔ رنجیدہ ۔ گمارد مقرر کرتا ہے ۔ دمار ہلاک۔

[۳] آتش سوزاں ۔ آگ جلانے والا ۔ باسپند ۔ کالا دانا ۔ دود دھواں ۔ مستمند حاجت مند سرِ جملہ سردار تمام کا ۔ اذل ذلیل ۔ گاواں بیل ۔ عزیز پیارا خراں گدھا ۔ باربردار ۔ بوجھ اٹھانے والا ۔ آزار ۔ ستانے والا ۔ ذمائم جمع ذمیمہ برائی ۔

بقرائن[1] معلوم گشت در شکنجہ کشید و بانواع عقوبت بکشت ۔

قطعہ

حاصل نشود رضائے سلطاں | تا خاطر بندگاں بجوئی
خواہی کہ خدای بر تو بخشد | با خلق خدای کن نکوئی

آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں بر سرِ او بگذشت و در حالِ تباہ وے تامل کرد و گفت ۔

قطعہ

نہ ہر کہ قوتِ بازوئے منصبے دارد | بسلطنت بخورد مالِ مردماں بگزاف
تواں بحلق فرو بردن استخوانِ درشت | ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف

بیت

نماند ستمگار بد روزگار | بماند برو لعنتِ پائدار

حکایت[۲۲] ۳ : مردم آزارے را حکایت کنند کہ سنگے بر سرِ صالحے زد درویش را مجال انتقام نبود سنگ را نگاہ میداشت تا زمانے کہ ملک را بر اں لشکری خشم آمد و در چاہ کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و ایں سنگ چرا زدی گفت من فلانم و ایں ہماں سنگ ست کہ در فلاں تاریخ بر سرِ من زدی گفت چندیں

---

[1] قرائن - علامات ۔ گشت ہوا ۔ شکنجہ - پہلے زمانے میں مجرموں کو سزا دینے کا آلہ ہوتا تھا ۔ عقوبت عذاب - بکشت مار ڈالا ۔ بجوئی تو نہ تلاش کرے ۔ خواہی چاہتا ہے آوردہ اند کہ کہتے ہیں ستمدیدگاں مظلوماں ۔ سر او بگذشت ۔ اس پر گذرا ۔ تامل غور ۔ منصبے مرتبہ سلطنت قہر و غلبہ ۔ بگزاف بے ہودہ بات ۔ فرو بردن ۔ کھا جانا ۔ نیچے لے جانا ۔ استخوان ۔ ہڈیاں ۔ شکم پیٹ ۔ بدرد ۔ پھاڑے گی ستمگار ظالم ۔ بدروزگار ۔ برا زمانہ ۔ پائدار قائم ہمیشہ ۔ حکایت [۲۲] کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کے قریب رہنے والوں کو بادشاہ کے بھروسہ پر مخلوق پر ظلم نہ کرنا چاہیے ۔ معزولی کے وقت اس ظلم کا بدلہ لیا جائے گا ازار ۔ ستانا ۔ حکایت کنند بات کرتے ہیں ۔ سنگے ۔ پتھر صالح نیک و درویش فقیر مجال طاقت ۔ انتقام بدلہ ۔ میداشت ۔ رکھا ۔ خشم غصہ ۔ چاہ کرد ۔ کنوئیں میں ڈلوا دیا ۔ کوفت ۔ مارا ۔

روزگار کجا بودی گفت از جاہت اندیشہ میکردم اکنوں کہ در جاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم۔

مثنوی

ناسزائے را کہ بینی بختیار
عاقلاں تسلیم کردند اختیار

چوں نداری ناخنِ درندہ تیز
با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
ساعدِ سیمینِ خود را رنجہ کرد

باش تا دستش ببندد روزگار
پس بکامِ دوستاں مغزش برار

حکایت ۲۳: یکے را از ملوک مرضے ہائل بود کہ اعادتِ ذکر آن ناکردن اولےٰ طائفہ از حکمائے یونان متفق شدند کہ مرایں درد را دوائے نیست مگر زہرۂ آدمی کہ بچندیں صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دہقاں پسرے را یافتند براں صورت کہ حکیماں گفتہ بودند پدر و مادرش را بخواندند و بہ نعمتِ بیکراں خوشنود گردانیدند و قاضی فتویٰ داد کہ خونِ یکے از رعیت ریختن سلامتِ نفسِ پادشہ را روا باشد جلاد قصد کرد پسر سر سوئے آسماں برآورد و تبسم کرد ملک پرسید کہ دریں حالت چہ جائے خندیدن ست گفت

۱؎ کجا بودی کہاں تھا۔ جاہت مرتبہ۔ اکنوں اب۔ دانستم سمجھا ناسزائے۔ نالائق۔ بختیار نصیبہ والا۔ عاقلاں عقلمند۔ درندہ پھاڑنے والا۔ ستیز۔ لڑائی۔ ساعد۔ کلائی سیمیں۔ چاندی۔ ببندد۔ باندھے کام۔ مقصد۔ مغزش برار۔ بھیجا نکال۔ حکایت ۲۳ ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو اپنے نفع کے لئے کسی کو پریشان نہ کرنا چاہیئے۔ مرضے ہائل۔ خوف ناک بیماری لاحق ہوئی۔ اولیٰ بہتر۔ طائفہ گروہ۔ حکمائے یونان۔ طبیب یونان شہر کے یونان ایک شہر کا نام ہے جو یورپ میں پہلے زمانہ میں تھا۔ زہرہ پتہ۔ دہقاں زمیندار۔ بیکراں۔ بہت۔ ریختن بہانا جلاد۔ عربی محاورے میں کوڑے اور دُرّے مارنے والے کو کہتے ہیں۔ فارسی میں اس آدمی کے لیے استعمال ہوتا ہے جسے بادشاہ مجرم کے قتل کے لیے مقرر کرے۔ قصد ارادہ۔ سوئے۔ طرف تبسم مسکرانا۔

نازِ فرزند[1] بر پدر و مادر باشد و دعوی پیشِ قاضی برند داد از پادشاه خواهند اکنون پدر و مادر بعلتِ حطامِ دنیا مرا بخون در سپرِ دند و قاضی بکشتنم فتویٰ داد و سلطاں مصالحِ خویش اندر ہلاکِ من می بیند بجز خدائے عزّ و جل پناہے نمی بینم۔

بیت

ہم پیشِ تو از دستِ تو میخواہم داد	پیشِ کہ برآورم ز دستت فریاد

سلطاں را دل ازیں سخن بہم برآمد و آب در دیدہ بگردانید و گفت ہلاکِ من اولیٰ تر کہ خونِ چنیں طفلے ریختن بیگناہ سر و چشمش بوسید و در کنار گرفت و آزاد کرد و نعمتِ بے اندازہ بخشید گویند ہمداں ہفتہ صحت یافت

قطعہ

پیلبانے بر لبِ دریائے نیل	ہمچناں در فکرِ آں بیتم کہ گفت
ہمچو حالِ تست زیرِ پائے پیل	زیرِ پایت گر بدانی حالِ مور

حکایت ۲۴: یکے از بندگانِ عمرو لیث گریختہ بود کساں در عقبش برفتند و باز آوردند وزیر را باوے غرضے بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگاں چنیں فعل نیارند بندہ سر پیشِ عمرو لیث بر زمین نہاد و گفت۔

---

[1] فرزند۔ لڑکا۔ برند۔ لے جاتے ہیں۔ خواہند۔ چاہتے ہیں۔ علت سبب۔ حطام۔ ریزہ گھاس۔ سپردند۔ سونپ دیا۔ کشتنم میرے مار ڈالنے کا۔ برآورم۔ بہم برآمد بھر آیا۔ کنار۔ بغل۔ ہمدراں ہفتہ اسی ہفتہ میں۔ صحت۔ تندرست پیلبانے۔ ہاتھی کو دیکھ بھال کرنے والا۔ لب کنارہ۔ نیل۔ ایک دریا کا نام ہے جو مصر کے قریب ہے زیر نیچے۔ پایت۔ تیرا پاؤں مور۔ چیونٹی۔ پیل۔ ہاتھی۔

حکایت ۲۴ کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو خاص اپنی غرض اور حاسدوں کی شکایت پر کسی کو سزا نہ دے۔ مجرم کی بات بھی سُنے پھر فیصلہ کرے۔ عمرو لیث۔ ایک بادشاہ کا نام تھا جس نے شیراز آباد کیا تھا۔ برفتند۔ دوڑے۔ گریختہ۔ بھاگ گیا کساں لوگ۔ غرضے دشمنی۔ کُشتن قتل کرنا۔ مار ڈالنا۔

فرد

هر چه رود بر سرم چون تو پسندی رواست | بنده چه دعوی کند حکمِ خداوند راست

لیکن بموجب آنکه پروردهٔ نعمتِ این خاندانم نخواهم که در قیامت. بخونِ من گرفتار آئی اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس آنگه بقصاصِ او بفرمائی خونِ من ریختن تا بحق کشته باشی ملک را خنده گرفت وزیر را گفت چگونه مصلحت می بینی وزیر گفت اے خداوندِ جہاں مصلحت آں می بینم که بهرِ خدا و صدقهٔ گورِ پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در بلائے نیفگند گناه از من ست و قولِ حکیماں معتبر که گفته اند۔

قطعه

چو کردی با کلوخ انداز پیکار | سرِ خود را بنادانی شکستی
چو تیر انداختی بر روئے دشمن | چناں داں کاندر آماجش نشستی

حکایت ۲۵: ملکِ زوزن را خواجه بود کریم النفس نیک محضر که همگنان را در مواجه حرمت داشتے و در غیبت نکو گفتے اتفاقاً از وے حرکتے در نظرِ ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرهنگانِ پادشاه بسوابقِ نعمتِ او معترف بودند و بشکرِ آں مرتهن در مدتِ

ے برسرم - میرے سر پر - خداوند بادشاہ - قصاص - بدلہ یعنی کسی قاتل کو شرعی حکم کے مطابق قتل کرنا - گور - قبر - آزاد کنی - چھوڑ دے نیفگند - نہ پھنسا - کلوخ - ڈھیلا بنادانی - بیوقوفی - انداختی - ڈالے تو - آماجش - نشانے نشستی بیٹھا تو - حکایت ۲۵ ے اس کا مقصد یہ ہے کہ وفادار اور نمک خوار کو تھوڑی تھوڑی باتوں پر گرفت نہ کرے - بلکہ اُن کے کلام میں چشم پوشی کرے - زوزن بروزن سوزن - ایک شہر فارس کا نام جو ہرات اور نیشاپور کے درمیان ہے - خواجہ - صاحب خانہ - کریم النفس - شریف طبیعت نیک محضر - نیک عادت - روبرو یعنی سامنے - حُرمت - عزت داشتے - رکھتا تھا - مصادرت ڈانٹا - سرهنگاں - سپاہی سوابق - پہلے - معترف اقرار مرتهن - گروی - مدت - زمانہ عرصہ -

توکیلِ[1] آورِفق و مُلاطفت کردند نے زجر و معاقبت روا نداشتند۔

قطعہ

صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا | در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن
سخن آخر بدہاں میگذرد موذی را | سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن

آنچہ[2] خطابِ مَلک بود از عہدہ بعضے بیروں آمد و بہ بقیتے در زنداں بماند آوردہ اند کہ یکے از مُلوکِ نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ مُلوکِ آں طرف قدرِ چناں بزرگوار ندانستند و بعزتی کردند اگر رائے عزیزِ فلاں احسن اللہ خلاصہ بجانبِ ما التفاتے کند در رعایتِ خاطرش ہر چہ تمامتر سعی کردہ آید و اعیانِ[3] ایں مملکت بدیدارِ او مفتقر ند و جوابِ ایں حروف را منتظر خواجہ چوں بریں وقوف یافت از خطر اندیشید در حال جوابے مختصر کہ اگر برملا افتد فتنہ نباشد بر قفائے ورق نوشت و رواں کرد یکے از متعلقاں کہ بریں واقف بود مَلک را اعلام کرد کہ فلاں را کہ حبس فرمودہ با مُلوکِ نواحی مراسلت دارد مَلک بہم برآمد و کشفِ ایں خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت برخواندند بنشتہ بود کہ حسنِ ظنّ بزرگاں بیش از فضیلتِ ماست و تشریفِ قبولے کہ فرمودند بندہ را امکانِ اجابت

[1] توکیل۔ سپردگی۔ زجر۔ جھڑک معاقبت۔ سزا۔ نداشتند۔ نہجا قفا۔ پیچھے۔ تحسین۔ تعریف موذی۔ تکلیف پہنچانے والا۔ تلخ کڑوا۔ [2] آنچہ جو کچھ۔ بقیتے باقی۔ زنداں بماند۔ قید رہا۔ ملوک۔ بادشاہ۔ نواحی۔ ناحیہ کی جمع۔ خفیہ۔ پوشیدہ۔ فرستاد بھیجا۔ التفات۔ توجہ۔ تمامتر کما حقہ۔ سعی۔ کوشش۔ [3] اعیان۔ بڑے لوگ۔ مفتقر۔ محتاج حروف۔ عبارت۔ وقوف اطلاع۔ اندیشند۔ سوچا برملا۔ ظاہر۔ قفائے ورق ورق کی پُشت۔ نوشت۔ لکھا اعلام۔ اطلاع۔ حبس۔ قید۔ مراسلت۔ بخط و کتابت۔ کشف کھولنا۔ بنشتہ۔ لکھا ہوا۔ حُسن ظن۔ اچھا گمان۔ بیش۔ زیادہ امکان۔ قدرت، طاقت۔ اجابت قبول کرنا۔

آں نیست بحکمِ آنکہ پروردۂ نعمتِ ایں خاندان ست و باندک مایۂ[1] تغیرِ خاطرے ما وَلی نعمتِ قدیم بیوفائی نتواں کرد۔

فرد

آں را کہ بجائے تست ہر دم کرمے	عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے

مَلک را سیرتِ حق شناسیِ او خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عُذر خواست کہ خطا کردم کہ ترا بیجرم و خطا بیازردم گفت اے خداوند بندہ دریں حالت مر خداوند را خطائے نمی بیند بلے تقدیرِ خداوند تعالیٰ چنیں بود کہ مرا ایں بندہ را مکروہے رسد پس بدستِ تو اولیٰ تر کہ حقوقِ سوابقِ نعمت بریں بندہ داری و ایادیِ منّت و حکما گفتہ اند۔

مثنوی

گر گزندت[1] رسد ز خلق مرنج	کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا داں خلافِ دشمن و دوست	کہ دلِ ہر دو در تصرّفِ اوست
گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد	از کماں دار بیند اہلِ خرد

حکایت[۲۶] [۲]:

یکے را از ملوکِ عرب شنیدم کہ با متعلقانِ دیوان میگفت کہ مرسومِ فلاں را چندانکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم

---

[1] مایہ۔ سرمایہ۔ تغیر۔ تبدیلی۔ ولی نعمت قدیم۔ پرانا انعام کرنیوالا ہے۔ رکھ۔ ستمے۔ ظلم۔ سیرت عادت۔ شناسی۔ پہچاننے والا۔ بلے۔ ہاں۔ بلکہ۔ تقدیر اندازہ۔ مکروہے۔ تکلیف۔ سوابق حقوق۔ پرانے حقوق آیادی۔ جمع ایدی یہ جمع ہے ید کی۔ نعمت۔ منّت احسان

[1] گزندت ہے۔ نقصان۔ رسد پہنچے۔ مرنج۔ نہ رنج ہو راحت ہے۔ آرام۔ دلِ ہر دو دونوں کا دل۔ تصرف قبضہ اہلِ خرد عقلمند۔

[2] حکایت ۲۶ اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو اپنے خدمت کرنے والوں پر زیادہ مہربانیاں کرنی چاہئیں معمولی معمولی باتوں پر گرفت نہ کرنی چاہیئے۔ متعلقانِ دیوان۔ کارکنانِ دفتر۔ مرسوم تنخواہ ہے۔ مضاعف۔ دوگنا۔ ملازم حاضر باش یعنی نوکر۔

درگاہ[1] است و مترصدِ فرمان و دیگر خدمتگاراں بلہو و لعب مشغول و در ادائے خدمت متہاون صاحبدلے بشنید فریاد و خروش از نہادش برآمد پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتب بندگاں بدرگاہِ خدائے تعالیٰ ہمیں مثال دارد۔

نظم

دو بامداد[2] اگر آید کسے بخدمتِ شاہ | سوم ہر آئینہ در وے کند بلطف نگاہ

امید ہست پرستندگانِ مخلص را | کہ نا اُمید نگردند ز آستانِ الٰہ

مثنوی

مہتری در قبولِ فرمان ست | ترکِ فرماں دلیلِ حرمان ست

ہر کہ سیمائے راستاں دارد | سرِ خدمت بر آستاں دارد

حکایت[27]: ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشاں خریدے بحیف و توانگراں را دادے بطرح صاحبدلے برو گذر کرد و گفت۔

بیت

ماری تو کہ ہر کرا بہ بینی بزنی | یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی

قطعہ

زورت ار پیش میرود با ما | با خداوندِ غیب داں نرود

---

[1] درگاہ - بارگاہ - مترصد - منتظر بلہو و لعب - کھیل و کود - مشغول - شاغل - متہاون - سست - خروش - شور - نہادش - شروع - برآمد - باہر آیا - پرسید - پوچھا - مراتب - مرتبوں مرتبہ کی جمع - [2] دو بامداد - دو دن صبح کے - سوم - تیسرا - ہر آئینہ بالضرور - پرستندگاں عبادت کرنے والے - مخلص - خاص - آستان چوکھٹ - الٰہ - اللہ تعالیٰ - مہتری - سرداری - ترک چھوڑنا - حرمان - محروم - سیمائے پیشانی - مگر یہاں تقدیر اور نصیب مراد ہے - راستاں سچے لوگ

[27] حکایت - مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو ظلم و ستم سے رعایا کا مال چھیننا چاہیے - ہیزم - لکڑیاں بحیف ظلم - توانگراں - مالدار - طرح قیمت گرا کر - مار سانپ بزنی ڈستا ہے - بوم - الو - نشینی بیٹھتا ہے - بکنی ویران کرتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس جگہ اُلو بیٹھتا ہے وہ جگہ ویران ہو جاتی ہے - میرود - چلتا ہے - با ما - ہم پر - نرود - نہیں چلے گا

تا دعائے بر آسماں نرود	زورمندی[۱] مکن بر اہلِ زمیں

حاکم از گفتن او برنجید و روی از نصیحتش درہم کشید و بدو التفات نکرد اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّةُ بِالۡاِثۡمِ تا شبے آتشِ مطبخ در انبارِ ہیزم افتاد و سائر املاکش بسوخت و از بسترِ نرمش بر خاکستر نشاند اتفاقاً ہماں شخص بر وے بگذشت دیدش کہ با یاراں ہمیگفت ندانم کہ ایں آتش از کجا در سرائے من افتاد گفت از دُودِ دلِ درویشاں

قطعہ

کہ ریشِ دروں عاقبت سر کند	حذر کن ز دُودِ درونہائے ریش
کہ آہے جہانے بہم بر کند	بہم بر مکن تا توانی دلے

لطیفہ[۲]: بر طاقِ کیخسرو نوشتہ بود

قطعہ

کہ خلق بر سرِ ما بر زمین بخواہد رفت	چہ سالہائے فراواں و عمرہائے دراز
بدستہائے دگر ہم چنیں بخواہد رفت	چنانکہ دست بدست آمدست ملک بما

حکایت[۲۸]: یکے در صنعتِ کُشتی گرفتن سر آمدہ بود سہ صد و شصت بندِ فاخر دانستے و ہر روز ازاں بنوعے کُشتی گرفتے مگر گوشۂ خاطرش با جمالِ یکے از شاگرداں میلے داشت سہ صد و پنجاہ و نُہ بندش

[۱] زورمندی - ظلم - التفات توجہ - اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّةُ بِالۡاِثۡمِ اس کو اس کے مرتبہ نے گناہ میں پھنسایا - مطبخ - باورچی خانہ انبار - بار - ڈھیری - سائر - تمام املاکش - جمع ملک مال و اسباب سوخت - جل گئے - خاکستر - مٹی ہوگیا - نشاند - بٹھایا - یاراں جمع یار - مددگار - آتش آگ - کجا - کہاں - سرائے گھر - دود - دھواں - حذر - ڈر درونہائے - زخمی دل - بہم بر پریشان - آہے - آہ - [۲] طاق دروازہ - کیخسرو - ایران کے بادشاہ کا نام ہے - نوشتہ لکھا ہوا - چہ سالہا - یہ چہ تحقیر کے لیے ہے - یعنی یہ سامان اور مال کیا چیز ہے - فراواں بڑے

حکایت[۲۸]: مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو چھوٹوں کے بلند بانگ دعووں کی بنا پر بڑوں کی تحقیر نہ کرنی چاہیے - بلکہ چھوٹوں کو ان کی اس حرکت پر سزا دینی چاہیے - صنعت - ہنر، فن - گرفتن - لڑتے ہیں - سر آمدہ رستم زماں - سہ صد تین سو - شصت - ساٹھ - بند - داؤ - فاخر - قیمتی - دانستے - جانتا تھا - بنوعے - قسم - گوشۂ خاطر - دل کا کونہ - جمال - حسن - میلے داشت - محبت

سہ صد و پنجاہ و نہ - تین سو انسٹھ

در آموختے مگر یک بند کہ در تعلیم آں دفع انداختے و تاخیر کردے
فی الجملہ پسر در قوّت و صنعت سر آمد و کسے را در زمان او با او امکانِ
مقاومت نبودے تا بحدیکہ پیش ملکِ آں روزگار گفتہ بود کہ استاد را
فضیلتے کہ بر من ہست از روئے بزرگیست و حق تربیت و گرنہ بقوّت
ازو کمتر نیستم و بصنعت با او برابرم ملک را ایں سخن دشوار آمد فرمود
تا مصارعت کنند مقامے متسع ترتیب کردند و ارکانِ دولت و اعیانِ
حضرت و زور آورانِ روئے زمیں حاضر شدند پسر چوں پیلِ مست در آمد
بصدمتے کہ اگر کوہ روئیں بودے از جائے برکندے استاد دانست
کہ جواں بقوّت ازو برتر ست بداں بندِ غریب کہ ازوے پنہاں داشتہ بود
با وے در آویخت پسر دفعِ آں ندانست بہم بر آمد استاد از زمینش
بدو دست بالائے سر برد و بر زمیں زد غریو از خلق برخاست ملک
فرمود استاد را خلعت و نعمت دادن و پسر را زجر فرمود و ملامت کرد
کہ با پروردۂ خویش دعوئ مقاومت کردی و بسر نبردی گفت اے
پادشاہِ روئے زمیں بزور آوری بر من دست نیافت بلکہ مرا از علم
کشتی دقیقہ ماندہ بود و ہمہ عمر از من دریغ می داشت امروز بداں دقیقہ

لے آموختن ۔ سکھایا تعلیم سکھلانا
دفع انداختے ۔ دور رکھا ۔ تاخیر
دیر ۔ فی الجملہ ۔ خلاصہ کلام ۔ قوّت
طاقت ۔ مقاومت ۔ برابری ۔ کمتر
کم نیستم ۔ نہیں ہوں ۔ دشوار
ناگوار ۔ مصارعت ۔ کشتی لڑنا ۔
متسع ۔ کشادہ ۔ اعیان حضرت
ارکان دولت ۔ پیل مست ۔ ہاتھی
مست ۔ لے بصدمتے حملہ
کوہ روئیں ۔ کانسی کا پہاڑ ۔
برکندے ۔ اکھاڑ دیتا ۔ دانست سمجھ
لیا ۔ بند غریب ۔ وہ داؤ جو شاگرد
کو نہ سکھایا ۔ پنہاں ۔ چھپا ہوا داشتہ
رکھا تھا (۳) آویختن ۔ لٹکایا ۔
بالائے سر برد ۔ اٹھا کر سر تک
لے گیا ۔ غریو ۔ شور ۔ برخاست
اٹھا ۔ خلعت پوشاک یعنی انعام
وغیرہ ۔ زجر ۔ ڈانٹا ۔ بسر نبری
پورا نہ کر سکا ۔ پروردہ ۔ پالنے
والے ۔ نیافت ۔ نہ پایا ۔ دقیقہ
باریکی ۔ دریغ ۔ دور ۔ بداں دقیقہ
اس داؤ سے ۔

برمن غالب آمد گفت از بہر چنیں روزے نگہ میداشتم[1] کہ زیرکاں گفتہ اند دوست را چنداں قوّت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند نشنیدہ کہ چہ گفت آنکہ از پروردۂ خویش جفا دید۔

قطعہ

یا وفا خود نبود در عالم | یا مگر کس دریں زمانہ نکرد
کس نیاموخت علم تیر از من | کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

حکایت[29] [2]: درویشے مجرد بگوشۂ صحرائے نشستہ بود پادشاہے برَوے بگذشت درویش از انجا کہ فراغِ مُلکِ قناعت ست بدو التفات نکرد و سلطاں از انجا کہ سطوتِ سلطنت ست برنجید و گفت ایں طائفہ خرقہ پوشاں امثال بہائم اند اہلیت و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت اے جوانمرد سلطانِ روئے زمیں برتو گذر کرد خدمتے نکردی و شرائطِ ادب بجا نیاوردی گفت سلطاں را بگوی تا توقعِ خدمت از کسے دارد کہ توقعِ نعمتِ او دارد و دیگر بدانکہ ملوک از بہرِ پاسِ رعیّت اند نہ رعیّت از بہرِ طاعتِ ملوک۔

قطعہ

پادشہ پاسبانِ درویش ست | گرچہ رامش بفرِ دولتِ اوست

---

[1] نگہ میداشتم۔ محفوظ رکھا تھا زیرکاں عقل مند۔ تواند کر سکے۔ جفا بے وفائی۔ آموخت۔ سکھایا۔

حکایت[29] [2] مقصد یہ ہے کہ درویشوں اور نیکوں کو بادشاہ بادشاہی آداب بجالانے پر مجبور نہ کرے۔ اپنے آپ کو رعایا کا نگہبان سمجھے۔ مجرد۔ اکیلا۔ صحرائے جنگل۔ فراغ۔ فراغت مال واری۔ قناعت۔ تھوڑی چیز پر صبر کرنا۔ التفات۔ توجہ سطوت دبدبہ۔ خرقہ پوشاں۔ گدڑی پہننے والے۔ بہائم۔ چوپایہ۔ اہلیت لیاقت۔ بگوی۔ تو کہہ دے۔ شرائط ضروری باتیں۔ توقع امید پاس حفاظت۔ طاعت فرماں برداری۔ پاسباں چوکیداری رامش۔ تابعدار۔ ش ضمیر ہے یعنی اس کی۔ بفر۔ دبدبہ۔

گوسپند[1] از برائے چوپاں نیست | بلکہ چوپاں برائے خدمت اوست

قطعہ

گر یکے را تو کامراں بینی | دیگرے را دل از مجاہدہ ریش
روز کے چند باش تا بخورد | خاک مغزِ سرِ خیال اندیش
فرقِ شاہی و بندگی برخاست | چوں قضائے نبشتہ آمد پیش
گر کسے خاکِ مُردہ باز کند | نشناسد توانگر از درویش

مَلِک را گفتنِ درویش استوار آمد گفت از من چیزے بخواہ گفت آں ہمی خواہم کہ دگر بارہ زحمت بمن ندہی گفت مرا پندے دہ گفت

بیت

دریاب[2] کنوں کہ نعمت ہست بدست | کیں دولت و ملک میرود دست بدست

حکایت[30]: یکے از وزرا پیشِ ذوالنون مصری رفت و ہمت خواست کہ روز و شب بخدمتِ سلطاں مشغول می باشم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترساں ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدائے عزّ و جلّ را چناں ترسیدمے کہ تو سلطاں را از جملہ صدیقاں بودمے۔

قطعہ

گر نبودے امیدِ راحت و رنج | پائے درویش بر فلک بودے

---

[1] گوسپند - بکری - برائے - واسطے چوپاں چرواہا - محنت ریش زخمی اندیش - فکر کرنیوالا - شاہی بادشاہی - بندگی - غلامی - برخاست رخصت ہوئی قضائے - موت نبشتہ لکھی ہوئی - باز کند - قبر کھولے نشناسد - پہچان نہیں کر سکتا - استوار - مضبوط - بارہ - دوبارہ زحمت تکلیف - ندہی - نہ دیں پند - نصیحت - (۲) دریاب دریافتن سے مشتق ہے - حاصل کر - کنوں اب - میرود - جائے گا - حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کی بہ نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنا چاہیے اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت ایسی کریں جس طرح وزیر بادشاہوں کی - ایک دن وزیر ذوالنون مصری کی خدمت میں حاضر ہوا - اور دعا کی درخواست کی کہ دن رات بادشاہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اس کی خیر کا امید وار اور اس کے غصہ سے ڈرتا ہوں آپ یہ سن کر رو پڑے - فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈر رکھتا - جیسے تو بادشاہ سے تو میں آج صدیقین سے ہوتا - ذوالنون ایک ولی اللہ تھے مصر کے رہنے والے تھے - ایک روز کشتی میں سفر کر رہے تھے کسی آدمی کی ہیرے کی انگوٹھی گم ہوگئی تمام کشتی والوں نے آپ پر شک کیا - آپ نے اپنی برات ظاہر کی لیکن کسی نے نہ مانا - آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی تو دریا سے ایک مچھلی اپنے منہ میں ہیرے لے کر ظاہر ہوئی تو اس دن سے آپ کا لقب ذوالنون ہو گیا یعنی مچھلی والا آپ اندازہ کریں یہ تو ولی ہیں نبیوں کی دعا کی شان کیسی ہوگی - باشم - ہوں - ترساں - ڈر - بگریست رو دیے - صدیقاں - صدیق کی جمع - راستباز

گر وزیر از خدا بترسیدے | ہمچناں کز ملک[1] ملک بودے

حکایت[31] : پادشاہے بکشتنِ اسیرے اشارت کرد گفت اے ملک، موجبِ خشمے کہ ترا برمن ست آزارِ خود مجوی کہ ایں عقوبت برمن بیک نفس سر آید و بزہِ آں بر تو جاوید بماند

قطعہ

دورانِ بقا[2] چو بادِ صحرا بگذشت | تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر کہ جفا برمن کرد | برگردنِ او بماند و برما بگذشت

ملک را نصیحتِ او سود مند آمد و از سرِ خونِ او درگذشت۔

حکایت[32] : وزرائے نوشیرواں در مُہمے از مصالحِ مملکت اندیشہ[3] ہمیکردند و ہر یک از ایشاں دگر گونہ رای ہمے زدند و ملک ہمچناں تدبیرے اندیشہ کرد بزرجمہر را رای ملک اختیار آمد وزیراں درنہانش گفتند رای ملک را چہ مزیت دیدی بر فکر چندیں حکیم گفت بموجب آنکہ انجامِ کار معلوم نیست و رای ہمگناں در مشیت ست کہ صواب آید یا خطا پس موافقتِ رای ملک اولیٰ ترست تا اگر خلافِ صواب آید بعلتِ متابعت از معاتبت ایمن باشم کہ گفتہ اند۔

[1] مَلَک۔ میم کی فتح اور لام کی کسرہ بادشاہ۔ مَلَک۔ میم ولام دونوں کی فتح۔ یعنی فرشتہ۔ حکایت[31] مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو غصہ کے وقت بھی صحیح بات سننے سے گریز نہ کرنا چاہیئے ورنہ عاقبت کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ کشتن۔ قتل کرنا اسیر۔ قیدی۔ موجب۔ سبب خشم۔ غصہ۔ آزار۔ تکلیف مجوی۔ جستن سے ہے یعنی نہ تلاش کر۔ عقوبت۔ سزا۔ سر آید۔ ختم ہو جائے گی۔ بزہ۔ گناہ جاوید۔ ہمیشہ [2] دورانِ بقا۔ زندگی کا زمانہ۔ صحرا۔ جنگل۔ تلخی۔ تکلیف زشت۔ برا۔ زیبا۔ اچھا۔ ستمگر۔ ظالم۔ سود مند۔ نفع دینے والی حکایت[32] مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کے قریب رہنے والوں کو بلا ضرورت بادشاہ کی رائے کے خلاف نہ کرنا چاہیئے۔ مُہم۔ ایک شکل۔ مصالح جمع مصلحت بہتری۔ [3] اندیشہ۔ فکر۔ ہمیکردند۔ کرتے رہے تھے۔ گونہ۔ طرح کی۔ رای ہمی زدند۔ رائے دیتا تھا۔ بزرجمہر۔ یہ نوشیرواں کے وزیر کا نام تھا۔ نہانش۔ پوشیدہ۔ مزیت۔ فوقیت۔ انجامِ کار۔ کام کا نتیجہ۔ مشیت۔ چاہنا۔ صواب۔ درست۔ موافقت۔ تائید۔ علت۔ سبب۔ متابعت۔ پیروی۔ معاتبت۔ غصہ۔ ناراضگی۔ ایمن۔ بے خوف۔

خلافِ رای سلطاں رای جستن | بخونِ خویش باشد دست شستن
اگر شہ روز را گوید شب ست ایں | بباید گفت اینک ماہ و پرویں

۳۴ شیادے گیسو بافت یعنی علویست و با قافلۂ حجاز بشہر در آمد و چناں نمود کہ از حج می آید و قصیدۂ نیکو پیشِ ملک بُرد و دعوی کرد کہ وے گفتہ است ملک نعمتش داد و اکرام کرد و نوازشِ بیکراں فرمود تا یکے از ندمائے حضرتِ پادشاہ کہ دراں سال از سفرِ دریا آمدہ بود گفت من او را عیدِ اضحیٰ در بصرہ دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگرے گفت من او را شناسم و پدرش نصرانی بود در ملاطیہ بدانستند کہ شریف نیست و شعرش را در دیوانِ انوری یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند تا چندیں دروغ درہم چرا گفت گفت اے خداوندِ روئے زمیں سخنے ماندہ است درخدمت بگویم اگر راست نباشد بہر عقوبت کہ خواہی سزاوارِ آنم گفت آں چیست گفت۔

غریبے گرت ماست پیش آورد | دو پیمانہ آب ست و یک چمچہ دوغ

ئے جستن۔ تجویز کرنا۔ شستن۔ دھونا۔ اینک ماہ: یہ چاند۔ پرویں۔ فارسی میں گچھے کو کہتے ہیں اور وہ چھ ستارے ہیں خوشہ انگور کی طرح ہیں عربی میں ان کو ثریا کہتے ہیں حکایت ۳۴ مقصدیہ ہے کہ بادشاہوں کو مسافروں اور غریبوں کے تھوڑے یا زیادہ جھوٹ سے ناراض نہ ہونا چاہیئے بلکہ معاف اور درگذر سے کام لینا چاہیئے۔ شیاد۔ مکار گیسو زلفیں۔ علوی۔ حضرت علیؑ کی اولاد۔ گندھی ہوئی زلفیں علویوں کی علامت تھی۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ اولاد جو بی بی فاطمۃ الزہرا کے بطن اطہرہ سے نہیں وہ اطہرہ کہلاتی ہے۔ قافلہ۔ مسافروں کا ٹولہ۔ قصیدہ۔ اشعار جس میں کسی کی تعریف کی جائے۔ اکرام۔ مہربانی نوازش۔ عزت۔ بیکراں۔ بہت ئے ندمائے۔ جمع ندیم مصاحب۔

عیدالاضحیٰ۔ عید قربانی۔ بصرہ: عراق کا مشہور شہر ہے۔ شناسم۔ جانتا ہوں۔ نصرانی۔ عیسائی۔ ملاطیہ۔ شہر کا نام ہے جو روم اور فرنگ کے درمیان ہے۔ دیوان محل وہ کتاب جس میں غزلیات ہوں۔ انوری۔ خراسان کا رہنے والا مشہور شاعر گزرا ہے بزنندش؛ ماریں۔ نفی۔ جلاوطن ئے چندیں دروغ؛ جھوٹ۔ درہم؛ پے درپے۔ عقوبت۔ سزا۔ ماست چھاچھ لسی۔ دو پیمانہ دو پیالہ۔ دوغ۔ دہی

اگر راست میخواہی از من شنو | جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

ملک را خندہ گرفت[1] گفت ازیں راست تر سخن تا عمر او باشد نہ گفتہ است فرمود تا آنچہ مامول اوست مہیا دارند و بدل خوشی او را تسیل کنند

حکایت[۳۴] : یکے از پسران ہارون الرشید پیش پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فلاں سرہنگ زادہ دشنامِ مادر داد ہارون الرشید ارکانِ دولت را گفت جزائے چنیں کسے چہ باشد یکے اشارت بکشتن کرد و یکے بزباں بریدن و دیگرے بمصادرت و نفی ہارون گفت اے پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دشنامِ مادر دہ چندانکہ از حد در نگذرد پس آنگہ ظلم از طرفِ تو باشد و دعویٰ از قبل خصم۔

قطعہ

نہ مرد ست آں بنزدیکِ خردمند | کہ با پیلِ دماں پیکار جوید
بلے مرد آں کس ست از روئے تحقیق | کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید

حکایت[۳۵] : با طائفہ بزرگاں بکشتی نشستہ بودم زورقے در پئے ما غرق شد دو برادر بگردابے در افتادند یکے از بزرگاں گفت ملاح را کہ بگیر ایں ہر دواں را کہ بہر یکے پنجاہ دینارت بدہم ملاح در آب رفت

[1] خندہ گرفت۔ ہنسی آگئی۔ مہیا۔ تیار۔ تسیل۔ رخصت۔ راست۔ سچ۔ مامول۔ امید۔ حکایت[۳۴]: مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو مجرم کے جرم کے مطابق سزا دینی چاہیئے۔ تھوڑے جرم پر سخت سزا نہ دے۔ بلکہ معاف کر دے تو بہتر ہے۔ پسران ہارون الرشید ہارون الرشید کے لڑکوں میں سے خلفائے عباسیہ میں سے ایک خلیفہ کا نام تھا جو نہایت عادل اور سخی تھا۔ خشم آلودہ غصے سے بھرا ہوا۔ سرہنگ زادہ سپاہی کا لڑکا۔ دشنام مادر۔ ماں کی گالی۔ ارکانِ دولت۔ بڑے بڑے سردار۔ جزائے۔ نیکی کا بدلہ۔ زبان بریدن۔ زبان کاٹنے مصادرت؛ جائداد کی ضبطی۔ نفی۔ جلاوطنی۔ عفو۔ معاف۔ نتوانی نہیں کر سکتا۔ دعویٰ؛ مطالبہ قبل خصم؛ دشمن کی طرف۔ نہ مرد ست مرد نہیں عقلمندوں کے نزدیک پہلوان وہ نہیں جو مست ہاتھیوں سے کشتی لڑتا رہے۔ بلکہ اصل بہادری تو یہ ہے کہ آدمی اپنے غصہ پر غالب آجائے۔ پیل۔ ہاتھی۔ دمان۔ مست۔ پیکار جوید۔ لڑتا پھرے۔ بلے: ہاں۔ خشم؛ غصہ۔ باطل نگوید؛ بیہودہ نہ بکے۔ حکایت[۳۵]: مقصد یہ ہے کہ عام انسانوں کو علی العموم اور بادشاہوں کو خصوصاً لوگوں کو پریشان نہ کرنا چاہیئے اور مظلوموں کے بدلے سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔ طائفہ؛ بزرگوں کا گروہ؛ نشستہ؛ بیٹھا ہوا۔ زورقے چھوٹی کشتی؛ در پئے؛ پیچھے۔ ملاح؛ کشتی چلانے والا؛ بگیر؛ پکڑ لے۔ آب رفت؛ پانی میں چلا گیا؛

تا یکے را برہانید و آں دیگر ہلاک شد گفتم بقیتِ عمرش نماندہ بود ازیں سبب در گرفتنِ او تاخیر کردی و دراں دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت آنچہ تو گفتی یقین ست و سببے دیگر ست گفتم آں چیست گفت میلِ خاطرِ من برہانیدنِ ایں یکے بیشتر بود کہ وقتے در بیاباں ماندہ بودم مرا بر شترے نشاند و از دستِ آں دگر تازیانہ خوردہ بودم در طفلی گفتم صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا۔

قطعہ

تا توانی درونِ کس مخراش	کاندریں راہ خارہا باشد
کارِ درویشِ مستمند برار	کہ ترا نیز کارہا باشد

حکایت ۳۶: دو برادر بودند یکے خدمتِ سلطاں کردے و دیگرے بسعیِ بازو خوردے بارے ایں توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نہ کنی تا از مشقتِ کار کردن برہی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلتِ خدمت رستگاری یابی کہ خردمنداں گفتہ اند کہ نانِ جو خوردن و نشستن بہ کہ کمرِ زریں بستن و بخدمت استادن۔

بیت

بدست آہکِ تفتہ کردن خمیر	بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر

[1] برہانید: چھڑایا۔ بقیت: بچی ہوئی۔ تعجیل: جلدی۔ بخندید: ہنسا۔ میلِ خاطر: رغبتِ دل۔ بیاباں: جنگل۔ شتر: اونٹ۔ تازیانہ: کوڑا۔ [2] صدق اللہ: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے جس نے اچھا کام کیا تو اپنے لیے اور جس نے برا کام کیا۔ تو اس کا وبال اس پر۔ مخراش: نہ دکھا۔ خراشیدن سے نہی ہے۔ مستمند: ضرورت مند۔ برار: پوری کر۔ حکایت ۳۶: اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ ہوں یا عام انسان قناعت سے کام لیں۔ اور دولت جمع کرنے کے حرص میں پریشان نہ ہوں۔ بسعی بازو: کوشش بازو۔ توانگر: دولتمند۔ مشقت: تکلیف۔ برہی: چھٹکارا پائے۔ مذلت: ذلت۔ رستگاری یابی: تو رہائی پائے۔ کمر زریں بستن: سنہری پیٹی۔ استادن: کھڑا ہونا۔ آہک: چونہ۔ تفتہ: گرم۔ کردن خمیر: گوندھنا۔ امیر: سردار۔

قطعہ

عُمرِ گرانمایہ دریں صرف شد	تا چہ خورم صیف[1] و چہ پوشم شتا
اے شکمِ خیرہ بنانے بساز	تا نکنی پشت بخدمت دوتا

حکایت[۳۷]: کسے مژدہ پیشِ نوشیرواں عادل برد و گفت شنیدم کہ فلاں دشمنِ ترا خدائے تعالیٰ برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت۔

فرد

اگر بمُرد عدو جائے شادمانی نیست	کہ زندگانیٔ ما نیز جاودانی نیست

حکایت[۳۸]: گروہے حکما در بارگاہ کسریٰ بہ مصلحتے در سخن ہمی گفتند و بزرجمہر کہ مہتر ایشاں بود خاموش بود سوال کردندش کہ باما دریں بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیراں بر مثالِ اطبا اند و طبیب دارو ندہد مگر بہ سقیم پس چوں بینم کہ رائے شما بر صواب ست مرا بر سرِ آں سخن گفتن حکمت نباشد۔

مثنوی

چو کارے بے فضولِ من برآید	مرا در وے سخن گفتن نشاید
وگر بینم کہ نابینا و چاہ است	اگر خاموش بنشینم گناہ است

حکایت[۳۹]: ہارون الرشید را چوں مُلکِ مصر مُسلّم شد گفتا بخلافِ

---

[1] صیف: گرمی۔ چہ: کیا۔ پوشم: اوڑھوں گا۔ شتا: جاڑا، سردی۔ شکمِ خیرہ: بے شرم پیٹ۔ بساز: موافقت یعنی صبر۔ پشت دوتا: کمر جھکانا۔ حکایت[۳۷]: اس کا مقصد یہ ہے کہ کسی آدمی کو اپنے دشمن کے مرنے پر خوشی نہ کرنا چاہیے۔ (دشمن کے خوشی نہ کرتے سجنا ہی مرجانا) مژدہ: خوش خبری۔ برداشت: اُٹھالیا۔ عدو: جمع اعدا، دشمن۔ شادمانی: خوشی۔ جاودانی: ہمیشہ۔ حکایت[۳۸]: اس کا مقصد یہ ہے کہ بغیر ضرورت کسی بات میں دخل نہ دینا چاہیے۔ کسریٰ: نوشیرواں کا لقب ہے، بادشاہانِ فارس کا بھی لقب ہے۔ بزرجمہر: نوشیرواں کے وزیر کا نام تھا۔ رائے شما: تم سب کی رائے۔ صواب: درست۔ اطبا اند: طبیبوں کی جمع۔ حکمت: دانائی۔ سقیم: بیمار۔ حکایت[۳۹]: کا مقصد یہ ہے کہ رزق دینا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ رزق کا دار و مدار عقل اور کسب پر منحصر نہیں۔ ہارون الرشید: عباسی خلیفہ کا نام ہے۔ مسلّم: سونپ دیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مصر کی حکمرانی ہارون الرشید کے سپرد کر دی۔

آں طاغی[1] کہ بغرورِ مُلکِ مصر دعویٰ خدائی کرد نہ بخشم ایں مُلک الا الخسیس ترین بندگاں سیاہے داشت خصیب نام مُلکِ مصر بوے ارزانی داشت، آوردہ اند کہ عقل و درایت او تا بجائے بود کہ طائفہ حراثِ مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم برکنارِ نیل باراں بے وقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستے کاشت تا تلف نشدے صاحبدلے ایں کلام بشنید وگفت۔

مثنوی

اگر روزی[2] بدانش در فزودے | زناداں تنگ روزی تر نبودے
بناداں آں چناں روزی رساند | کہ دانا اندراں حیراں بماند

مثنوی

بخت و دولت بکاردانی نیست | جز بتائید آسمانی نیست
کیمیاگر بغصہ مردہ بہ رنج | ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج
اوفتادہ است در جہاں بسیار | بے تمیز ارجمند و عاقل خوار

حکایت[3]: یکے را از ملوک کنیزکے چینی آوردند خواست در حالتِ مستی باوے جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم شد و مر اور ا بسیاہے بخشید

[1] طاغی: سرکش۔ یعنی جس نے خدائی دعویٰ کیا۔ آخر قہرِ خدا زندگی دریائے نیل میں غرق ہو گیا وہ فرعون تھا۔ بخسیس ترین: ذلیل ترین۔ داشت: رکھتا تھا۔ خصیب: یہ ایک نام ہے کا۔ حراث: جمع حارث کاشتکار۔ پنبہ: روئی۔ نیل مصر کا مشہور دریا ہے۔ تلف برباد۔ پشم: اون۔ بایستے چاہیے تھا۔ روزی: یعنی روزی کا دارومدار عقل پر ہوتا تو بے وقوف سے زیادہ تنگ دست کوئی نہ ہوتا۔ کیمیاگر: سونا بنانے والا ابلہ: بے وقوف۔ خرابہ: اجاڑ بکاردانی: ہنرمندی۔ تائید آسمانی: اللہ تعالیٰ کی مدد۔ گنج خزانہ۔ ارجمند: دولت مند عزیز عاقل خوار: عقل مند ذلیل۔ حکایت[3]: مقصد حکایت یہ ہے کہ بادشاہوں کو بغیر سوچے سمجھے کسی کو سزا نہ دینی چاہیے۔ بلکہ غصہ و غضب کے وقت نصیحت سننے سے گریز نہ کرے۔ کنیزک: لونڈی۔ جمع: اجماع۔ ممانعت منع۔ خشم: غصہ۔ سیاہ: حبشی غلام۔

کہ لبِ زیرینش از پرۂ بینی درگذشتہ بود و زیرینش بگریباں فروہشتہ ہیکلے کہ صخرِ جنّی از طلعتِ او برمیدے و عینُ القطر از بغلش بچکیدے

فرد

تو گوئی تا قیامت زشت روئی | بر و ختم ست و بر یوسف نکوئی

قطعہ

شخصے نہ چناں کریہ منظر | کز زشتی او خبر تواں داد
وانگہ بغلش نعوذ باللہ | مُردار بآفتاب مرداد

آوردہ اند کہ دراں مدت سیاہ را نفس طالب بود و شہوت غالب مہرش بجنبید مُہرش برداشت بامداداں کہ ملک کنیزک را بجست و نیافت حکایت بگفتندش خشم بگرفت و فرمود تا سیاہ را بکنیزک استوار بہ بندند واز بامِ جوسق بقعرِ خندق دراندازند یکے از وزرائے نیک محضر روئے شفاعت بر زمیں نہاد و گفت سیاہ بیچارہ را دریں خطائے نیست کہ سائر بندگان بنوازش خداوندی متعوّد اند گفت اگر در مفاوضت او شبے تاخیر کردے چہ شدے کہ من او را افزوں تر از بہائے کنیزک بداد مے گفت اے خداوند آنچہ فرمودی

لے لبِ زیریں: اوپر کا ہونٹ۔ پرہ: کنارہ۔ بینی: ناک۔ فروہشتہ لٹک رہا تھا۔ ہیکلے: جسم۔ صخر جنّی۔ جن کا نام ہے جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی چرائی تھی۔ طلعت: صورت۔ کریہ منظر: بدصورت۔ لے وانگہ اس وقت۔ نعوذ باللہ: اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ آفتاب: سورج۔ مرداد: سخت گرمی کا مہینہ۔ نفس طالب نفس طلب کرنے والا۔ شہوت غالب: شہوت کا غلبہ۔ مِہر: میم کی کسرہ بمعنی محبت۔ مُہر: میم کا ضمہ بکارت، پردہ۔ بجنبید: خواہش کی۔ بامداد: صبح کا وقت۔ بجست: تلاش کیا۔ نیافت: نہ پایا۔ استوار: مضبوط۔ بہ بندد: باندھیں۔ خندق: کھائی۔ نیک محضر: نیک عادت۔ سائر: تمام۔ متعوّد اند: عادی ہیں۔ مفاوضت: بحث لین دین۔ شبے تاخیر کردے: ایک رات دیر کردیتا۔ افزوں: زیادہ۔ بہائے: قیمت۔ بدادمے: میں دیتا۔

معلوم ست لیکن نشنیدی کہ حکما گفتہ اند دریں معنیٰ

قطعہ

تشنہ سوختہ بر چشمۂ حیواں چو رسد | تو مپندار کہ از پیلِ دماں اندیشد
ملحدِ گرسنہ در خانۂ خالی بر خواں | عقل باور نکند کز رمضاں اندیشند

ملک را ایں لطیفہ پسند آمد و گفت اکنوں سیاہ را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم گفت کنیزک را ہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردۂ سگ ہم او را شاید

قطعہ

ہرگز او را بدوستی مپسند | کہ رود جائے ناپسندیدہ
تشنہ را دل نخواہد آبِ زلال | نیم خوردہ دہانِ گندیدہ

حکایت [۲۱]: اسکندرِ رومی را پرسیدند کہ دیارِ مشرق و مغرب را بچہ گرفتی کہ ملوکِ پیشیں را خزائن و عمر و ملک و لشکر بیش ازیں بود و چنیں فتحے میسر نشد گفت بعونِ اللہ عزّ و جلّ ہر مملکتے را کہ بگرفتم رعیّتش را نیازردم و رسومِ خیراتِ گذشتگاں باطل نہ کردم و نامِ پادشاہاں جز بہ نکوئی نبردم۔

بیت

بزرگش نخوانند اہلِ خرد | کہ نامِ بزرگاں بزشتی برد

تشنہ: پیاسا۔ سوختہ: جلا ہوا۔ چشمۂ حیواں: آبِ حیات یہ مشہور چشمہ ہے کہ اس کے پانی پینے سے کبھی موت نہیں آتی۔ مپندار: نہ سمجھ۔ پیل: ہاتھی۔ دماں: مست۔ اندیشہ: فکر۔ ملحد: بے دین۔ گرسنہ: بھوکا۔ بر خواں: دسترخوان پر۔ باور: یقین۔ رمضاں ماہ: رمضان شریف کا مہینہ۔ چہ کنم: کیا کروں میں۔ شاید: لائق۔ آبِ زلال: صاف اور ٹھنڈا پانی۔ نیم خوردہ: جوٹھا۔ رود: جائے۔ دہاں گندیدہ: منہ گندہ: جس کے منہ سے بدبو آئے۔ حکایت [۲۱]: اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کے لیے ضروری ہے کہ ملک فتح کرنے کے بعد رعایا کے ساتھ آزاری کا معاملہ نہ کریں گذشتہ بادشاہوں کا تذکرہ بھلائی سے کریں۔ اسکندر: یہ ایک مشہور بادشاہ کا نام ہے رومی میں یائے نسبت کی ہے یہ مشہور ملک ہے۔ بچہ گرفتی: کیسے فتح کیا۔ پیشیں: پہلے۔ خزائن: خزانے۔ میسر: حاصل۔ بعون: امداد۔ رسومِ خیرات: بھلائی کا طریقہ۔ گذشتگاں: گذرے ہوئے۔ اہلِ خرد: عقل مند۔ بزشتی برد: برائی سے ذکر کرے:

عطاء الرسول

قطعہ

بخت و تخت و امر و نہی و گیر دار	این ہمہ ہیچ ست چوں می بگذرد
تا بماند نامِ نیکت برقرار	نامِ نیکِ رفتگاں ضائع مکن

بابِ دوم در اخلاقِ درویشاں

حکایت: یکے از بزرگاں گفت پارسائی راچہ گوئی در حقِ فُلاں عابد کہ دیگراں در حقِ وے بطعنہ سخن ہا گفتہ اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمی دانم۔

قطعہ

پارسا داں و نیکمرد انگار	ہر کہ را جامہ پارسا بینی
مُحتسب را درونِ خانہ چہ کار	ور ندانی کہ در نہانش چیست

حکایت: درویشے را دیدم کہ سر بر آستانِ کعبہ می مالید و می نالید و می گفت کہ یا غفور و یا رحیم تو دانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید

قطعہ

کہ ندارم بطاعت استظہار	عذر تقصیرِ خدمت آوردم

این ہمہ: یہ سب۔ ہیچ است: فضول ہیں۔ امر: حکم۔ نہی: منع۔ گیر دار: لینا یعنی حکومت رفتگاں: گزرے ہوئے یعنی وہ لوگ اس جہاں سے چلے گئے حکایت: اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ فقیروں کو کسی آدمی پر بدگمانی نہ کرنی چاہیے۔ بزرگاں: بزرگ: پارسا: نیک: چہ گوئی: کیا کہتا ہے تو۔ نمی دانم: میں نہیں جانتا۔ جامہ: لباس انگار: خیال۔ ندانی: تو نہیں جانتا نہانش: اس کے اندر..... محتسب: پڑتال کرنے والا، ظلم درونِ خانہ: اندر گھر کے۔ چہ کار: کیا کام: حکایت: مقصد یہ ہے کہ عبادت کرنے والا عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کیلئے آستان: چوکھٹ۔ می مالید: می نالید: رگڑ دیا تھا۔ اور رو رہا تھا۔ غفور: معاف کرنے والا یا رحیم: اے رحم کرنے والے دانی: جانتا ہے ظلوم: بہت ظالم۔ جہول: بہت جاہل: چہ آید: کیا کر سکتا ہے یعنی کیا ہو سکتا ہے۔ تقصیر: کوتاہی۔ آوردم: لایا ہوں۔ ندارم: نہیں رکھتا۔ استظہار: پناہ مانگتے ہیں:

عاصیان[1] از گناه توبه کنند | عارفان از عبادت استغفار

عابداں جزائے طاعت خواہند و بازرگاناں بہائے بضاعت من بندہ امید آوردہ ام

نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت

فقرہ

اِصْنَعْ بِنَا مَا اَنْتَ اَہْلُہٗ، وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ بِاَہْلِہٖ

بیت

گر کشی ور جرم بخشی روی وسر بر آستانم | بندہ را فرماں نباشد ہر چہ فرمائی برانم

قطعہ

بر درِ کعبہ سائلے دیدم | کہ ہمی گفت ومیگرستے خوش
می نگویم کہ طاعتم بپذیر | قلمِ عفو بر گناہم کش

حکایت[3]: عبد القادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روی بر حصا نہادہ بود ومیگفت اے خداوند ببخشای واگر مستوجب عقوبتم مرا روزِ قیامت نابینا برانگیز تا در روئے نیکاں شرمسار نباشم۔

قطعہ

روی بر خاکِ عجز می گویم | ہر سحر گہ کہ باد می آید
اے کہ ہرگز فرامشت نکنم | ہیچت از بندہ یاد می آید

[1] عاصیاں: گنہگار۔ عارفاں: جمع عارف یعنی اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا۔ بازرگاں: سوداگر۔ بہا: قیمت۔ بضاعت: سامان سرمایہ۔ بدریوزہ: بھیک۔ استغفار: بخشش طلب کرنا۔ [2] اصنع بنا: تو ہمارے ساتھ وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے وہ سلوک کر جس کے ہم اہل ہیں۔ کشی: مار ڈالے۔ برانم: مجھے منظور ہے۔ در: دروازہ۔ سائلے: سوال کرنے والا۔ میگرستے: رو رہا تھا۔ بپذیر: قبول کر۔ عفو: معافی۔

[3] حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ عابد کو اپنی عبادت پر اپنی عبادت پہ ناز و گھمنڈ نہ کرنا چاہیئے۔ جبکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضل کا طالب رہے۔ عبد القادر یہ نام پیر پیراں محبوب سبحانی قطب ربانی کا ہے۔ عبد القادر جیلانی، گیلانی: بغداد کے نزدیک ایک گاؤں ہے جہاں آپ پیدا ہوئے تھے۔

حصا: کنکریاں۔ مستوجب: مستحق۔ عقوبتم: سزا۔ انگیز: اٹھانا۔ سحرگہ: صبح کا وقت۔ باد می آید: ہوا آتی ہے۔۔۔۔ فراموشت: بھولنا۔ ہیچت: کچھ تجھ کو۔ اندازہ کریں پیر پیراں رح ولیوں کے سردار ہیں اللہ کے پیارے ہیں کتنی عاجزی اور انکساری دربارِ ایزدی میں کر رہے ہیں۔ اور ہمارا حال کیا ہے۔ اللہ کریم ہمیں عاجزی کرنے اور دربار اپنے میں حاضری کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العالمین

حکایت[1] : دُزدے بخانۂ پارسائے درآمد چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت دل تنگ شد پارسا را خبر شد گلیمے کہ برآں خفتہ بود در راہِ دزد انداخت تا محروم نشود۔

قطعہ

شنیدم کہ مردانِ راہِ حق	دلِ دشمناں را نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام	کہ با دوستانت خلافست وجنگ

مودّتِ[2] اہلِ صفا چہ در رُوی وچہ در قفا نہ چناں کہ از پست عیب گیر و در پیشت میرند۔

فرد

در برابر چو گوسپندِ سلیم	در قفا ہمچو گرگِ مردم دَر

فرد

ہر کہ عیبِ دگراں پیشِ تو آورد و شمرد	بیگماں عیبِ تو پیشِ دگراں خواہد بُرد

حکایت[3] : تنے چند از روندگاں متفقِ سیاحت بودند و شریکِ رنج و راحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم ایں از کرمِ اخلاقِ بزرگاں بدیع ست روی از مصاحبت درویشاں بگردانیدن و فائدہ دریغ داشتن کہ من در نفسِ خویش ایں قدر قوت و سرعت ہمی شناسم کہ در خدمتِ مرداں یارِ شاطر باشم نہ بارِ خاطر۔

---

[1] حکایت : مقصد یہ ہے کہ فقیروں کو دشمنوں کے ساتھ بھی خوش خلقی سے پیش آنا چاہیے غیبت سے بچنا چاہیے : دُزد : چور خانہ : گھر۔ پارسا : نیک۔ چندانکہ جس قدر۔ نیافت : نہ پایا۔ دل تنگ : پریشان ہوا۔ گلیمے کملی۔ خفتہ : سویا۔ انداخت۔ ڈال دی۔ میسر : حاصل۔ با دوستانت تو اپنے دوستوں کے ساتھ۔

[2] مودّت : محبت۔ اہلِ صفا روشن دل۔ چہ در روی : کیا سامنے۔ چہ در قفا : کیا پیٹھ گوسپند : بکری۔ سلیم : غریب گرگ : بھیڑیا۔ مردم دَر۔ آدمیوں کے پھاڑنے والا۔ دگراں : دوسروں کا۔ پیش سامنے۔ آورد : لایا۔ شمرد : گنا۔ شمار کیا۔ بیگماں۔ بیشک خواہد برد۔ لے جائے گا۔

[3] حکایت کا مقصد یہ ہے فقیروں کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کا ظاہر اچھا نہ ہوتا ہو اور فراست اس کی اصلاح باطن کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

تنے چند : چند لوگ۔ روندگاں : اللہ تعالیٰ کے راستہ چلنے والے۔ متفق : سیاحت : سیر و سفر۔ راحت : آرام۔ خواستم۔ میں نے چاہا۔ موافقت : بدیع : نادر۔ مصاحبت : ساتھ رہنے والا۔ دریغ داشتن : دور رکھنا۔ خویش : اپنی ذات میں۔ سرعت : جلدی یارِ شاطر : چالاک دوست۔ بارِ خاطر : دل کا بوجھ یعنی ساتھ جانے سے کسی کو تکلیف ہو۔

شعر

اِنْ لَمْ اَکُنْ رَاکِبَ الْمَوَاشِیْ | اَسْعٰی لَکُمْ حَامِلَ الْغَوَاشِیْ

یکے ازاں میاں گفت ازیں سخن کہ شنیدی دل تنگ مدار کہ دریں روزہا چند ے بصورتِ درویشاں برآمدہ بود خود را درسلکِ صحبتِ ما منتظم کرد

شعر

چہ داند مردم کہ درجامہ کیست | نویسندہ داند کہ درنامہ چیست

ازانجا کہ سلامت حالِ درویشاں ست گمان فضولش نبردند و بیاری قبولش کردند

مثنوی

صورتِ حالِ عارفاں دلق ست | ایں قدر بس چو روی در خلق ست

در عمل کوش و ہرچہ خواہی پوش | تاج بر سر نہ و علم بر دوش

ترکِ دنیا و شہوت ست و ہوس | پارسائی نہ ترکِ جامہ و لبس

در قزاگند مرد باید بود | بر مخنث سلاح جنگ چہ سود

روزے تا بشب رفتہ بودیم و شبانگہ در پائے حصارے خفتہ کہ دزدِ بے توفیق ابریقِ رفیق برداشت کہ بطہارت میروم و بغارت برفت۔ فرد

پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد | جامہ کعبہ را جل خر کرد

لہ اِنْ لَمْ: اگر میں کسی چوپاے
پر سوار نہ ہوں تو تمہارے
لیے زین پوش اٹھانے کی
کوشش کروں گا۔ مواشی:
جمع ماشیہ چوپایہ۔ غواشی:
جمع غاشیہ زین پوشی۔ ملال
نہ ہو۔ منتظم: منسلک۔
گہ چہ داند: کیا جانیں۔ جامہ
کیست: کپڑوں میں کون ہے
نویسندہ: لکھنے والا۔ نامہ
چیست: خط میں کیا ہے
فضولش نبردند: فضول نہیں
لیے گئے۔ بیاری: صحبت کے
لیے لائے تو۔ عارفاں: جمع
عارف۔ اولیاء اللہ۔ دلق:
گدڑی: سہ عمل کوشش: نیکی
کی کوشش کر۔ خواہی: چاہتا ہے
پوشش: پہن۔ علم: جھنڈا۔
بر دوشی: کندھوں پر۔
شہوت: خواہشات: ہوس:
حرص: پارسائی: نیکی۔ قزاگند:
کاف کی زبر۔ فتحہ: یہ ایک لباس ہے
جو جنگ میں پہنایا جاتا ہے۔ اس پر تلوار اثر نہیں کرتی۔ اس لیے یہ نرم ہوتا ہے: مخنث: ہیجڑا۔ سلاح: ہتھیار
چہ سود: کیا فائدہ، شبانگہ: رات کے وقت۔ حصار: قلعہ کے نیچے۔ ابریق۔ ابریز سے مشتق ہے بہانے والا
یعنی لوٹا، برداشت: اٹھایا بطہارت: پاکی: میروم: جاتا ہوں۔ بغارت: لوٹ۔ بیں: دیکھ۔ خرقہ: گدڑی۔ بر: بغل
جل: زین کے نیچے والا کپڑا:

چندانکہ از درویشاں غائب شد برجے[1] برفت و دُرجے بدزدید تا روز روشن شد آں تاریک رُو مبلغے راہ رفتہ بود و رفیقانِ بیگناہ خفتہ بامداداں ہمہ را بہ قلعہ در آوردند و بزدند و در زنداں کردند ازاں تاریخ ترکِ صحبت گفتیم و طریقِ عُزلت گرفتیم اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ۔

قطعہ

چو از قومے یکے بیدانشی کرد	نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمی بینی[2] کہ گاوے در علف زار	بیالاید ہمہ گاواں دہ را

گفتم سپاس و منّت خدائے عزّ و جلّ را کہ از فوائدِ درویشاں محروم نماندم اگرچہ بصورت از صحبت جدا افتادم بدیں حکایتے کہ گفتی مستفید گشتم و امثالِ مرا ہمہ عمر ایں نصیحت بکار آید۔

مثنوی

بیک ناتراشیدہ[3] در مجلسے	برنجد دلِ ہوشمنداں بسے
اگر برکہ پر کنند از گلاب	سگے در وے افتد کند منجلاب

حکایت[4]: زاہدے مہمانِ پادشاہے بود چوں بطعام بنشستند کمتر ازاں خورد کہ ارادتِ او بود و چوں بنماز برخاستند بیشتر ازاں

---

[1] برجے: شہر پناہ۔ رفت: کیا۔ دُرجے: ڈبہ۔ تاریک رُو: منہ کالا۔ مبلغے: کافی۔ خفتہ: سویا ہوا۔ بامداداں: صبح کے وقت۔ بزدند: مارا۔ زنداں: جیل خانہ۔ عُزلت: تنہائی۔ گرفتیم: اختیار۔ السلامۃ فی الوحدۃ: سلامتی تنہائی میں ہے۔ منزلت: مرتبہ۔ قہ: مہ سے مراد مہتر ہے یعنی بڑا۔ کہ: سے مراد کہتر ہے یعنی چھوٹا۔ [2] نمی بینی: تجھے معلوم نہیں۔ گاوے: بیل جانور۔ علف: گھاس۔۔۔ بیالاید: آلودن سے مشتق ہے ملوث۔ گاواں: گاؤں۔ سپاس: شکر۔ منت: احسان۔ فوائد: فائدہ کی جمع نماندم: نہیں رہا۔ افتادم: پڑا مستفید گشتم: فائدہ حاصل کرنے والا۔ [3] ناتراشیدہ: بے ارادت۔ بسے: بہت۔ برکہ: حوض۔ پر کنند: بھر دے گلاب: پھول کی قسم۔ سگے: کتا۔ منجلاب: ناپاک ہے۔ [4] حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو ریاکاری نہ کرنا چاہیئے ورنہ دنیا کی رُسوائی اور آخرت کا عذاب اٹھانا ہوگا۔ زاہد: عبادت گذار۔ بنشستند: بیٹھے۔ کمتر: کم زیادہ۔ خورد: کھایا۔ ارادت: ارادہ۔ برخاستند: اٹھے۔ بیشتر: زیادہ ——— (فقیر عطاء الرسول)

گذارد کہ عادتِ او بود تا ظنِّ صلاح[1] در حقِّ وے زیادت کنند۔

فرد

ترسم[2] نرسی[3] بکعبہ اے اعرابی[4] | کیں رہ کہ تو میروی[5] بترکستان[6] ست

چوں بمقامِ خود آمد سفرہ خواست[7] تا تناول[8] کند پسرے داشت[9] صاحبِ فراست[10]

گفت اے پدر چیرا در مجلسِ سلطان طعام نخوردی گفت در نظرِ ایشاں

چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز را ہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید۔

قطعہ

اے ہنرہا[11] نہادہ برکفِ دست | عیب ہا برگرفتہ زیرِ بغل

تا چہ خواہی خریدن اے مغرور | روزِ درماندگی بسیمِ دغل

حکایت[12]: یاد دارم کہ در ایامِ طفولیت متعبد بودم و شب خیز

و مولعِ[13] زہد و پرہیز تا شبے در خدمتِ پدر رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم

و ہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ و مصحفِ عزیز در کنار گرفتہ و طائفہ گردِ ما خفتہ

پدر را گفتم ازیں جماعت یکے سر بر نمی دارد کہ دوگانہ بگذارد چناں

خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند گفت اے جانِ پدر اگر تو نیز بخفتی ازاں بہ کہ

در پوستین خلق افتی۔

---

[1] ظنِ صلاح: نیک گمان۔ ترسم: مجھے خوف ہے۔ نرسی: نہ پہنچے [3]۔ اعرابی [4]: بدوی۔ یعنی عرب کی وہ قوم جو ہمیشہ جنگلوں میں رہتی ہے۔ میروی [5]: جاتا ہے تو۔ ترکستان [6]: یہ ایک ملک کا نام ہے۔ سفرہ خواست [7]: دسترخوان طلب کیا۔ تناول [8]: کھانا۔۔۔ داشت [9]: رکھتا تھا۔ فراست [10]: دانائی۔ [11] اے ہنرہا: اے ہنر والا۔ کف: ہتھیلی۔ زیرِ بغل: نیچے بغل کے۔ ماندگی: عاجزی۔ بسیمِ دغل: کھوٹی چاندی۔ حکایت [12]: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقیروں کو اپنی عبادت پر فخر کرکے دوسروں کو برا نہ جانے۔ ایام: زمانہ۔ طفولیت: بچپن۔ متعبد: عبادت گذار۔ شب خیز: رات کو اٹھنے والا یعنی تہجد گذار۔ [13] مولع: حریص۔ پدر: باپ۔ رحمۃ اللہ علیہ: یہ شیخ سعدیؒ کے والد محترم ہیں جن کا نام شیخ عبداللہ تھا۔ نشستہ: بیٹھا۔ دیدہ برہم نہ بستہ: آنکھ نہ جھپکائی میچی۔ مصحف: قرآن پاک۔ کنار: بغل۔ خفتہ: سویا ہوا۔ پوستین خلق افتی: عیب میں پڑے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں تہجد و عبادت و پرہیزگاری کا حریص تھا ایک رات والد صاحب کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ ساری رات آنکھ نہ جھپکائی سونا تو کیا قرآن پاک کی تلاوت کرتا رہا۔ ایک جماعت پاس ہی سوئی ہوئی تھی میں نے والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ان میں سے کسی نے سر ہی نہیں اٹھایا۔ ایسے سوئے ہوئے ہیں جیسے مرگئے ہوں والد صاحب نے فرمایا اگر تو بھی سو یا رہتا تو اس عیب جوئی سے بہتر رہتا۔

قطعه

نه بیند مدّعی[1] جز خویشتن را	که دارد پردهٔ پندار در پیش
گرت چشم خدا بینی ببخشند	نه بینی هیچکس عاجزتر از خویش

حکایت[8] : یکے را از بزرگاں بمحفلے اندر ہمی ستودند و در اوصافِ جمیلش مبالغت ہمیکردند سر برآورد و گفت من آنم که من دانم۔

شعر

کُفِیتُ[2] أذَی یَا مَنْ یَعُدُّ مَحَاسِنِی	عَلَانِیَتِی هٰذَا وَلَمْ تَدْرِ بَاطِنِی

قطعه

شخصم بچشم عالمیاں خوب منظر ست	وز خبثِ باطنم سر خجلت فگنده پیش
طاؤس را بنقش نگارے که ہست خلق	تحسین کنند و او خجل از زشت پائے خویش

حکایت[9] : یکے از صلحائے کوہِ لبنان که مقاماتِ او در دیارِ عرب مذکور بود و کرامتِ او مشہور بجامعِ دمشق در آمد بر کنارِ برکه کلاسه طہارت ہمی ساخت پایش بلغزید و بحوض در افتاد بمشقتِ بسیار ازاں جایگه خلاص یافت چوں از نماز بپرداختند یکے از جملهٔ اصحاب گفت مرا مشکلے ہست گفت آں چیست گفت یاد دارم که شیخ بر روئے دریائے مغرب

---

[1] مدّعی: دعوےٰ کرنے والا۔ پردہ پندار: تکبّر کا پردہ۔ گرت چشم: اگر تجھے آنکھ۔ ہیچکس: کوئی شخص۔ عاجزتر: عاجز زیادہ۔ خویش: اپنے سے۔ حکایت[8] اس کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو اپنی تعریف سن کر فخر نہ کرنا چاہیئے بلکہ اپنے عیبوں کی طرف بھی خیال کر لینا چاہیئے۔ ستودند: تعریف کر رہے ہے۔ جمیلش: اچھے۔ مبالغت: مبالغہ۔ من آنم که من دانم۔ کہ میں خود ہی اپنے اعمال کو جانتا ہوں [2] کُفِیتُ الخ: اے وہ شخص کہ میری تعریف کرتا ہے تو میرے صدمہ دینے کے لیے کافی میری حالت تو یہ ہے اور میری اندرونی حالت تجھے معلوم نہیں۔ شخصم: میرا جسم۔ بچشم: آنکھ۔ عالمیاں: دنیا۔ خوب منظر: اچھی صورت۔ خبث: پلیدی۔ باطنم: اندر میرا۔ خجلت: شرمندگی۔ فگندہ: والا۔ طاؤس: مور۔ نگارے: مزین، زینت۔ تحسین: تعریف۔ زشت: بُرا۔ پائے خویش: پاؤں اپنے۔

حکایت[9]: مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو روحانیت میں کبھی کمی محسوس ہو تو پریشان نہ ہونا چاہیئے۔ صلحا: جمع صالح نیک۔ کوہِ لبنان: پہاڑ کا نام جو ملک شام میں ہے۔ مقامات: جمع مقام مرتبہ۔ دیار عرب: ملک عرب۔ کرامت: بزرگی۔ بجامع: جامع مسجد۔ دمشق: یہ ملک شام کا دارالسلطنت ہے۔ برکہ: حوض۔ کلاسہ: چونا۔ طہارت: وضو۔ ساخت: کیا۔ بلغزید: پھسل گیا۔ افتاد: پڑا۔ مشقت: تکلیف۔ بسیار: بہت

برفت وقدمش تر نشد امروز چہ حالت بود کہ دریں قامتے آب از
ہلاک چیزے نماند شیخ سر بجیب تفکر فرو بردہ پس از تامل بسیار سر آورد
وگفت نشنیدہ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم گفت لِیْ مَعَ اللّٰہِ
وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ونگفت
عَلَی الدَّوَام وقتے چنیں بودے کہ بجبرئیل و میکائیل نپرداختے
ودیگر وقت با حفصہؓ و زینبؓ درساختے مُشَاہَدَۃُ الْاَبْرَارِ بَیْنَ
التَّجَلِّیْ وَالْاِسْتِتَارِ می نمایند و می ربایند۔

فرد

دیدار می نمائی و پرہیز میکنی | بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

قطعہ

اُشَاہِدُ مَنْ اَہْوٰی بِغَیْرِ وَسِیْلَۃٍ | فَیَلْحَقُنِیْ شَاْنٌ اَضَلُّ طَرِیْقًا
تُؤَجِّجُ نَارًا ثُمَّ یُطْفِیْ بِرَشَّۃٍ | لِذَاکَ تَرَانِیْ مُحْرَقًا وَّ غَرِیْقًا

مثنوی

یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند | کہ اے روشن گہر پیر خردمند
زمصرش بوئے پیراہن شنیدی | چرا در چاہ کنعانش ندیدی

۱؎ قامتے آب: قد آدم۔ سر بجیب: سر جھکایا۔ تفکر: فکر۔ فرو بردہ: نیچے لیا ہوا۔ تامل: سوچ۔ نشنیدہ۔ نہیں سنا۔ لِیْ مَعَ اللّٰہِ: میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا وقت خاص ہے کہ اس وقت مجھے فرشتہ مقرب اور نبی مرسل نہیں پا سکتا ہے۔

۲؎ علی الدوام: او پر ہمیشہ کے۔ بجبرئیل و میکائیل: یہ مقرب فرشتوں کے نام ہیں۔ نپرداختے: نہ توجہ فرماتے۔ حفصہ: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حرم ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی تھیں۔ زینب: یہ بھی حرم پاک ہیں سے ہیں۔ ساختے: رہے تھے۔ مشاہدہ: نیکوں کی حالت شاید روشنی اور تاریکی کے درمیان۔ می نمایند: دیکھتے۔

۳؎ اُشاہد: میں جس کی خواہش کرتا ہوں۔ اس کو بغیر وسیلے کے دیکھتا ہوں پھر مجھے ایک ایسی حالت لاحق ہوتی ہے کہ راستہ بھول جاتا ہوں۔ تؤجج: آگ بھڑکاتا ہے اور پھر پانی چھڑک کر اسے بجھاتا ہے۔ اس وجہ سے تو مجھے جلا ہوا اور ڈوبا ہوا دیکھتا ہے۔ گم کردہ فرزند: حضرت یعقوب علیہ السلام جن کے شہزادے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے گم کیا تھا۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔ گہر پیر: عقل مند بوڑھا۔ چاہ کنعانش: کنعاں کا کنواں۔ خفتہ: بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا۔

بگفت احوالِ ما برقِ[۱] جہان ست | دمے پیدا و دیگر دم نہان ست
گہے بر طارمِ اعلیٰ نشینم | گہے بر پشتِ پائے خود نہ بینم
اگر درویش بر حالے بماندے | سرِ دست از دو عالم بر فشاندے

حکایت [۱۰]: درجامع بعلبک وقتے کلمۂ چند ہمی گفتم بطریقِ وعظ با جماعتے افسردہ دل مردہ راہ از عالمِ صورت بعالمِ معنی نبردہ دیدم کہ نفسم درنمی گیرد و آتشم در ہیزمِ تر اثر نمی کند دریغ آمدم تربیتِ ستوران و آئینہ داری در محلتِ کوران ولیکن درِ معنی باز بود و سلسلۂ سخن دراز در معنی ایں آیت کہ وَنَحْنُ[۱] اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ سخن بجائے رسانیدہ بودم کہ می گفتم۔

قطعہ

دوست نزدیک تر از من بمن ست | ویں عجب تر کہ من از وے دورم
چہ کنم با کہ تواں گفت کہ او | در کنارِ من و من مہجورم

من از شرابِ ایں سخن مست بودم[۳] و فضالۂ قدح در دست کہ روندہ بر کنارِ مجلس گذر کرد و دورِ آخر در وے اثر نعرہ بزد کہ دیگراں بموافقتِ وے در خروش آمدند و حاضرانِ مجلس در جوش گفتم سبحان اللہ دورانِ با خبر در حضور و نزدیکانِ بے بصر دور۔

لہ برق: بجلی - دمے: ایک دم پیدا آشکار ہو گئے: کبھی - طارم: بالاخانہ - اعلیٰ نشینم: ہم بیٹھے ہیں - بر فشاندے: چھوڑ دیا۔ حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر وعظ کا اثر کسی وقت نہ ہو تو وعظ کرنے والے کو پریشان نہ ہونا چاہیئے اور سننے والوں کو علماءِ صلحاء کا کلام پوری عقیدت و محبت کے ساتھ سُننا چاہیئے۔ فائدہ ہوگا - بعلبک: ایک شہر کا نام ہے شام میں ہے وہاں کے لوگ بعل نامی بت کی پرستش کرتے تھے اس وجہ سے یہ نام مشہور ہوا - افسردہ دل: دل مُردہ - راہ از عالمِ معنی نبردہ: معنی حقیقت سے بے بہرہ - نفسم درنمی گیرد: میرا کلام اثر نہیں کرتا - ہیزم: لکڑی - دریغ: افسوس - ستوراں: جمع ستور چوپایہ: محلت کوراں: اندھوں کا محلہ: لہ نحن اقرب ہم بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں - رسانیدہ: پہنچائی ۔ ۲ بمن - میرا - عجب: عجیب - کنار: بغل - مہجورم: جدا ہوں ۔ ۳ فضالہ: بچا ہوا - قدح: پیالہ - روندہ: جانے والے - خروش: شور - بے بصر: اندھے: ختم شد۔

قطعہ

فہمِ سخن[1] گر نکند مستمع | قوّتِ طبع از متکلم مجوی
فسحتِ میدانِ ارادت بیار | تا بزند مردِ سخنگوئے گوی

حکایت[11]: شبے در بیابانِ مکہ از بیخوابی پائے رفتنم بماند سر بنہادم و شتربان را گفتم دست از من بدار۔

قطعہ

پائے[2] مسکیں پیادہ چند رود | کز تحمل ستوہ شد بختی
تا شود جسمِ فربہے لاغر | لاغرے مردہ باشد از سختی

گفت اے برادر حرم در پیش ست و حرامی از پس اگر رفتی بُردی و اگر خُفتی مُردی نشنیدہ کہ گفتہ اند

بیت

خوش ست زیرِ مغیلاں براہِ بادیہ خفت | شبِ رحیل ولے ترکِ جاں بباید گفت

حکایت[12]: پارسائے را دیدم برکنار دریا کہ زخمِ پلنگ داشت و بہیچ دارو بہ نمی شد مدت ہا دراں رنجور بود و شکرِ خدائے عزّ و جلّ علی الدوام گفتے پرسیدندش کہ شکر چہ میگوئی گفت شکر آنکہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے۔

---

[1] فہمِ سخن: سمجھ بات کی۔ مستمع: سننے والا۔ قوت: طاقت۔ طبع: طبیعت۔ متکلم: بات کرنے والا۔ فسحت: کشادگی۔ بیار: لا۔ سخنگوئے: کہنے والا۔ گوی: گیند۔ حکایت[11]: اس کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کے دوستوں کو نصیحت سے منہ نہ پھیرنا چاہیئے۔ شبے: رات۔ بیابان: جنگل۔ بے خوابی: نہ سویا۔ رفتم: گئے۔ سر بنہادم: میں سو گیا۔ شتربان: اونٹ والا۔ بدار: اٹھایا۔ [2] پائے مسکین: پاؤں غریب کا۔ پیادہ چند رود: پیدل کب تک چلے۔ تحمل: برداشت۔ ستوہ: عاجز۔ بختی: دو اونٹ جس کے دو کوہان ہوتے ہیں یہ نایکر بخت نصر بادشاہ نے بنایا تھا اس وجہ سے اونٹوں کو بختی کہا جاتا ہے۔ خفتی مردی: سو گیا۔ مرگیا۔ حرم: خانہ کعبہ۔ زیرِ مغیلاں: نیچے کیکر کے۔ بادیہ: جنگل۔ خفت: سونا۔ شبِ رحیل: کوچ کی رات۔ حکایت[12]: اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا پہ راضی رہنا چاہیئے اور بوقتِ مصائب صبر کرنا چاہیئے۔ پلنگ: چیتا۔ داشت: رکھتا تھا۔ بہیچ: کچھ۔ دارو: دوا۔ رنجور: بیماری۔ علی الدوام: ہمیشہ۔ گرفتار: پکڑا۔ معصیت: گناہ۔

از فقیر عطاء الرسول اویسی

قطعہ

اگرم[1] زار بکشتن دہد آں یار عزیز	تانگویم کہ دراں دم غم جانم باشد
گویم از بندۂ مسکیں چہ گنہ صادر شد	اکہ دل آزردہ شد از من غم آنم باشد

بلے مردان خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نہ بینی کہ یوسف صدیق در آں حالت چہ گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ۔

حکایت[2]: درویشے را ضرورتے پیش آمد گلیمے از خانۂ یارے بدزدید و نفقہ کرد حاکم فرمود کہ دستش ببرید صاحب گلیم شفاعت کرد کہ من اورا بحل کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرونگذارم گفت آنچہ فرمودی راست ست ولیکن ہر کہ از مال وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ الفقیر[3] لا یملک ہر چہ درویشاں راست وقف محتاجاں ست حاکم از وے دست بداشت و ملامت کردن گرفت کہ جہاں بر تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی نکردی الا از خانۂ چنیں یارے گفت اے خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند خانۂ دوستاں بروب و در دشمناں مکوب۔

شعر

چوں فرومانی بسختی تن بعجز اندر مدہ	دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستیں

---

[1] اگرم: اگر مجھے۔ زار: ضعیف۔ دم: وقت۔ صادر: سرزد ہونا۔ آزردہ: رنجیدہ۔ آنم: اس کا۔ بلے: ہاں۔ مرداں: لوگ۔ قال رب السجن: حضرت یوسفؑ نے عرض کیا کہ اے اللہ قید خانہ مجھے زیادہ پسند ہے اس چیز سے جس کی طرف مجھے یہ عورتیں بلاتی ہیں۔

[2] حکایت: مقصد یہ ہے کہ دوستوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے چشم پوشی کرنی چاہیے۔ گلیم: کمبلی۔ بدزدید: چرا لی۔ نفقہ: خرچ۔ ببرید: کاٹو۔ شفاعت: سفارش۔ حد شرع: سزا جو شریعت کی مقرر ہو۔ فرونگذارم: نہیں چھوڑ سکتا۔ قطع: کاٹنا۔

[3] الفقیر لا یملک: فقیر اپنے مال کا مالک نہیں۔ بداشت: اٹھا لیا۔ الا: مگر۔ بروب: صاف کر۔ مکوب: نہ کھٹکھٹا یعنی دشمنوں کے در پر نہ جا۔ بعجز: عاجز۔ اندر مدہ: تیار نہ ہو۔ پوست برکن: کھال کھینچے۔

حکایت ۱۴ : یکے از پادشاہاں پارسائے را دید گفت ہیچت از ما یاد می آید گفت بلے وقتے کہ خدای را فراموش میکنم ۔

فرد

ہرسو دود آنکس زدرِ خویش براند | و آں را کہ بخواند بدرِ کس ندواند

حکایت ۱۵ : یکے از صالحاں بخواب دید پادشاہے را در بہشت و پارسائے را در دوزخ پرسید کہ موجبِ درجاتِ ایں چیست و سببِ درکاتِ آں چہ کہ مردم بخلافِ آں می پنداشتند ندا آمد کہ ایں پادشاہ بارادتِ درویشاں در بہشت ست و ایں پارسا بتقرب پادشاہاں در دوزخ ۔

قطعہ

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع | خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار
حاجت بکلاہِ برکی داشتنت نیست | درویش صفت باش و کلاہِ تتری دار

حکایت ۱۶ : پیادہ سر و پا برہنہ با کاروانِ حجاز از کوفہ بدر آمد و ہمراہ ما شد نظر کردم کہ معلومے نداشت خراماں ہمی رفت و میگفت ۔

قطعہ

نہ باشتر برسوارم نہ چو اشتر زیر بارم | نہ خداوندِ رعیت نہ غلامِ شہریارم

---

۱۴ حکایت ۱۴ ، مقصد یہ ہے کہ درویش لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہی محو رہتے ہیں ۔ ہیچت از ما یاد می آید یعنی کبھی ہمارا خیال بھی آتا ہے ۔ فراموش : بھول جانا ۔ ہرسو دود : ہر طرف دوڑتا ہے ۔ براند : بھگا دیتا ہے ۔ درِ : دروازہ ۔ ندواند : نہیں دوڑتا ۔ ۱۵ حکایت ۱۵ اس کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کے لئے اللہ والوں سے محبت کرنا نجات اور درجات کا باعث ہے اور درویشوں کے لیے بادشاہوں کی درباری و مصاحبت باعث بربادی ہے ۔ صالحاں : جمع صالح نیک ۔ موجب : سبب ۔ درجات : جمع درجہ بلند مرتبہ ۔ درکات : جمع درکہ ۔ پستی کا مرتبہ ۔ بارادت : اعتقاد ۔ دلقت : تیرا کمبل ۔ مرقع : گدڑی ۔ عملہائے : عمل ۔ نکوہیدہ : بری : دور ۔ کلاہ : ٹوپی قیمتی ۔ تتری : شہر کا نام ہے جو ترکستان میں ہے ۔ حکایت ۱۶ مقصد یہ ہے کہ فقیروں کو اسباب دنیاوی پر اعتماد نہ کرنا چاہیے ؛ اس لیے اللہ تعالیٰ ان کے مقاصد وغیرہ بغیر اسباب ظاہری کے پورے کر دیتا ہے ۔ پیادہ : پیدل ۔ برہنہ : ننگا ۔ کاروان : قافلہ ۔ حجاز : عرب شریف کا ایک حصہ ہے ۔ کوفہ : یہ شہر کا نام ہے جو عراق میں ہے ۔ اشتر : اونٹ ۔ زیر بارم : بوجھ کے نیچے ۔ خداوند رعیت : رعیت کا مالک ۔ شہریار : بادشاہ ؛

غمِ موجود و پریشانیٔ[۱] معدوم ندارم	نفسے[۱] میزنم آسودہ و عمرے میگذارم

اشتر سوارے گفتش اے درویش کجا میروی برگرد کہ بہ سختی بمیری نشنید و قدم در بیابان نہاد و برفت چوں بہ نخلۂ محمود برسیدم توانگر را اجل فرارسید درویش ببالینش فرود آمد و گفت مصرع: ما بہ سختی نہ بمردیم و تو بر بُختی بمردی

بیت

شخصے ہمہ شب بر سرِ بیمار گریست	چوں روز آمد بمُرد و بیمار بزیست

قطعہ

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند	کہ خرِ لنگ جاں بمنزل بُرد
بسکہ در خاکِ تندرستاں را	دفن کردیم و زخم خوردہ نمرد

حکایت[۲]: عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ داروئے بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادے کہ در حقِ من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ داروئے قاتل بود بخورد و بمُرد۔

قطعہ

آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز	پوست بر پوست بود ہمچو پیاز
پارسایاں روئے در مخلوق	پشت بر قبلہ میکنند نماز

---

[۱] معدوم: نہ ہونا۔ ندارم: نہیں رکھتا۔ نفسے میزنم آسودہ: آرام سے سانس لیتا ہوں۔ نخلۂ محمود: یہ باغ کا نام ہے جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے۔ توانگر: دولت مند۔ اجل فرارسیدہ: موت آگئی۔ بر بختی بمردی: اونٹ پر مرگیا۔ گریست: رویا۔ بمرد: مرگیا۔ بزیست: زندہ رہا:

[۲] حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو ریاکاری سے بچنا چاہیے ورنہ دنیا اور آخرت کی بربادی کا خطرہ ہے۔ عابد: عبادت کرنے والا۔ داروئے: بخورم: دوا کھاؤں۔ شوم: کمزور ہو جاؤں۔ پوست: چھلکا:

فرد

چوں[۱۷] بندہ خدائے خویش خواند | باید کہ بجز خدا نداند

حکایت[۱۸]: کاروانے را در زمینِ یونان دزداں بزدند و نعمت بیقیاس بردند بازرگاناں گریہ و زاری بسیار کردند و خدا و پیغمبر را بشفاعت آوردند فائدہ نبود

شعر

چو[۱۹] پیروز شد دزدِ تیرہ رواں | چہ غم دارد از گریہ کارواں

لقمان حکیم اندراں کارواں بود یکے گفتش از کاروانیاں ایشاں را مگر نصیحتے کنی و موعظت گوئی باشد کہ برخے از مالِ ما دست بدارند کہ دریغ باشد چندیں نعمت کہ ضائع شود گفت دریغ باشد کلمہ حکمت با ایشاں گفتن

قطعہ

آہنے را کہ موریانہ بخورد | نتواں برد ازو بہ صیقل زنگ
باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ | نرود میخِ آہنی در سنگ

قطعہ

بروزگارِ سلامت شکستگاں دریاب | کہ جبرِ خاطرِ مسکیں بلا بگرداند
چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے | بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند

۱۷ چوں بندہ خدائے: جب آدمی اللہ تعالیٰ کو پکارے۔
حکایت[۱۸]: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو اس آدمی سے نصیحت کرنا چاہیئے جس سے قبولیت کی امید ہو۔
یونان: ایک ملک کا نام ہے دزداں بزدند: ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ نعمت بے قیاس: بہت دولت؛ بازرگاناں: سوداگر؛ گریہ: چلانا۔ زاری: رونے؛ ۱۹ پیروز: کامیاب تیرہ رواں: اندھیرے میں چلنے والا۔ کارواں: قافلہ کاروانیاں: قافلے والے مگر: شاید۔ موعظت: نصیحت برخے: تھوڑا۔ بدارند: چھوڑ دریغ: افسوس سے آہنے لوہا۔ موریانہ: زنگ؛ ازو: اس سے؛ صیقل: یہ زنگ کو صاف کرنے کا آلہ ہے روزگار: زمانہ: شکستگان دریاب: مددکر۔ سائل: مانگنے والا۔ بزاری: رو کے۔ ستمگر: ظالم۔ بستاند: لے گا۔

حکایت ۱۹: چندانکہ مرا شیخ اجل ابوالفرج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بترکِ سماع فرمودے وبخلوت و عزلت اشارت کردے عنفوانِ شبابم غالب آمدے و ہوا و ہوس طالب ناچار بخلاف رای مربّی قدمے چند برفتمے واز سماع ومخالطت حظّے برگرفتمے وچوں نصیحتِ شیخم یاد آمدے گفتمے۔ **فرد**

قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را | محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

تا شبے بجمعے برسیدم و دراں میاں مطربے دیدم

بیت

گوئی رگِ جاں میگسلد زخمۂ ناسازش | ناخوشتر از آوازۂ مرگِ پدر آوازش

گاہے انگشتِ حریفاں ازو در گوش و گہے برلب کہ خاموش۔

شعر

نُهَاجُ اِلٰی صَوْتِ الْاَغَانِیْ لِطِیْبَةٍ | وَاَنْتَ مُغَنٍّ اِنْ سَکَتَّ نَطِیْبُ

بیت

نہ بیند کسے در سماعت خوشی | مگر وقتِ رفتن کہ دم درکشی

مثنوی

چوں بآواز آمد آں بربط سرای | کدخدا را گفتم از بہرِ خدای

حکایت ۱۹: اس کا مقصد یہ ہے کہ مُرید کو جب مرشد نصیحت کرے تو مرید اس سے روگردانی نہ کرے ورنہ تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ **شیخ**: بزرگ: لیکن یہاں اُستاد مراد ہیں اس لیے کہ شیخ سعدی کہ ابن جوزی استاد تھے اور پیر حضرت شہاب الدین سہروردی رح تھے۔ **اجل**: بڑا: **ترک**: چھوڑنا **سماع**: گانا۔ **خلوت**: تنہائی **عزلت**: گوشہ نشینی **عنفوان**: شروع۔ **شبابم**: جوانی: **ہوس**: خواہش: **ناچار**: ضروری۔ **مربّی**: تربیت کرنے والے۔ **مخالطت**: میل جول **قاضی**: حکم یعنی ہمیں گانے کی محفل سے منع کرتا تھا۔ **ما نشیند**: ساتھ بیٹھے۔ **برفشاند**: رقص کرنا **محتسب** عہدار ہوتا تھا جو شرع کے خلاف کرتا۔ اس سے پوچھتا

مطربے: گویّا۔ یعنی قوال۔ **گوئی رگ**: تو ہے جان کا دھاگا۔ **میگسلد**: توڑتا ہے۔ **زخمہ**: راگ۔ **ناساز**: ناموافق۔ **ناخوشتر**: ناپسندیدہ: **مرگ**: موت: **گاہے**: کبھی: **انگشت**: انگلی: **حریفاں**: شریک: **نہاج**: ہم گانوں کی آواز پر خوش دلی سے لپکتے ہیں اور تو ایسا گویّا ہے کہ اگر خاموش ہو جائے تو ہم خوش ہوں۔ **رفتن**: جانا: **دم درکشی**: چپ ہو جائے تو۔ **بربط سرائی**: سارنگی بجانے والا: **کدخدا**: صاحب خانہ:

پنبہ[1] ام درگوش کن تا نشنوم | یا درم بکشای تا بیروں روم

فی الجملہ پاسِ خاطرِ یاراں را موافقت کردم و شبے بچندیں محنت بروز آوردم

قطعہ

موذّن بانگ بے ہنگام برداشت | نمیداند کہ چنداز شب گذشت ست

درازیٔ شب از مژگانِ من پرس | کہ یکدم خواب درچشمم نگشت ست

بامداداں[2] بحکم تبرک دستارے از سر و دینارے از کمر بکشادم و پیشِ مُغنّی بنہادم و درکنار گرفتم و بسے شکر گفتم یاراں ارادتِ من در حقِ وے خلافِ عادت دیدند و بر خفتِ عقلم نہفتہ بخندیدند یکے از آنمیاں زبانِ تعرّض دراز کرد و ملامت کردن آغاز کہ ایں حرکت مناسبِ رائے خردمنداں نکردی خرقۂ[3] مشائخ بچنیں مطربے دادن کہ ہمہ عمرش درمے درکف نبودہ است و قُراضۂ در دُف۔

مثنوی

مُطربے دور ازیں خجستہ سرای | کس دوبارش ندید در یکجای

راست چوں بانگش از دہن برخاست | خلق را موی بر بدن برخاست

مُرغِ ایواں زہولِ او برمید | مغزِ ما خورد و حلقِ خود بدرید

[1] پنبہ ام درگوش کن: میرے کانوں میں روئی ٹھوس دے۔ نشنوم: نہ سنوں میں۔ بکشای: کھول دے روم: جاؤں۔ فی الجملہ: خلاصۂ کلام پاس خاطر یاراں: دوستوں کی خاطر: بچندیں محنت: بڑی مصیبت: موذن: اذان دینے والا۔ بانگ: اذان بے ہنگام: بے وقت برداشت: اٹھا: نمیداند: نہیں جانتا: چنداز شب: کتنی رات: درازی: لمبائی: مژگان: پلکوں: من پرس: مجھ سے پوچھ: یکدم: ایک گھڑی۔ [2] بامداداں: صبح کا وقت: تبرک: برکت: اکمر بکشادم: کمر سے کھولا: مغنی: گویا: بنہادم: رکھا: خفت عقل: بے وقوفی: نہفتہ: پوشیدہ: چھپا ہوا۔ [3] خرقہ: گدڑی: مشائخ: جمع شیخ درمے: چاندی کا سکہ: جو ۴ ماشہ کا ہوتا ہے۔ کف: ہاتھ قراضہ: چاندی کا ریزہ: دف: یہ ساز کا نام ہے: خجستہ: مبارک:

سرای ۔ گھر: یکجای: ایک جگہ: دہن: منہ: برخاست: اٹھا: موی: جسم کے بال: مرغ ایوان: محل پر بنے ہوئے جانور: ہول: دہشت: اوبرمید: بھاگ گئے: بدرید: پھاڑا:

گفتم زبانِ تعرّض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنی بحکمِ آں کہ مرا کرامتِ این شخص ظاہر شد گفت مرا بر کیفیّتِ آں واقف گرداں تا ہمچنیں تقرّب نمایم و بر مطایبت کہ کردم استغفار کنم گفتم بعلّتِ آں کہ شیخِ اجلّم بارہا بترکِ سماع فرمودہ است و مواعظِ بلیغ گفتہ و در سمعِ قبولِ من نیامدہ تا امشب کہ مرا طالعِ میمون و بختِ ہمایوں بدیں بقعہ رہبری کرد و بدستِ ایں توبہ کردم کہ بقیّتِ زندگانی گردِ سماع و مخالطت نگردم۔

قطعہ

آوازِ خوش از کام و دہان و لبِ شیریں	گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد
ور پردۂ عشّاق و نہاوند و حجاز ست	از حنجرۂ مطربِ مکروہ نزیبد

حکایت[۲۰] : لقمان را گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بے ادباں ہر چہ از ایشاں در نظرم ناپسند آمد از فعلِ آں پرہیز کردم۔

قطعہ

نگویند از سرِ بازیچہ حرفے	کزاں پندے نگیرد صاحبِ ہوش
وگر صد بابِ حکمت پیشِ ناداں	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

حکایت[۲۱] : عابدے را حکایت کنند کہ بشب دہ من بخوردے و تا سحر

تعرّض : طعنہ دینا : کوتاہ : چھوٹا
کرامت : بزرگی : کیفیت : وجہ طریقہ
تقرّب : نزدیکی : مطایبت : خوش
طبعی : استغفار ۔ طلب بخشش
بعلّت : سبب : مواعظ : جمع
موعظ نصیحت : امشب : اس
رات : ۲ طالع میموں : نیک
نصیب : بخت ہمایوں : مبارک
نصیبہ : بقعہ : جگہ : مخالطت
میل جول : نغمہ : آواز : بفریبد
لبھالیتی ہے عشّاق : عاشق
نہاوند : حجاز : یہ کے
تین سروں کے نام ہیں عشّاق
کا وقت ۔ دو گھڑی دن ہے
نہاوند نون کا پیش ہے اس کا
وقت آدھی رات ہے اور حجاز کا
وقت دوپہر ہے حنجرہ : گلا
مطرب : گویا : نزیبد : زیب
نہیں : حکایت[۲۰] : اس کا مقصد
یہ ہے فقراء کو لازم ہے بیوقوفوں
کے برے انجام سے عبرت حاصل کریں
لقمان : یہ مشہور حکیم کا نام ہے

آموختی : سیکھا ۔ فعل : کام ۔ بازیچہ : کھیل کود : صاحبِ ہوش : عقل مند ۔ صد باب : سو باب ۔ حکمت : دانائی : ناداں : بے وقوف
حکایت[۲۱] : اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو کھانا تھوڑا کھانا چاہیے کیونکہ پیٹ بھر کر کھانا قلب پر غفلت طاری ہوتی ہے ۔ دہ من بخوردے : دس من
کھایا ۔ من اطباء کے نزدیک دو رطل ہوتے ہیں ایک رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے اس حساب سے دس من دس سیر ہوئے ۔ تا سحر : صبح تک :

ختمے بکردے[1] صاحبدلے بشنید و گفت اگر نیمہ نان بخوردے و بخفتے بسیار ازیں فاضل تر بودے۔

قطعہ

اندروں از طعام خالی دار	تا درو نورِ معرفت بینی
تہی از حکمتی بعلّتِ آن	کہ پُری از طعام تا بینی

حکایت[22]: بخشایش الٰہی گم شدہ را در مناہی چراغ توفیق فرا راہ داشت تا بحلقہ اہلِ توفیق در آمد بیُمنِ درویشاں و صدقِ نفسِ ایشاں ذمائم اخلاقِ او بحمائد مبدّل گشت دست از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و زبانِ طاعناں در حقِ وے ہمچناں دراز کہ بر قاعدہ اوّل ست و زہد و صلاحش بے معوّل۔

فرد

بعذر و توبہ تواں رستن از عذابِ خدای	ولیک مے نتواں از زبانِ مردم رست

طاقتِ جورِ زبانہا نیاورد و شکایت پیشِ طریقت برد و گفت از زبانِ مردم بر نجم جوابش داد کہ شکرِ ایں نعمت چگونہ گذاری کہ بہتر ازانی کہ می پندارندت۔

قطعہ

چند گوئی کہ بداندیش و حسود	عیب گویان من مسکینند
گہ بخون ریختنم بر خیزند	گہ بہ بدخواستنم بنشینند

[1] ختمے بکردے: پورا قرآن پاک ختم کرلینا: فاضل تر: بہتر زیادہ تہی: خالی - علت: سبب - بینی ناک: حکایت[22]: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو دنیا کے لعن طعن پر پریشان نہ ہونا چاہیے۔ بخشایش الٰہی: اللہ تعالیٰ کی بخشش - مناہی: وہ باتیں جو حرام ہیں جن سے شریعت نے منع کیا ہے - چراغ توفیق: شمع ہدایت: فرا: آگے - داشت رکھا - بحلقہ: جماعت - ذمائم: جمع ذمیمہ برائی: حمائد: جمع حمیدہ تعریف: مبدّل: بدل طاعناں: جمع طاعن - طعنہ زن بے معوّل: بے اعتماد - رستن: چھوٹنا: رست: چھوٹا - جور: ظلم: حسود: جمع حاسد - گہ بخون ریختنم: کبھی میرا خون بہانے کے لیے - خیزند: اُٹھے - بنشینند: بیٹھتے ہیں:

نیک باشی وبدت گوید خلق	بہ کہ بد باشی ونیکت بلبینند

لیک مرا کہ حسنِ ظنِ خلائق درحقِ من بکمال ست ومن درعینِ نقصان روا باشد اندیشہ کردن وتیمار خوردن

شعر

اِنّی لَمُسْتَتِرٌ مِنْ عَیْنِ جِیْرانی	وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِسْرَارِیْ وَاِعْلَانِیْ

قطعہ

دربستہ بروئے خود زمردم	تا عیب نگسترند مارا
دربستہ چہ سود عالم الغیب	دانائے نہان وآشکارا

حکایت[۲۳]: پیشِ یکے از مشائخ کبار گلہ کردم کہ فلاں درحقِ من بفساد گواہی دادہ است گفت بصلاحش خجل کن۔

رباعی

تو نیکو روش باش تا بدسگال	بنقصِ تو گفتن نیابد مجال
چو آہنگ بربط بود مستقیم	کے از دست مطرب خورد گوشمال

حکایت[۲۴]: یکے را از مشائخ پرسیدند کہ حقیقتِ تصوف چیست گفت ازیں پیش طائفہ بودند درجہاں صورت پراگندہ وبمعنی جمع واکنوں خلقے اند بظاہر جمع وبدل پراگندہ۔

حسنِ ظن: اچھا خیال، خلائق: خلق کی جمع خلق لوگ۔ عینِ نقصان: پورا نقصان۔ اندیشہ: فکر۔ تیمار: رنج وغم: اِنّی لَمُسْتَتِرٌ الخ: میں اپنے ہمسایوں کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ میری چھپی ہوئی اور ظاہری حالت کو جانتا ہے۔ نگسترند: تذکرہ ظاہر۔ حکایت[۲۳] سے اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو کسی ملامت کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے؛ اور ہر وقت اصلاح باطن میں مشغول ہونا چاہیئے۔ کبار: بڑے، صلاح: نیکی۔ خجل کن: شرمندہ کر۔ بدسگال: برا سوچنے والا۔ بنقص: کمی، مجال: طاقت۔ آہنگ: آواز۔ بربط: سارنگی۔ مستقیم: درست۔ مطرب: گویا۔ خورد گوشمال: کان ملنا یعنی سزا دینا۔ حکایت[۲۴] سے اس کا مقصد یہ ہے کہ فقیری صرف دنیا چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ باطن کو مکمل فقیری کی صفات کے ساتھ آراستہ کرنا چاہیئے۔ پرسیدند: پوچھا، تصوف: ۔ طائفہ: گروہ۔ پراگندہ: ظاہری حال میں پریشان۔

قطعه

چو ہر ساعت از تو بجائے رود دل | بہ تنہائی اندر صفائے نہ بینی
ورت مال و جاہ است و زرع و تجارت | چو دل با خدا است خلوت نشینی

حکایت ۲۵: یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم و سحر بر کنار بیشہ خفتہ شوریدہ کہ دراں سفر ہمراہ ما بود سحرگاہاں نعرہ بزد و راہِ بیاباں گرفت و یک نفس آرام نیافت چوں روز شد گفتمش آں چہ حالت بود گفت بلبلاں را دیدم کہ بنالش در آمدہ بودند از درخت و کبکاں از کوہ و غوکاں از آب و بہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من در غفلت خفتہ کجا روا باشد۔

قطعه

دوش مرغے بصبح مینالید | عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
یکے از دوستانِ مخلص را | مگر آوازِ من رسید بگوش
گفت باور نداشتم کہ ترا | بانگِ مرغے چنیں کند مدہوش
گفتم ایں شرطِ آدمیت نیست | مرغ تسبیح خواں و من خاموش

حکایت ۲۶: وقتے در سفرِ حجاز طائفہ جوانانِ صاحب دل ہمراہ ما

لے چو ہر ساعت: جب ہر گھڑی ۔ ت: اگر تجھے۔ جاہ: مرتبہ ۔ زرع: کھیتی۔ دل با خدا: دل اللہ تعالیٰ سے لگانا۔ خلوت نشینی: علیحدگی میں بیٹھنا۔ حکایت ۲۵: مقصد یہ ہے کہ فقیروں کو ذکرِ خداوندی کے ذریعہ دل میں نرمی پیدا کرنا چاہیئے: کارواں: قافلہ ۔ سحر: صبح۔ بیشہ: جنگل ۔ خفتہ: سویا ہوا۔ شوریدہ۔ عاشق۔ سحرگاہاں: صبح کے وقت ۔ نعرہ بزد: نعرہ مارا۔ بیاباں۔ جنگل۔ یک نفس: ایک لحظہ: نالش: گریہ ۔ کبک: چکور۔ کوہ: پہاڑ طیور کا جمع غوک۔ مینڈک: بہائم جمع بہیمہ چوپایہ۔ ڈنگر۔ مروت: آدمیت: تسبیح۔ پاکی بیان کرنا یعنی سبحان اللہ سبحان اللہ کا وظیفہ کرنا۔ کجا: کب۔ دوش گذشتہ رات: مینالید۔ شور مچایا رویا۔ ببرد: کھول دیا۔ باور یقین: بانگے: آواز۔ مرغ: پرندہ۔ خواں: پڑھے۔ خاموش: چپ تھا۔

عطاء الرسول

بود ند ہمدم وہمقدم وقتہا زمزمہ بکر دندے وبیتے محققانہ بر گفتندے وعارفے در سبیل منکرِ حالِ درویشاں بود وبیخبر از دردِ ایشاں تابر سیدیم بنخیلِ بنی ہلال کودکِ سیاہ از حیِّ عرب بدر آمد وآوازے برآورد کہ مرغ از ہوا در آورد شتر عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد وعابد را بینداخت وراہِ بیاباں گرفت وبرفت گفتم اے شیخ در حیوانے اثر کرد وترا ہمچناں تفاوت نمی کند۔

نظم

دانی چہ گفت مرا آں بلبلِ سحری	تو خود چہ آدمئی کز عشق بیخبری
اشتر بشعرِ عرب درحالتست وطرب	اگر ذوق نیست ترا کثر طبع جانوری

شعر

وَعِنْدَ ہُبُوْبِ النَّاشِرَاتِ عَلَی الْحِمٰی	تَمِیْلُ غُصُوْنُ الْبَانِ لَا الْحَجَرُ الصَّلَدُ

مثنوی

بذکرش ہر چہ بینی در خروش ست	ولے داند دریں معنی کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست	کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست

۲۷ : یکے را از ملوک مدت عمر سپری شد وقائم مقامے نداشت

ہمدم: ساتھی۔ دوست۔ زمزمہ: آہستہ آہستہ: عارف: اللہ تعالیٰ کو جاننے والا۔ سبیل: راستہ: منکر: انکار کرنے والا۔ بنخیل بنی ہلال: مکہ مکرمہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے۔ کودک: نابالغ لڑکا۔ سیاہ: کالا حیّ: قبیلہ۔ شتر: اونٹ: عابد عبادت گذار۔ رقص: ناچ۔ بینداخت گرا دیا۔ بیاباں: جنگل۔ تفاوت فرق: بلبل سحری: صبح کی بولنے والی بلبل۔ چہ آدمی: کیا تو بھی آدمی ہے۔ طرب: مستی ذوق: چکھنا۔ شوق۔ طبع: طبیعت: عند ہبوب الخ: سبزہ میں تیز ہوا چلنے کے وقت درخت کی شاخیں جھومتی ہیں نہ کہ سخت پتھر: بذکرش: اس کی یاد یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد خروش: شور۔ ولیکن۔۔۔۔ نہ بلبل: نہ فقط بلبل۔ بر گلش پھول پر۔ تسبیح: پاکی بیان کرنے والے۔ خوانیست: نہیں پڑھتی۔ خار: کانٹے: حکایت ۲۷: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو دنیا و دولت کی طرف توجہ نہ دینی چاہیئے مال جمع کرنے سے آرام نہیں ملتا اور سیرابی نہیں ہوتی۔ سپری شد: ختم ہوگئی:

وصیتؔ کرد کہ بامداداں نخستیں کسے کہ از شہر در آید تاج شاہی بر سرِ وے نہید و تفویضِ مملکت بوے کنید اتفاقاً اوّل کسے کہ در آمد گدائے بود ہمہ عمرِ او لقمہ اندوختہ و رقعہ بر رقعہ دوختہ ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت وصیتِ ملک بجا آوردند و تسلیم مفاتیحِ قلاع و خزائن بدو کردند و مدتے ملک راند تا بعضے امرائے دولت گردن از اطاعتِ او بہ پیچانیدند و ملوک از ہر طرف بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند فی الجملہ سپاہ و رعیت بہم برآمدند و برخے طرف بلادِ از قبضۂ تصرفِ او بدر رفت درویش ازیں واقعہ خستہ خاطر می بود تا یکے از دوستانِ قدیمش کہ درحالتِ درویشی قرینِ او بود از سفر باز آمد و در چناں مرتبہ دیدش گفت منت خدائے را عزوجل کہ بختِ بلندت یاوری کرد و اقبال و دولت رہبری تا گلت از خار و خارت از پا برآمد اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔

شعر

شگوفہ گاہ شگفتہ ست و گاہ خوشیدہ	درخت وقت برہنہ ست و وقت پوشیدہ

گفت اے عزیز تعزیتم گوی کہ جائے تہنیت نیست آنگہ کہ تو دیدی غم نانے داشتم و امروز غم جہانے۔

لہ وصیت: بوقت موت نصیحت کرنا۔ بامداداں: صبح کے وقت نخستیں: پہلے۔ نہید: رکھا۔ تفویض: سونپ دینا۔ سپرد کرنا۔ مملکت: حکومت۔ گدا: فقیر۔ اندوختہ: جمع کیے۔ اعیان: بڑے لوگ: حضرت: کچہری۔ دربار۔ مفاتیح: جمع مفتاح۔ چابی۔ قلاع: جمع قلعہ: لے خزائن: جمع خزینہ۔ خزانہ: بدو: اصل بااو۔ اس کو۔ راند: بھگایا۔ امرائے: جمع امیر دولت مند لوگ: پیچانیدند: ملوک: بادشاہ: بمنازعت: جھگڑا۔ مقابلہ۔ برخاستند۔ کھڑے ہو گئے۔ مقاومت مقابلہ۔ آراستند: مزین کیا تیار کیا۔ فی الجملہ: خلاصہ کلام۔ سپاہ: فوج۔ بہم برآمدند: عاجز ہو گئے۔ برخے: تھوڑا بلاد: شہر جمع بلد: تصرف: اختیار خستہ: رنجیدہ۔ قرین: ساتھی: یاوری: مدد۔ گلت: پھول تیرا: خار: کانٹا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا: بے شک مصیبت کے بعد آسانی و فرحت ہے: شگوفہ: کلی۔ گاہ: کبھی۔ شگفتہ: کھلی: گاہ خوشیدہ: کبھی خشک: برہنہ: ننگا۔ تعزیت: ماتم پرسی۔ تہنیت: مبارک بادی:

مثنوی

اگر دنیا نباشد دردمندیم | وگر باشد بمہرش پائے بندیم
بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست | کہ رنجِ خاطر ہست ار زیست ور نیست

قطعہ

مطلب گر توانگری خواہی | جز قناعت کہ دولت است ہنی
گر غنی زر بدامن افشاند | تا نظر در ثوابِ او نہ کنی
کز بزرگاں شنیدہ ام بسیار | صبرِ درویش بہ کہ بذلِ غنی

فرد

اگر بریاں کند بہرام گورے | نہ چوں پائے ملخ باشد ز مورے

حکایت[۲۸]: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز بخدمتِ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آمدے گفت یا اَبَا ہُرَیرَۃ زُرنی غِبًّا تَزدَد حُبًّا یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود صاحبدلے را گفتند بدیں خوبی کہ آفتاب ست نشنیدہ ایم کہ کسے او را دوست گرفتہ است و عشق آوردہ گفت از برائے آنکہ ہر روز می توانش دید مگر در زمستاں کہ محجوب ست و محبوب۔

ے دردمندیم: دکھی۔ مہر: محبت۔ پائے بندیم: پاؤں بندھے ہوئے۔ بلائے: مصیبت۔ آشوب تر: زیادہ پریشان کرنے والی۔ مطلب: طلب نہ کر۔ توانگری: مالدار۔ قناعت: تھوڑی چیز پر صبر کرنا۔ ہنی: مزیدار۔ غنی: دولت مند۔ افشاند: بکھرے۔ تا: ہرگز۔ بذل: خرچ کرنا۔ بریاں: بھونا۔ بہرام گور: عراق کا بادشاہ تھا۔ اس کو گورخر کے شکار کرنے کا بہت شوق تھا۔ اسلیے یہ نام مشہور ہوا۔ ملخ: ٹڈی۔ مورے: چیونٹی۔ حکایت[۲۸]: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو زیادہ لوگوں سے نہ ملنا چاہیئے۔ علیحدگی بہتر ہے زیادہ میل ملاپ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ابوھریرۃ: سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشہور صحابی کی کنیت ہے۔ جب آپ اسلام نہ لائے تھے آپکا نام عبد شمس تھا۔ جب بفضل اللہ حضورؐ کی خدمت میں آکر مشرف بہ اسلام ہوئے تو آپؐ نے آپ کا نام عبدالرحمٰن تجویز فرمایا۔ آپ کو بلیوں سے بہت پیار تھا ایک دن نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بلی ساتھ تھی حضورؐ پاک نے دیکھ کر ارشاد فرمایا اَنتَ اَبُو ھُرَیرَۃ آپکے ارشاد پر یہ کنیت مشہور ہو گئی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ کو فرمایا زُرنی غِبًّا تَزدَد حُبًّا: یعنی کبھی کبھی ملا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔ میا: نہ آیا۔ زمستان: سردی کا موسم۔ محجوب: پردہ پوش۔

شعر

بدیدار مردم شدن عیب نیست	ولیکن نہ چندانکہ گویند بس
اگر خویشتن را ملامت کنی	ملامت نباید شنیدن ز کس

حکایت[۲۹] : یکے از بزرگاں بادے مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقتِ ضبطِ آں نداشت پس بے اختیار از وے صادر شد گفت اے درویشاں مرا درینچہ کردم اختیارے نبود و بزہ وے بر من ننوشتند و راحتے بدرونِ من رسید شما نیز بکرم معذور دارید۔

شعر

شکمِ زندانِ باد است اے خردمند	ندارد ہیچ عاقل باد در بند
چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل	کہ باد اندر شکم بار یست بر دل

شعر

حریفِ گران جان ناسازگار	چو خواہد شدن دست پیشش مدار

حکایت[۳۰] : از صحبتِ یارانِ دمشقم ملالتے پدید آمدہ بود سر در بیاباں قدس نہادم و با حیوانات اُنس گرفتم تا وقتے کہ اسیرِ قیدِ فرنگ شدم و در خندقِ طرابلس با جہودانم بکارِ گل داشتند یکے از روسائے

ا؎ گوینده: کہے۔ خویشتن: اپنے آپ کو۔ شنیدن: سننا۔
حکایت ۲۹: مقصد ہے کہ غیروں کے ساتھ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے دوستوں کے ساتھ تکلیف سے وقت گزارنا بہتر ہے۔ لہ
شکم: پیٹ۔ پیچیدن: لپیٹ کھانا۔ ضبط: روکنے، صادر: ظاہر۔ بزہ: گناہ۔
راحتے بدرون ۔۔۔۔
ننوشتند: فرشتوں نے نہیں لکھا
باد: ہوا۔ فرو ہل: چھوڑ دے۔
بار یست: ایک بار۔ حریف: مخالف۔ گران: سخت۔ بوجھ۔
ناسازگار: ناموافق۔ دست پیشش مدار: اس کو نہ روک
حکایت ۳۰ لہ مقصد یہ ہے کہ فقراء کو گھریلو پریشانیوں پر صبر کرنا چاہیے
دمشق: شہر کا نام ہے جو ملک شام میں ہے۔ ملالتے: رنج۔ پدید: ظاہر۔ قدس: بیت المقدس کی زمین اور بعض نے پہاڑ بتایا ہے جو بیت المقدس کے قریب ہے۔ حیوانات: جمع حیوان۔ اُنس: محبت۔ اسیر قید فرنگ:
خندق: کھائی۔ طرابلس: یہ شہر کا نام ہے۔ یہ بھی ملک شام میں ہے۔ جہودانم: یہودی لوگ۔ کار گل: مٹی کے کام۔ روسائے:
جمع سردار۔ رئیس۔

حلبؔ کہ سابقہ معرفتے درمیانِ ما بود گذر کرد و بشناخت گفت اینچہ حالتست کہ موجبِ ملالتست گفتم چہ گویم۔

قطعہ

ہمی گریختم از مردماں بکوہ و بدشت	کہ از خدای نبودم بدیگرے پرداخت
قیاس کن چہ حالم بود دریں ساعت	کہ در طویلۂ نامردمم بباید ساخت

فرد

پلئے در زنجیر پیشِ دوستاں	بہ کہ با بیگانگاں در بوستاں

برحالتِ من رحمت آورد و بدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید و با خویشتن بحلب برد دخترے داشت بنکاحِ من در آورد بکابین صد دینار چوں مدّتے برآمد بدخوئی و ستیزہ روئی آغاز کرد و زباں درازی کردن گرفت و عیشِ مرا منغّص میکرد

شعر

زنِ بد در سرائے مردِ نکو	ہمدریں عالم ست دوزخِ او
زینہار از قرینِ بد زنہار	وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

بارے زبانِ تعنّت دراز کردہ ہمی گفت تو آن نیستی کہ پدرم ترا از قیدِ فرنگ بدہ دینار باز خرید گفتم بلے من آنم کہ بدہ دینار از قیدِ فرنگم

۱؎ حلب: شہر کا نام ہے جو ملکِ شام میں ہے اس کے شیشے بہت مشہور ہیں۔ سابقہ: پہلی۔ بشناخت: پہچانا۔ ملالت: رنج۔ گریختم بھاگتا۔ کوہ: پہاڑ۔ بدشت: پہاڑ جنگل۔ پرداخت: مشغول ہونا ساعت: گھڑی۔ طویلہ: اصطبل ساخت: کرنی پڑی۔ دینار: ایک سکّہ ہے جو ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے فرنگم: چھڑا دیا۔ بکابین مہر: بدخوئی: بدعادتی کج خلقی۔ ستیزہ: لڑائی درازی: لمبی۔ منغّص: مکدّر۔ سرائے: گھر: ہمدریں: اسی۔ زنہار پناہ۔ قرین: ساتھی:۔ وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار: بچا ہم کو اے اللہ دوزخ کے عذاب سے تعنّت: ملامت۔ بلے من آنم: ہاں ایسی وہی ہوں:۔

باز خرید و بصد دینار بدستِ تو گرفتار کرد۔

اشعار

شنیدم گوسپندے را بزرگے ... رہانید از دہان و دستِ گرگے
شبانگہ کارد بر حلقش بمالید ... روانِ گوسفند از وے بنالید
کہ از چنگالِ گرگم در ربودی ... چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

حکایت [۲۵]: یکے از پادشاہاں عابدے را پرسید کہ عیال داشت اوقات عزیزت چوں میگذرد، گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در دعائے حاجات و ہمہ روز در بندِ اخراجات۔ ملک را مضمونِ اشارتِ عابد معلوم گشت فرمود تا وجہ کفافِ او معین دارند تا بارِ عیال از دلِ او برخیزد۔

مثنوی

اے گرفتار پائے بندِ عیال ... دگر آزادگی مبند خیال
غمِ فرزند و نان و جامہ و قوت ... بازت آرد ز سیر در ملکوت
ہمہ روز اتفاق میسازم ... کہ بشب با خدای پردازم
شب چو عقدِ نماز بر بندم ... چہ خورد بامداد فرزندم

حکایت [۲۶]: یکے از متعبداں در بیشہ زندگانی کردے و برگ درختاں

لہ گرفتار: پکڑا۔ گوسپند: بکری: رہانید: چھڑایا۔ دہان: منہ۔ گرگ: بھیڑیا۔ شبانگہ: رات کے وقت۔ بمالید: ملا، رگڑا۔ کارد: آلہ تیز دھار والا۔ رواں: روح۔ بنالید: فریاد۔ چنگال: پنجہ، چنگل۔ عاقبت: آخر کار۔ حکایت [۲۵]: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو چاہیئے کہ خانہ داری سے بچیں اسلیئے کہ روحانی کمال میں فرق پڑتا ہے۔ عابد: عبادت گزار۔ عیال: بال بچے، کنبہ، ٹبر وغیرہ۔ داشت: رکھتا تھا۔ اوقات: وقت۔ مناجات: سرگوشی۔ حاجات: جمع حاجت۔ بند: فکر، خیال۔ اخراجات: خرچ۔ مضمون اشارت: اشارہ کا مطلب ہے۔ کفاف: کافی یعنی وہ آمدنی جس سے روزانہ کا خرچ ہو سکے۔ معین: مقرر۔ بار: بوجھ۔ برخیزد: اٹھ جائے۔ ملکوت: عالمِ ارواح۔ میسازم: کرتا ہوں۔ پردازم: مشغول۔ عقد: گرہ، نیت۔ بر بندم: باندھتا ہوں۔ حکایت [۲۶]: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو دنیا اور دنیا داروں سے بچنا چاہیئے۔ ورنہ آخرت میں پریشانی ہوگی۔ متعبداں: جمع متعبد، عبادت کرنے والا۔ بیشہ: جنگل۔ برگ: پتے۔

خورد[1] پادشاہ بحکمِ زیارت نزدیک وے رفت گفت اگر مصلحت بینی بشہر از برائے تو مقامے بسازم کہ فراغ عبادت ازیں بہ دست دہد و دیگراں ہم ببرکاتِ انفاسِ شما مستفید گردند و بمصالحِ اعمالِ شما اقتدا کنند زاہد را ایں سخن قبول نیامد روی برتافت یکے وزیراں گفتش پاس خاطرِ ملک را روا باشد کہ دو سہ روزے بشہر آئی و کیفیتِ مکان معلوم کنی پس اگر صفائی وقتِ عزیزاں[2] را از صحبتِ اغیار کدورتے باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ عابد بشہر درآمد و بستانسرائے خاص ملک بدو پرداختند مقامے دلکشا و رواں آسامی چوں بہشت۔

مثنوی

گلِ سرخش چو عارضِ خوباں | سنبلش ہمچو زلفِ محبوباں
ہمچناں از نہیبِ بردِ عجوز | شیرِ ناخوردہ طفلِ دایہ ہنوز

شعر

وَ اَفَانِیْنُ[3] عَلَیْهَا جُلَّنَارٌ | عُلِّقَتْ بِالشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارٌ

ملک در حال کنیزکِ ماہ روئے پیشِ او فرستاد کہ وصفش اینست

شعر

ازیں مہ پارۂ عابد فریبے | ملائک صورتے طاؤس زیبے

[1] خوردے: کھاتا۔ بحکمِ زیارت: ملاقات کے لیے۔ رفت: گیا۔ بسازم: بنادوں۔ فراغ: فرصت۔ انفاس: سانس۔ مستفید: فائدہ اٹھانے والا۔ بمصالح: اچھائی۔ اقتدا: پیروی۔ برتافت: پھرا۔ کیفیت:
[2] وقتِ عزیز: آپ کا وقت۔ اغیار: یعنی غیر لوگ۔ کدورتے: رنج و ملال۔ بستانسرائے: وہ محل جو باغ میں ہو۔ پرداختند: سپرد کی۔ دلکشا: آسودہ۔ رواں آسامی: روح کو سکون دینے والا۔ گلِ سرخ: گلاب کا پھول۔ عارض: رخسار۔ خوباں: یعنی حسین و محبوب۔ سنبل: بالچھڑ۔ ہمچوں: مثل۔ نہیب: لوٹ مار۔ برد: ٹھنڈک۔ عجوز: بڑھیا۔ شیرِ ناخوردہ: دودھ نہ پیا۔ طفل: بچہ۔ دایہ: دودھ پلانے والی۔ ہنوز: اب۔
[3] وَ اَفَانِیْنُ: اور شاخیں جن پر انار کے پھول کھلے تھے۔ گویا سبز درخت پر آگ لٹکائی گئی۔ کنیزک: لونڈی۔ ماہ رو: چاند جیسے چہرہ والے۔ فرستاد: بھیجی۔ مہ پارہ: چاند کا ٹکڑا۔ فریبے: دھوکہ۔ ملائک: فرشتے۔ طاؤس: مور۔ زیبے: زینت۔

فقیہ عطاالرسول

که بعد از دیدنش صورت نه بندد	وجودِ پارسایاں را شکیبے

ہمچناں در عقبش غلامے بدیع الجمال لطیف الاعتدال۔

قطعہ

مَلَکَ النَّاسُ حَوْلَہٗ عَطْشٰا	وَهُوَ سَاقٍ یَّرٰی وَلَا یَسْقِیْ
دیده از دیدنش نگشتے سیر	ہمچناں کز فرات مستسقی

عابد از طعامہائے لذیذ خوردن گرفت و کسوتہائے لطیف پوشیدن واز فواکہ و مشموم وحلاوات تمتع یافتن و در جمالِ غلام و کنیزک نظر کردن کہ خردمنداں گفتہ اند زلفِ خوباں زنجیر پائے عقل ست و دامِ مرغِ زیرک

بیت

در سرِ کارِ تو کردم دل و دیں با ہمہ دانش	مرغِ زیرک بحقیقت منم امروز و تو دامے

فی الجملہ دولتِ وقتِ مجموعش بزوال آمد چنانکہ گفتہ اند

قطعہ

ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید	وز زباں آوراں پاک نفس
چوں بہ دُنیائے دوں فرود آمد	بعسل در بماند ہمچو مگس

بار دیگر ملک بدیدنِ او رغبت کرد عابد را دید از ہیأتِ نخستین بگردیدہ

لہ بعد از دیدنش: اس کے دیکھنے کے بعد۔ شکیبے: صبر۔ عقبش: آخر کار۔ بدیع الجمال: نہایت خوب۔ الاعتدال: متناسب اعضاء والا۔ ملک الناس: لوگ اس کے ارد گرد۔ پیاس کے مارے مر گئے اور وہ ساقی دیکھتا ہے پلاتا نہیں۔ نگشتے سیر: نہ ہوئی سیر۔ فرات: یہ نہر کا نام ہے جو کوفہ میں ہے۔ مستسقی: جس کو استسقا کی بیماری ہو وہ پانی پیتے پیتے کبھی سیراب نہیں ہوتا۔ کسوت: لباس۔ لطف: پاکیزہ۔ پوشیدن: پہننا۔ فواکہ: جمع فاکہ میوے پھل وغیرہ۔ کہ مشموم: خوشبو۔ حلاوت: میٹھا۔ تمتع: نفع۔ یافتن: پانا۔ جمال غلام: حسین لڑکا۔ خوباں: معشوق۔ دام: جال۔ مرغ زیرک: چالاک پرندہ۔ سر کار: خواہش۔ دانش: سمجھ۔ منم: ہیں۔ امروز: آج کے دن۔ فی الجملہ: خلاصہ کلام۔ مجموع: اطمینانِ قلبی۔ سہ فقیہ: عالم یعنی فقہ کو جاننے والا۔ دوں: کمینہ۔ فرود آمد: نیچے آیا۔ عسل: شہد۔ مگس: مکھی۔ ہیأت: حالت۔ نخستیں: پہلی۔ بگردیدہ: بدل گیا۔

و سرخ وسفید برآمده و فربہ شدہ و بر بالش دیبا تکیہ زدہ و غلامِ پری پیکر بمروحۂ طاؤسی بر بالائے سر ایستادہ بر سلامتِ حالش شادمانی کرد و از ہر درے سخن گفتند تا ملک بانجامِ سخن گفت چنانکہ من ایں ہر دو طائفہ را دوست میدارم کس ندارد یکے علماء و دیگر زہاد وزیر فیلسوف جہاندیدہ حاذق کہ با وبود گفت اے خداوندِ روئے زمین شرطِ دوستی آنست کہ با ہر دو طائفہ نکوئی کنی علماء را زر بدہ تا دیگر بخوانند و زاہداں را چیزے مدہ تا زاہد بمانند۔

قطعہ

خاتونِ خوبصورت و پاکیزہ روی را	نقش و نگار و خاتمِ فیروزہ گو مباش
درویشِ نیک سیرت و فرخندہ روی را	نانِ رباط و لقمۂ دریوزہ گو مباش

فرد

تا مرا ہست دیگرم باید	اگر نخوانند زاہدم شاید

فرد

نہ زاھد را درم باید نہ دینار	چو بستد زاہدے دیگر بدست آر

قطعہ

آں را کہ سیرتِ خوش و سرّیست با خدای	بے نانِ وقف و لقمۂ دریوزہ زاہد است

فربہ: موٹا - بالش: تکیہ
دیبا: ایک نفیس ریشمی کپڑا ہے
تکیہ زدہ: ٹیک لگانا - پری پیکر
پری شکل والا: مروحہ:
طاؤسی: مور - بالائے:
ایستادہ: کھڑا: شادمانی: خوشی
زہاد: جمع زاہد پاک دامن -
فیلسوف: دانا - جہاں دیدہ:
تجربہ کار: حاذق: ماہر
بخوانند: پڑھیں - خاتون
عورت: پاکیزہ روی: پاک
چہرہ والی - خاتم: انگوٹھی
فیروزہ: یہ قیمتی پتھر ہے
آسمانی رنگ کا ہوتا ہے -
گو مباش: کہہ کے نہ ہو
سیرت: عادت - فرخندہ -
مبارک - رباط: مسافر خانہ
دریوزہ: بھیک - مراد مجھے
سرّیست با خدا: یعنی اللہ
تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز
وقف: خیرات -

(فقیر عطاء الرسول)

انگشتے خوبروی و بناگوش دلفریب | بے گوشوار و خاتم فیروزہ شاہد ست

حکایت[۳۳] مطابق ایں سخن: ہمچنیں پادشاہے را مہمے پیش آمد گفت اگر انجام ایں حالت بمراد من بر آید چندیں درم دہم زاہداں را چوں حاجتش بر آمد و تشویش خاطرش برفت وفائے نذرش بوجود شرط لازم آمد یکے را از بندگانِ خاص کیسۂ درم داد تا بزاہداں صرف کند گویند غلامے عاقل و ہشیار بود ہمہ روز بگردید و شبانگہ باز آمد و درمہا را بوسہ داد و پیشِ ملک نہاد و گفت زاہداں را چنداں کہ طلب کردم نیافتم گفت ایں[۱] چہ حکایت ست آنچہ من دانم دریں ملک چہار صد زاہد ست گفت اے خداوندِ جہاں آنکہ زاہد ست نمی ستاند و آنکہ می ستاند زاہد نیست ملک بخندید و ندیماں را گفت چندانکہ مرا درحق درویشاں و خدا پرستاں ارادت ست و اقرار ایں شوخ دیدہ را عداوت ست و انکار و حق بجانب اوست۔

شعر

زاہد کہ درم گرفت و دینار | زاہد تر ازو یکے بدست آر

حکایت[۳۴]: یکے از علمائے راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نانِ وقف گفت

[۱] انگشت: انگلی۔ خوبروی: خوب صورت۔ بناگوش: کان کی لو۔ حکایت[۳۳]: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو پرہیزگاری اور قناعت بہت ضروری ہے۔ مہمے: دشوار و مشکل کام۔ بر آمد: ہوگئی۔ تشویش: پریشانی۔ خاطرش: دل اس کو۔ برفت: گئی۔ نذر: منّت۔ کیسہ: تھیلی۔ صرف: خرچ۔ بگردید: پھرتا رہا۔ درمہا را بوسہ داد: درموں کو بوسہ دیا۔ اس لیے کہ ان پر بادشاہ کا نام تھا۔ پیش: آگے۔ نہاد: رکھا۔ نیافتم: نہیں پایا۔ [۲] چہ حکایت: کیا قصہ ہے۔ من دانم: مجھے معلوم ہے۔ نمی ستاند: نہیں لیتا۔ می ستاند: وہ جو لیتا ہے۔ بخندید: ہنسا۔ ندیماں: جمع ندیم۔ شوخ دیدہ: بے حیا کو دیکھ۔ عداوت: دشمنی۔ درم: یہ چاندی کا سکہ ہوتا ہے۔ دینار: سونے کا سکہ ہوتا ہے۔ حکایت[۳۴]: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو لازم ہے کہ خیرات کا روپیہ، پیسہ وغیرہ ضرورت کے مطابق وصول کریں۔ راسخ: کامل۔ پرسید: پوچھا۔ نانِ وقف: خیرات کی روٹی۔

(فقیر عطاء الرسول)

اگر نان از بہرِ جمعیتِ[1] خاطر می ستاند حلال ست و اگر جمع از بہرِ نان می نشیند حرام۔

بیت

نان از برائے کُنجِ عبادت گرفتہ اند	صاحبدلاں نہ کُنجِ عبادت برائے نان

حکایت ۳۵ : درویشے بمقامے در آمد کہ صاحبِ آں بُقعہ کریم النفس بود طائفہ اہلِ فضل در صحبتِ او ہر یکے بذلہ و لطیفہ ہمی گفتند درویش راہ بیاباں قطع[2] کردہ بود و ماندہ شدہ و چیزے نخوردہ یکے ازاں میاں بطریقِ ظرافت گفت تُرا ہم چیزے بباید گفت گفت مرا چوں دیگراں فضل و ادبے نیست و چیزے نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کنید ہمگناں برغبت گفتند بگو گفت۔

شعر

من گرسنہ در برابرِ سفرۂ ناں	ہمچو عزبم بر درِ حمامِ زناں

یاراں نہایتِ عجزِ او بدانستند و سفرہ پیشِ او آوردند صاحبِ دعوت گفت اے یار زمانے توقف کن کہ پرستارانم کوفتہ بریاں ہمی سازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت

شعر

کوفتہ بر سفرۂ من گو مباش	کوفتہ را نانِ تہی کوفتہ است

حکایت ۳۶ : مریدے گفت پیر را چہ کنم کز خلائق برنج اندرم از بس کہ بزیارت

---

[1] از بہرِ جمعیت ، واسطے سکون خاطر : دل - می نشینند : بیٹھا ہے کنج : کونہ - گرفتہ اند : قبول کی ہے حکایت ۳۵ : اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو بے تکلف ہونا چاہیئے جو کچھ مل جائے کھالینا چاہیئے بقعہ : سرزمین : کریم النفس : سخی - طائفہ : ٹولہ - اہلِ فضل ، بذلہ : اچھی کلام : لطیفہ : خوش طبعی

[2] قطع : طے ، ماندہ شدہ : ظرافت : خوش طبعی

چیزے بباید گفت : آپ بھی کچھ فرمائیں ، دیگراں فضل : نخواندہ ام : نہیں پڑھا ، بیک بیت : ایک شعر : قناعت : صبر ، ہمگناں : سب ، برغبت : گرسنہ : بھوکا ، سفرہ ، دسترخوان : عزبم : رنڈا یعنی جس کی بیوی مرگئی ہو حمام : غسل خانہ بدانستند : اندازہ کیا : توقف کن : ٹھہر جاؤ : پرستار : نوکر - کوفتہ : تھکا - گو مباش : کچھ نہ ہو - نانِ تہی : خالی روٹی : حکایت ۳۶ : مقصد یہ ہے کہ سوال کرنا اچھا نہیں فقراء کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے ، چہ کنم : کیا کروں میں : برنج اندرم : تکلیف میں ہوں - از بس : اس لیئے :

من ہمی آیند و اوقات مرا از تردد ایشاں تشویش می باشد گفت ہر چہ درویشانند مر ایشاں را وامے بدہ و آنچہ توانگرانند از ایشاں چیزے بخواہ کہ یکے گرد تو نگردند

بیت

گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود	کافر از بیم توقع برود تا در چین

حکایت: فقیہے پدر را گفت ہیچ ازیں سخنان دلاویز رنگین متکلمان در من اثر نمیکند بحکم آنکہ نمی بینم مر ایشاں را کردارے موافق گفتار۔

مثنوی

ترک دنیا بمردم آموزند	خویشتن سیم و غلہ اندوزند
عالمے را کہ گفت باشد و بس	ہر چہ گوید نگیرد اندر کس
عالم آں کس بود کہ بد نکند	نہ بگوید بخلق و خود نہ کند

آیت: اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۵

بیت

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند	او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

پدر گفت اے پسر بمجرد ایں خیال باطل نشاید روی از تربیت ناصحاں بگردانیدن و علما را بضلالت منسوب کردن و در طلب عالم معصوم از فوائد علم

ے تردد: آمد و رفت۔ تشویش: پریشانی: وامے: قرض: توانگراں: دولت مند: گدا: فقیر: پیشرو: آگے آگے: بیم: خوف: توقع: امید: در چین: یہ قلعہ کا نام ہے جو چین میں ہے: حکایت: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو علماء سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور ان سے محبت رکھنی چاہیے۔ فقیہے: فقہ جاننے والا۔ پدر: باپ۔ ہیچ ازیں: کچھ اس۔ سخنان دلاویز: کلام دل لبھانے والی: متکلماں: واعظ کرنے والے۔ کردار: عمل گفتار: قول: ے ترک: چھوڑنا۔ اموزند: سکھاتے ہیں۔ سیم: چاندی۔ اندوزند: جمع کرتے: عالم: یعنی وہ عالم جو اپنے کہنے پر عمل نہ کرے۔ نگیرد اندر کس: کسی پر اثر نہ پڑیگا۔ بد نکند: برا نہ کرے۔ اتامرون: کیا تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ خویشتن گم: یعنی وہ خود بھولا ہوا ہے

دوسروں کو کیا راستہ دکھائے گا۔ نشاید: نامناسب: ناصحاں: جمع نصیحت: بگردانیدن: پھرنا۔ ضلالت: گمراہی۔ معصوم: بے گناہ۔ فوائد: فائدے:

دفتر عطاء الرسول

محروم ماندن ہمچو نابینائے کہ شبے در وحل افتادہ بود و می گفت آخر اے مسلماناں چراغے فرا راہِ من دارید زنے فارحہ بشنید و گفت تو کہ چراغ نمی بینی بچراغ چہ بینی ہمچنیں مجلسِ وعظ چوں کلبۂ بزاز ست آنجا تا نقدے ندہی بضاعتے نستانی و اینجا تا ارادتے نیاوری سعادتے نبری۔

قطعہ

گفتِ عالم بگوشِ جاں بشنو	ور نماند بہ گفتنش کردار
باطل ست آنچہ مدعی گوید	خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش	ور نبشت ست پند بر دیوار

قطعہ

صاحبدلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ	بشکستہ عہدِ صحبتِ اہلِ طریق را
گفتم میانِ عالم و عابد چہ فرق بود	تا کردی اختیار ازاں ایں فریق را
گفت او گلیمِ خویش بدر میبرد ز موج	ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

حکایت ۳۸: یکے بر سرِ راہے خفتہ بود و زمامِ اختیار از دست رفتہ عابدے بروے گذر کرد و در آں حالتِ مستقبحِ او نظر کرد جواں از خوابِ مستی سر بر آورد و گفت وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۵

ماندن: رہنا۔ نابینا: اندھا
وحل: کیچڑ۔ افتاد: پڑا۔ فرا راہِ من: میرے راستہ کے آگے۔ دارید: رکھو۔ فارحہ: خوش طبعی۔ نمی بینی: نہیں دیکھا۔ چہ بینی: کیا دیکھا۔ کلبۂ: دکان۔ بزاز: کپڑا فروش۔ بضاعتے: سامان۔ نستانی: نہیں لے سکتا۔ ارادت: اعتقاد۔ نیاوری: نہ کریگا۔ سعادت: نیک بختی
گفت: کلام۔ نماند: نہ ہو۔ کردار: عمل۔ باطل: غلط۔ مدعی: دعوی کرنیوالا۔ خفتہ: سویا ہوا۔ نبشت: لکھی ہوئی۔ مدرسہ: جہاں شریعت مطہرہ کی تعلیم دیجاتی ہے۔ شکستہ: توڑا۔ اہلِ طریق: صوفیائے کرام۔ میاں: درمیان۔ گلیم: کمبلی۔ بدر میبرد: باہر لے جاتا ہے۔ بگیرد: بچائے
حکایت ۳۸: اس کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو چاہیے کہ گنہگاروں کو دیکھ کر ان پر مہربانی کریں اور پردہ پوشی کریں۔ یکے بر سرِ راہ خفتہ: ایک اوپر راستہ کے بیٹھا کر رہا ہے۔ زمام: باگ۔ مستقبح: گندی۔ خوابِ مستی: نشیلی نیند۔ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ الخ: جب تم کسی بے ہودہ پر گزرو تو کرم کرتے ہوئے گذر رو۔ ۱۲

فقیر عطاء الرسول

شعر

اِذَا رَاَیْتَ اَثِیْمًا کُنْ سَاتِرًا وَّ حَلِیْمًا | یَا مَنْ یُّقَبِّحُ اَمْرِیْ لِمَ لَا تَمُرُّ کَرِیْمًا

قطعہ

متاب اے پارسا روی از گنہگار | ببخشایندگی در وے نظر کن
اگر من ناجوانمردم بکردار | تو بر من چوں جوانمرداں گذر کن

حکایت ۳۹: طائفہ رنداں بخلاف درویشے بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیش پیر طریقت برد کہ چنیں حالے رفت گفت اے فرزند خرقہ درویشاں جامہ رضاست ہر کہ دریں کسوت تحمل بیمرادی نکند مدعیست نہ درویش و خرقہ بروے حرام ست۔

فرد

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ | عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز

قطعہ

گر گزندت رسد تحمل کن | کہ بعفو از گناہ پاک شوی
اے برادر چو عاقبت خاک ست | خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی

اِذَا رَاَیْتَ: جب تو کسی گناہ گار کو دیکھے تو پردہ پوشی اور بردبار بن جا۔ جس کو میرے کام بُرے معلوم ہوتے ہیں تو کریم ہو کر کیوں نہیں گزرتا۔ متاب: نہ موڑ۔ ببخشایندگی: مہربانی؛ ناجواں: بے ہمت؛ جواں مرد: بہادر۔ حکایت ۳۹: مقصد یہ ہے کہ فقراء کو نالائقوں کی تکلیف پر صبر کرنا چاہیئے اور ان کو معاف کر دینا چاہیئے: رنداں: فاسق یعنی بے شرع لوگ، سخنان ناسزا: مناسب باتیں؛ بزدند: مارا۔ پیر طریقت: روحانی پیشوا؛ خرقہ: گدڑی؛ جامہ رضا: حکم خدا پر رضا۔ کسوت: لباس؛ تحمل: برداشت؛ بے مرادی: ناکامی؛ مدعی: دعوی کرنیوالا: دریائے فراواں: بڑا دریا یعنی جسمیں زیادہ پانی ہو۔ تیرہ: گدلا؛ سنگ: پتھر؛ تنک آبست: تھوڑا پانی؛ ہنوز: اب؛ گزند: نقصان؛ بعفو: معاف۔

عاقبت: آخر کار؛ خاک شوی: مٹی ہو؛

حکایت ۴۱ [1] منظوم

این حکایت شنو که در بغداد | رایت و پرده را خلاف افتاد

رایت از گرد راه و رنج رکاب | گفت با پرده از طریق عتاب

من و تو هر دو خواجه تاشانیم | بندهٔ بارگاهِ سلطانیم

من ز خدمت دمے نیاسودم | گاه و بیگاه در سفر بودم

تو نه رنج آزمودهٔ نه حصار | نه بیابان و باد و گرد و غبار

قدم من بسعی پیشتر ست | پس چرا عزت تو بیشتر ست

تو بر بندگانِ مه روئی | با کنیزان یاسمن بوئی

من فتاده بدستِ شاگرداں | بسفر پائے بند و سرگرداں

گفت من سر بر آستاں دارم | نه چو تو سر بر آسماں دارم

هر که بیهوده گردن افرازد | خویشتن را بگردن اندازد

حکایت ۴۲ [2]: یکے از صاحبدلاں زور آزمائے را دید بهم برآمده وکف بر دهاں انداخته گفت این را چه حالتست گفتند فلاں دشنامش داد گفت این فرومایه هزار من سنگ بر میدارد و طاقت سخنے نمی آرد۔ قطعه

لافِ سرپنجگی و دعوئے مردی بگذار | عاجزِ نفسِ فرومایه چه مردے چه زنے

[1] حکایت ۴۱: اس کا مقصد یہ ہے کہ رایت یعنی جھنڈا اس سے مراد یہ ہے وہ سالک جو راہ سلوک محنت اور مشقت کرنے کے باوجود اپنی ریاضات پر غرور کرنے سے محروم رہ جاتا ہے: اختلاف افتاد۔ اختلاف پڑ گیا: رکاب: بادشاہی سواری: عتاب: غصہ: خواجہ آقا تاش شرکت کیلئے۔ خواجہ تاش۔ یعنی ایک آقا کے دو غلام بارگاہ: دربار۔ دمے: ایک دم نیاسودم: آرام نہیں پایا۔ گاہ: وقت: بیگاہ: بے وقت: آزمودہ: آزمائی: حصار: قلعہ نہ بیابان: نہ جنگل: باد: ہوا۔ سعی: کوشش: مہ روئی: خوب صورت: یاسمن: پاکیزہ من فتادہ: میں پڑا۔ شاگرداں: ملازمین: بسفر پائے بند: سفر کی بیڑی پاؤں میں: سرگرداں: پریشان: سر بر آستاں دارم: سر چوکھٹ پر رگڑتا ہوں۔ سر بر آسماں دارم: تکبر نہیں کرتا: گردن فراز: گردن بلند: اندازد: گراتا ہے: حکایت ۴۲ [2]: اس کا مقصد یہ ہے کہ اصل بہادری یہ ہے۔ کہ انسان اپنے نفس پر قابو پائے۔ دوسروں کو مارنا بہادری نہیں۔ زور آزمائے: پہلوان: بہم برآمدہ: غصہ میں بھرا ہوا۔ کف بر دہاں انداختہ: جھاگ منہ پر لگائے ہوئے۔ دشنام: گالی۔ فرومایہ: کمینہ: بر میدارد: اٹھا لیتا ہے۔ لاف: خودستائی۔ گپ شپ۔ سرپنجگی: پہلوانی: چہ مردے چہ زنے: کیا مرد کیا عورت۔

گرت از دست برآید دہنے شیریں کن | مردی آں نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے

قطعہ

اگر خود بر درد پیشانئے پیل | نہ مرد ست آنکہ در وے مردمی نیست
بنی آدم سرشت از خاک دارند | اگر خاکی نباشد آدمی نیست

حکایت : بزرگے را پرسیدم از سیرت اخوان صفا گفت کمینہ آنکہ مراد خاطر یاراں بر مصالح خویش مقدم دارد حکما گفتہ اند برادر کہ در بند خویش ست نہ برادرست و نہ خویش ست۔

فرد

ہمرہ اگر شتاب کند در سفر بالیست | دل در کسے مبند کہ دل بستہ تو نیست

فرد

چوں نبود خویش را دیانت و تقویٰ | قطع رحم بہتر از مودت قربیٰ

یاد دارم کہ یکے مدعی دریں بیت بر قول من اعتراض کردہ بود و گفتہ کہ حق تعالیٰ در کتاب مجید از قطع رحم نہی کردہ است و بمودت ذوالقربیٰ فرمودہ وانچہ تو گفتی مناقض آنست گفتم آیت وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔

گرت از دست برآید : اگر تیرے ہاتھ سے ہو سکے۔ شیریں کن : میٹھا کر۔ مردی : جواں مردی۔ مشتے بزنی : مکا مارے ہوئے : منہ۔ درد پیشانئے : پیشانی پھاڑ دینے والا۔ پیشانئے : پیشانی۔ پیل : ہاتھی۔ مردمی : انسانیت۔ سرشت : پیدائش۔ خاک دارند : مٹی سے ہوتی ہے۔ حکایت : اس کا مقصد یہ ہے کہ فقرا کا اولین فرض ایثار ہے اور اللہ تعالیٰ کے بے فرمانوں سے محبت کسی طرح مناسب نہیں اگرچہ قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ سیرت : عادت۔ اخوان : جمع اخ بھائی۔ صفا : کامل۔ کمینہ : ادنیٰ۔ مراد خاطر یاراں : دوستوں کی دلی آرزو۔ مصالح : مصلحت۔ مقدم : اوں۔ بند خویش : اپنی فکر میں۔ نہ خویش : نہ اپنا ہے۔ ہمرہ : ساتھی۔ شتاب کند : جلدی کرے۔ بالیست : ٹھہر جا۔ مبند : نہ لگا۔ دیانت : دینداری۔ تقویٰ : پرہیزگاری۔ قطع رحم : رشتہ داروں سے تعلق ختم کرنا۔ مودت : محبت۔ قربیٰ : رشتہ دار۔ کتاب مجید : کتاب بزرگ۔ یعنی قرآن مجید۔ نہی : منع۔ ذوالقربیٰ : قریبی رشتہ دار۔ مناقض : خلاف مخالف۔ وان جاہدک : اور اگر والدین تجھ کو کوشش کریں اس چیز پر کہ تو میرے ساتھ شریک کرے۔ اس کو جس کا تجھے علم بھی نہیں تو ان کی بات نہ مان۔

بیت

ہزار خویش کہ بیگانہ[1] از خدا باشد | فدائے یک تنِ بیگانہ کآشنا باشد

حکایت[2] منظوم

پیر مردے لطیف در بغداد | دخترک را کفش دوزے داد
مردکِ سنگدل چناں بگزید | لبِ دخترکہ خون او بچکید
بامداداں پدر چناں دیدش | پیشِ داماد رفت و پرسیدش
کاے فرومایہ ایں چہ دندانست | چند خائی لبش نہ انبان ست
بمزاحت نگفتم ایں گفتار | ہزل بگذار و جد ازو بردار
خوئے بد در طبیعتے کہ نشست | نرود جز بوقت مرگ از دست

حکایت[3]: آوردہ اند کہ فقیہے دخترے داشت بغایت زشت رو بجائے زناں رسیدہ باوجود جہاز و نعمت کسے در مناکحتِ او رغبت نمیکرد۔

فرد

زشت باشد دبیقی و دیبا | کہ بود بر عروسِ نازیبا

فی الجملہ بحکمِ ضرورت باضریرے عقدِ نکاحش بستند و آوردہ اند کہ حکیمے دراں تاریخ از سراندیپ آمدہ بود کہ دیدۂ نابینا را روشن ہمیکرد فقیہ را گفتند چرا دامادِ خود

---

[1] بیگانہ۔ خداتعالیٰ سے دور۔ فدائے: قربان، یک تن: ایک آدمی۔ آشنا: خداشناس، یعنی اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا۔ [2] حکایت: مقصد یہ ہے کہ فقرا کو بری عادتوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ لطیف: پاکیزہ، دخترک: چھوٹی لڑکی۔ کفش دوزے: موچی، مردک: ذلیل مرد، سنگدل: سخت دل، بگزید: ہونٹ، بچکید: ٹپک پڑا، بامداداں: صبح کے وقت۔ فرومایہ: کمینہ، ایں چہ دندانست: یہ کیا دانت ہیں، خائی: چبایا ہے، انبان: زری کا چمڑا، مزاح: مذاق، ہزل بگذار: مذاق چھوڑ، وجد: سنجیدہ بات، خوئے بد: عادت بری، نشست: بیٹھ جاتی ہے۔ نرود: نہیں جاتی، مرگ: موت، [3] حکایت: مقصد یہ ہے کہ فقرا کو دنیاوی معاملات میں ہوشیار رہنا چاہیے، فقیہ: دانش مند، بغایت: انتہائی، زشت رو: بدصورت زناں رسیدہ: بالغ ہوگئی، یعنی جوان ہوگئی، جہاز: جہیز، مناکحت: نکاح کرنا۔ دبیقی: ایک باریک ریشمی کپڑا جو مصر میں بنتا ہے۔ عروس: دلہن، نازیبا: بے زینت۔ جسم پر ہو۔ بحکمِ ضرورت: مجبوراً، ضریر: نابینا، عقد: گرہ، یعنی نکاح کردیا، حکیم: طبیب۔ سراندیپ: یہ ایک جزیرہ کا نام ہے۔ جو ہندوستان میں ہے اس کو سیلون بھی کہتے ہیں۔ دیدہ: آنکھیں، ہمیکرد: بناتا تھا۔

را علاج نکنی گفت ترسیم[1] کہ بینا شود و دخترم را طلاق دہد۔

ع : شوئے زنِ زشت روئے نابینا بہ

حکایت ۴۵ : پادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشاں نظر کرد یکے ازاں میاں بفراست بجای آورد و گفت اے ملک ما دریں دنیا بعیش از تو خوشتریم و بہ جیش از تو کمتریم و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر انشاء اللہ تعالیٰ۔

مثنوی

اگر کشور کشائے کامران ست | وگر درویش حاجتمندِ نان ست
دراں ساعت کہ خواہند ایں و آں مرد | نخواہند از جہاں بیش از کفن برد
چو رخت از مملکت بر بست خواہی | گدائی بہتر ست از پادشاہی

طریقت : ظاہرِ درویشی جامۂ ژندست و موئے سترده و حقیقت آں دل زنده و نفس مرده۔

قطعہ

نہ آں کہ بر درِ دعویٰ نشیند از خلقی | وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد
اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے | نہ عارفست کہ از راہِ سنگ برخیزد

طریقت : طریقِ درویشاں ذکرست و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدیں صفتہا کہ گفتم موصوف ست بحقیقت

[1] ترسیم : ڈر ہے مجھے۔ بینا : دیکھنے والا۔ شوئے : شوہر۔ دخترم : لڑکی میری۔ دہد : دے دے۔ حکایت ۴۵ : مقصد یہ ہے کہ فقراء کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیے۔ اپنی عبادت پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے۔ دیدۂ استحقار : ذلت کی نظر۔ فراست : سمجھداری۔ ما دریں : ہم اس میں۔ خوشتریم : خوش زیادہ۔ جیش : لشکر۔ کمتریم : تجھ سے کم۔ بمرگ : موت۔ کشور : ولایت۔ کشائے : کھولے۔ کامران : کامیاب۔ حاجت مند : ضرورت مند۔ ساعت : گھڑی۔ خواہند : چاہتے ہیں۔ بیش : زیادہ۔ رخت : سامان۔ بربست : باندھا۔ خواہی : چاہے تو۔ گدائی : فقیری۔ طریقت : رستہ اُخروی۔ ژند : گدڑی۔ موئے سترده : بال منڈے ہوئے۔ دل زنده : اللہ تعالیٰ کی یاد۔ خلقی : کمینہ پن۔ برخیزد : تیار ہو جاتے۔ کوہ فرو : پہاڑ کے نیچے۔ غلطد : لڑکھڑانا۔ آسیا سنگے : [illegible] کا پتھر۔ ذکر : [illegible] تعالیٰ کی یاد۔ طاعت : عبادت۔ ایثار : اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینا۔ قناعت : تھوڑے پر صبر کرنا۔ توحید : [illegible] تعالیٰ کو ایک جاننا۔ توکل : اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔ تسلیم : سونپنا۔ تحمل : برداشت۔ صفتہا : صفتوں۔

درویشی ست و اگر در قباست[1] اما ہرزہ گرد بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روز ہا بشب آرد در بندِ شہوت و شبہا روز کند در خوابِ غفلت و بخورد ہر چہ درمیان آید و بگوید ہر چہ بر زباں آید رندست و اگر در عباست۔

قطعہ

اے درونت برہنہ از تقویٰ | کز بروں جامۂ ریا داری
پردۂ ہفت رنگ در بگذار | تو کہ در خانہ بوریا داری

مثنوی

دیدم گلِ تازہ چند دستہ | بر گنبدے از گیاہ بستہ
گفتم چہ بود گیاہِ ناچیز | تا در صفِ گل نشیند او نیز
بگریست گیاہ و گفت خاموش | صحبت نکند کرم فراموش
گر نیست جمال و رنگ و بویم | آخر نہ گیاہِ باغ اویم
من بندۂ حضرتِ کریمم | پروردۂ نعمتِ قدیمم۔
گر بے ہنرم و گر ہنر مند | لطف ست امیدم از خداوند
با آنکہ بضاعتے ندارم | سرمایۂ طاعتے ندارم
او چارۂ کارِ بندہ داند | چوں ہیچ وسیلتش نماند

[1] قبا: قیمتی؛ پشمینہ۔ ہرزہ گرد: مسخرہ ا۔ ہوا پرست: خواہش پرست۔ روز ہا بشب: دن کو رات کردے۔ شبہا روز کند: رات کو دن کرے۔ درمیان آید: درمیان آیا۔ عبا: فقراء کا لباس۔ درونت: اندر تیرا۔ برہنہ: ننگا۔ تقویٰ: پرہیزگار۔ جامہ ریا داری: ریا کاری کا لباس۔ پردہ ہفت رنگ: سات رنگ کا پردہ۔ یعنی ظاہری زیب و زینت سے کوئی کام نہیں چلتا۔

[2] بگریست: روئی۔ صحبت نہ کند: ساتھ نہ کرے۔ فراموش: بھولنا۔ یعنی شریف آدمی دوستی نہیں بھلاتا۔ بویم: خوشبو۔ اویم: اس کا ہوں میں۔ کریم: کریم کا۔ قدیمم: پرانی کا ہوں میں۔ لطف: مہربانی۔ امیدم: امید۔

رسمیست که مالکان تحریر | آزاد کنند بندۂ پیر
اے بار خدای عالم آرای | بر سعدیٔ پیر خود ببخشای
سعدی رہ کعبۂ رضا گیر | اے مردِ خدا رہِ خدا گیر
بدبخت کسیکہ سر بتابد | زیں در کہ درِ دگر نیابد

حکایت : حکیمے را پرسیدند از سخاوت و شجاعت کہ کدام بہتر ست
گفت آں کس را کہ سخاوت ست بشجاعت حاجت نیست ۔

فرد

بنشت ست بر گورِ بہرام گور | کہ دستِ کرم بہ کہ بازوئے زور

قطعہ

نماند حاتم طائی ولیک تا باید | بماند نامِ بلندش بہ نیکوئی مشہور
زکوٰۃِ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را | چو باغباں بزند بیشتر دہد انگور

باب سوم در فضیلتِ قناعت

حکایت : خواہندۂ مغربی در صف بزّازانِ حلب میگفت اے
خداوندانِ نعمت اگر شمارا انصاف بودے ما را قناعت رسم سوال از جہاں

لے رسمیست : رسم و طریقہ ۔ مالکان تحریر : آزاد کرنے کے مالک ۔ بارِ بزرگا : آرای : زینت دینے والا
پیر : بوڑھا ۔ ببخشای : مہربانی ۔ کعبۂ رضا : اللہ تعالیٰ کی مرضی پہ راضی رہنا ۔ کسیکہ : وہ شخص ۔ سر بتابد : منہ موڑے ؛ حکایت : مقصد یہ ہے کہ باطنی مرتبہ حاصل کرنے کیلئے سخاوت سب سے زیادہ بہترین عبادت ہے ۔ فقراء کو سخی ہونا ضروری ہے ۔ شجاعت : بہادری ۔ کدام : کون سی ۔ لے بنشت : لکھا ۔ گور : قبر ۔ حاتم طائی : ۔ عرب کا مشہور سخی ۔ ابد : ہمیشہ جس کی انتہا نہ ہو ۔ بدر کن : باہر نکال ؛ ۔ فضلۂ رز : انگور کی بیکار شاخیں ؛ باغباں : مالی ۔ بزند : ہمیں مارے ؛ باب تیسرا بزرگی قناعت میں ۔ حکایت اس کا مقصد یہ ہے کہ دولت مند کے لیے بخل کرنا اور غریب کے لیے بغیر ضرورت کے سوال کرنا بدترین عبادت ہے ۔

خواہندہ : بھکاری ؛ مغربی : یعنی افریقہ کا رہنا والا ۔ صف : لائن ۔ بزّازان : جمع بزّاز ۔ پارچہ فروش ؛ حلب : شہر کا نام ہے جو ملکِ شام میں ہے ۔ خداوندان : دولت مند ۔ شمارا : انصاف : تم میں انصاف ہوتا ۔ قناعت ۔ صبر ؛ یعنی جو کچھ مل جائے صبر کرنا : رسم : طریقہ ۔ [illegible] : اٹھ جاتے ۔

قطعہ

اے قناعت توانگرم گرداں | کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
کنجِ صبراختیارِ لقمان ؑ ست | ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

حکایت[۲] : دو امیر زادہ در مصر بودند یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبۃ الامر یکے علامہ گشت و آں دگر عزیز مصر شد پس ایں توانگر بچشمِ حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتے من بسلطنت رسیدم و ایں ہمچناں در مسکنت بماند گفت اے برادر شکرِ نعمتِ باری عزّ اسمہٗ ہمچناں بر من افزوں ترست کہ میراث پیغمبراں یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون وہامان رسید یعنی ملکِ مصر۔

مثنوی

من آں مورم کہ در پایم بمالند | نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند
کجا خود شکرِ ایں نعمت گذارم | کہ زورِ مردم آزارے ندارم

حکایت[۳] : درویشے راشنیدم کہ در آتش فاقہ می سوخت و خرقہ بخرقہ می دوخت و تسکین خاطرِ خود را می گفت

شعر

بنانِ خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق | کہ رنجِ محنتِ خود بہ کہ بارِ منتِ خلق

لہ : توانگرم : مالدار ؛ گرداں : کردے ۔ ورائے : سوائے کنج : گوشہ ۔ کونہ ؛ لقمان : اگرچہ مشہور لقمان حکیم کا نام ہے لیکن یہاں دانا مراد ہے ؛ حکمت : دانائی حکایت[۲] : مقصد حکایت کا یہ ہے کہ قناعت کرنا بڑی نعمت ہے ، اس میں دین و دنیا میں بھلائی ہے علم آموخت : علم سیکھا ۔ مال اندوخت : مال جمع کیا عاقبۃ الامر : آخرکار ۔ علامہ گشت : بڑا عالم ہوگیا ۔ عزیزِ مصر : مصر کا بادشاہ اس کو عزیز کہتے ہیں حقارت : ذلت ؛ بسلطنت : بادشاہی ؛ مسکنت : عاجزی ۔ عزّ اسمہٗ : عزت والا نام اُس کا ۔ افزوں ترست : بلند تر ہے میراث : ورثہ ۔ ترکہ : فرعون : مصر کے بادشاہ کا لقب ہے جس نے خدائی دعویٰ کیا تھا ہامان : فرعون کا وزیر تھا ۔ مور : چیونٹی ؛ بمالند : رگڑ دیں زنبورم : بھڑ ۔ ڈمبو ۔ نیشم : ڈنگ ؛ بنالند : روئیں ۔ حکایت[۳] : مقصد یہ ہے کہ فقراء کو فاقہ پر صبر کرنا امراء اور اغنیاء کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے ، فاقہ : بھوک ، سوخت : جلا ہوا ۔ خرقہ بخرقہ دوخت : پیوند پر پیوند لگاتا تھا ۔ تسکین خاطر : دل کی تسلی ، دلق : پرانا کپڑا ۔ کہ ۔ اس لیے ، بار : بوجھ ؛ منت : احسان ۔ خلق : مخلوق ۔

کسے گفتش[۱] چہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبعے کریم دارد و کرمے عمیم میاں بخدمتِ آزادگان بستہ و بر درِ دلہا نشستہ اگر بر صورت چنانکہ ہست وقوف یابد پاسِ خاطرِ عزیزاں داشتن منت دارد و غنیمت شمارد گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بردن۔

قطعہ

ہم رقعہ دوختن بہ و الزامِ کنجِ صبر	کز بہرِ جامہ رقعہ بر خواجگاں نبشت
حقّا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است	رفتن بپائے مردئ ہمسایہ در بہشت

حکایت[۲]: یکے از ملوکِ عجم طبیبے حاذق را بخدمتِ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرستاد سالے چند در دیارِ عرب بود کسے بتجربہ پیش او نیاورد و معالجتے از وے در نخواست پیش پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم آمد و گلہ کرد کہ مرا ایں بندہ را برائے معالجتِ اصحاب بخدمت فرستادہ اند دریں مدت کسے التفاتے نکرد تا خدمتے کہ بر بندہ معیّن است بجا آرد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام گفت ایں طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند حکیم گفت ہمیں ست موجبِ تندرستی زمینِ خدمت ببوسید و رفت۔

[۱] گفتش: کہا۔ چہ نشینی: کیوں بیٹھا۔ طبعی کریم: سخی طبیعت۔ عمیم: عام۔ آزادگان: آزاد یعنی دنیا کے لوگوں سے آزاد۔ بر درِ دلہا نشستہ: لوگوں کی دل جوئی کرنا۔ وقوف: خبر۔ پاس: حاسِ عزیزاں: منت دار: احسان مانے گا۔ غنیمت شمارد: غنیمت شمار کریگا۔ پستی: ذلت بردن: رقعہ دوختن: پیوند لگانا۔ الزام: لازم۔ کنج: کونہ۔ رقعہ: خط۔ نبشت: لکھا حقّا: یقیناً۔ عقوبت: عذاب۔ رفتن: جانا۔ بپائے مردی: مدد ہمسایہ: پڑوسی۔

[۲] حکایت: مقصد یہ ہے کہ کم کھانا بہت ضروری ہے اس سے جسم اور روح کو تندرستی رہتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی طریقہ تھا۔ عجم: عرب شریف کے ماسوا سب دنیا کو عجمی کہا جاتا ہے۔ حاذق: ماہر دیارِ عرب: عرب کے شہر۔ تجربتے: آزمائے ہوئے۔ معالجت: علاج نخواست: خواہش نہ کی۔ گلہ: شکایت۔ اصحاب: صحابہ کرام۔ فرستادہ: بھیجا۔ التفات: توجہ۔ بر بندہ معیّن: بندہ کے ذمہ۔ اشتہا: خواہش بھوک۔ نخورند: نہیں کھاتے۔ ہنوز اشتہا: تھوڑی بھوک۔ بدارند: کھینچ لیتے ہیں۔ ہمیں ست: یہی ہے زمینِ خدمت ببوسید: تعظیم بجا لایا۔ یعنی سیدی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمِ اقدس کو چوم لیا۔

مثنوی

سخن آنگه کند حکیم آغاز[1] | یا سرِ انگشت سوئے لقمہ دراز
کہ زنا گفتنش خلل زاید | یا زنا خوردنش بجاں آید
لاجرم حکمتش بود گفتار | خوردنش تندرستی آرد بار

حکایت[2]: در سیرتِ اردشیر بابکاں آمدہ است کہ حکیم عرب را پرسیدند کہ روزے چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت ایں قدر چہ قوت دہد گفت ھٰذَا الْمِقْدَارُ یَحْمِلُکَ وَمَا زَادَ عَلٰی ذٰلِکَ فَاَنْتَ حَامِلُہٗ یعنی ایں قدر ترا برپا میدارد و چہ بریں زیادت کنی حمّال آنی۔

شعر

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن ست | تو معتقد کہ زیستن از بہرِ خوردن ست

حکایت[3]: دو درویش خراسانی ملازمِ صحبت یکدیگر سفر کردندے یکے ضعیف بود کہ بعد دو شب افطار کردے و دیگر قوی کہ روزے سہ بار خوردے اتفاقاً بر درِ شہرے بہ تہمتِ جاسوسی گرفتار آمدند ہر دو را بخانہ در کردند و بگل برآوردند بعد از دو ہفتہ کہ معلوم شد کہ بیگناہاند قوی را دیدند مُردہ و ضعیف جاں بسلامت بردہ مردم دریں عجب بماندند حکیمے گفت

[1] آغاز: شروع؛ سرِ انگشت: ہاتھ سوئے: طرف؛ خلل: نقصان؛ زاید: پیدا ہوا۔ بجاں آید: جان پر بن جائے۔ یعنی مرنے کے قریب ہو جائے۔ لاجرم: لامحالہ گفتار: گفتگو؛ بار: پھل؛

[2] حکایت: مقصد یہ ہے یعنی اس کا مقصد حکایت سے جیسا ہے سیرت: عادت؛ اردشیر: بادشاہ تھا۔ بابکاں: یہ اس بادشاہ کا نانا تھا؛ چہ مایہ: کتنا؛ صد درم: انتیس ۲۹ تولہ؛ سنگ: کفایت، قوت: طاقت۔ ھٰذا المقدار: یہ مقدار تجھے اٹھائے گی۔ اور جو اس سے زائد ہوگی تو اس کا بوجھ تجھے اٹھانا ہوگا۔ برپا میدارد: زندہ رکھے گی۔ و چہ: جو کچھ؛ حمّال: بوجھ اٹھانے والا۔ زیستن: زندہ کرے؛ معتقد: اعتقاد رکھنے والا؛

[3] حکایت: مقصد یہ ہے کہ کم کھانے اور تنگی برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے اس لیے کہ مصیبت کے وقت یہ عادت کام آئیگی۔ خراسانی: ایران کا ایک شہر کا نام ہے۔ ملازم صحبت یکدیگر: ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑتے؛ ضعیف: کمزور۔ تہمت: بدگمانی؛ جاسوسی: مخبری؛ بخانہ در کردند: کوٹھڑی میں قید کر دیا۔ بگل برآوردند: مٹی سے دروازہ بند کر دیا جان بسلامت: بردہ: زندہ رہا؛ بکشادند: کھولا۔

بماند حکیمے گفت خلاف[1] ایں عجب بودے کہ ایں بسیار خوار بود است طاقت بینوائی نیاورد و ہلاک شد و آں دگر خویشتن دار بود لاجرم بر عادتِ خویش صبر کرد و بسلامت خلاص یافت

قطعہ

چو کم خوردن طبیعت شد کسے را	چو سختی پیشش آید سہل گیرد
وگر تن پرورست اندر فراخی	چو تنگی بیند از سختی بمیرد

حکایت[2] یکے از حکما پسر را نہی ہمیکرد از بسیار خوردن کہ سیری مردم را رنجور کند گفت اے پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیدہ کہ ظریفاں گویند بہ سیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار کُلُوا واشربوا ولا تسرفوا

شعر

نہ چنداں[3] بخور کز دہانت بر آید	نہ چنداں کہ از ضعف جانت بر آید

قطعہ

با آنکہ در وجود طعام است عیشِ نفس	رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود
گر گلشکر خوری بہ تکلف زیاں کند	ور نانِ خشک دیر خوری گلشکر بود

حکایت[4] رنجورے را گفتند دلت چہ میخواہد گفت آنکہ دلم چیزے

---

[1] خلاف : ایں عجب ، اگر اس کے خلاف ہوتا تو تعجب ہوتا ۔ بسیار خوار : زیادہ کھانے والا ۔ بے نوائی : بے سامانی ، غریبی ۔ خویشتن دار : مصیبت پر صبر کرنے والا ۔ لاجرم : لامحالہ ۔ خلاص یافت : چھٹکارا پایا ۔ کم خوردن : تھوڑا کھانیوالا ۔ طبیعت : عادت ۔ سہل : آسان ۔ تن پرور : آرام پسند ۔

[2] حکایت : مقصد یہ ہے کہ کھانا کھانے میں اعتدال چاہیئے ۔ نہ اتنا کم کھاؤ کہ کمزوری لاحق ہو جاؤ ۔ نہ اتنا زیادہ کہ بیمار ہو جاؤ ۔ نہی : منع ۔ سیری : پیٹ بھر کر کھانا ۔ رنجور : بیماری ۔ گرسنگی : بھوک ۔ ظریفاں : جمع ظریف : خوش طبع ۔ مردن : مرنا ۔ اندازہ نگہدار : اندازہ رکھ یعنی خوراک مقرر کر ۔ کلوا واشربوا یعنی کھاؤ پیو اور فضول خرچی مت کرو ۔

[3] نہ چنداں بخور : نہ اتنا کھا ۔ دہانت بر آید : منہ سے نکل پڑے ۔ ضعف : کمزور ۔ جانت بر آید : جان تیری نکل جائے ۔ عیشِ نفس : نفس کی لذت ۔ بیش : زیادہ ۔ قدر : اندازہ ۔ گلشکر : گلقند ۔

[4] حکایت : مقصد یہ ہے کہ زیادہ کھانا نقصان دیتا ہے اور صحت کو خراب کر دیتا ہے ۔ رنجور : بیمار ۔ دلت چہ میخواہد : دل تیرا کیا چاہتا ہے ۔ آنکہ دلم : میرے دل ہیں ۔

نخواہد[1]

شعر

معدہ چو پر گشت شکم درد خاست | سود ندارد ہمہ اسباب راست

حکایت[9] بقالے را درمے چند بر صوفیاں گرد آمدہ بود در واسط ہر روز مطالبت کردے و سخنہائے باخشونت گفتے و اصحاب از تعنّت او خستہ خاطر ہمی بودند و از تحمل چارہ نبود صاحب دلے دراں میاں گفت نفس را وعدہ دادن بطعام آسان ترست کہ بقال را بدرم

قطعہ

ترکِ احسانِ خواجہ اولٰے تر | کاحتمالِ جفائے بوّاباں
بہ تمنائے گوشت مردن بہ | کہ تقاضائے زشت قصاباں

حکایت[10] جوانمردے را در جنگِ تاتار جراحتے رسید کسے گفت فلاں بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواہی باشد کہ دریغ ندارد و گویند بازرگاں بنجل معروف بود

شعر

گر بجائے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب | تا قیامت روزِ روشن کس ندیدے در جہاں

جواں مرد گفت اگر دارو خواہم از دہد یا ندہد و اگر دہد نفع کند یا نکند بارے خواستن از و زہر کشندہ است۔

---

[1] نخواہد: نہیں چاہتا۔ پُرگشت: بھر گیا۔ شکم: پیٹ۔ خاست: اٹھا۔ سود: فائدہ۔ اسباب راست: مناسب تدبیر۔ حکایت[9]: مقصد یہ ہے کہ اُدھار لینے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ بعض دفعہ پریشانی اٹھانی ہوتی ہے۔ بقالے: اگرچہ سبزی فروش کو کہتے ہیں مگر یہاں غلہ فروش مراد ہے۔ درم: چاندی کا سکہ ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے۔ صوفیاں گرد آمدہ: یعنی کمبل فروش نیقر۔ واسط: یہ شہر کا نام ہے۔ فارس میں ہے۔ مطالبت تقاضا: یعنی مانگنا۔ خشونت: سختی۔ تعنّت: عیب جوئی۔ خستہ: رنجیدہ۔ تحمل: برداشت۔ چارہ: کوئی علاج۔ خواجہ: مالک۔ اولٰے تر: زیادہ بہتر۔ جفا: ظلم۔ بوّاباں: جمع بوّاب: دربان۔ تمنا: آرزو۔ زشت: سخت۔ قصاباں: جمع قصاب قصائی۔ حکایت[10]: مقصد یہ ہے بخیل سے کوئی چیز نہ مانگنی چاہیئے۔ غذا تو درکنار۔ بیماری کے وقت دوا بھی نہ مانگنی چاہیئے۔ جوانمرد: بہادر۔ تاتار: ملک کا نام ہے جسے ترکستان کہتے ہیں۔ جراحت: زخم۔ بازرگان: تاجر۔ نوشدارو: یہ دوا کا نام ہے جو زخموں پر استعمال کرتے ہیں۔ بخواہی: مانگے۔ دریغ ندارد: انکار نہ۔ نانش: روٹی اس کی۔ سفرہ: دسترخوان۔ دارو خواہم: دوا طلب کروں۔ از و دہد یا ندہد: معلوم نہیں دے یا نہ دے۔ بارے: چلو

شعر

ہر چہ از دونان بمنت خواستی | در تن افزودی و از جان کاستی

حکیمان گفتہ اند اگر آبِ حیات فروشند فی المثل بآبروئے دانا نخرد کہ مردن بعزت بہ از زندگانی بمذلت

شعر

اگر حنظل خوری از دستِ خوشروی | بہ از شیرینی از دستِ ترشروئے

حکایت یکے از علما خورندہ بسیار داشت و کفاف اندک یکے را از بزرگاں کہ معتقد او بود بگفت روی از توقعِ او در ہم کشید تعریضِ سوال از اہلِ ادب در نظرش قبیح آمد

قطعہ

ز بخت روی ترش کردہ پیشِ یارِ عزیز | مرو کہ عیش برو نیز تلخ گردانی

بحاجتے کہ روی تازہ روی و خنداں رو | فرو نہ بندد کارِ گشادہ پیشانی

آوردہ اند کہ اندکے در وظیفہ او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم دانشمند چوں پس از چند روز مودت معہود بر قرار ندید گفت

شعر

بئسَ المطاعمُ حِینَ الذُّلِّ تکسِبُھا | القِدرُ منتصِبٌ و القَدرُ مخفوضٌ

لہ دوناں: کمینے ۔ منت: خوشامد خواستی: مانگے ۔ تن افزودی: تن کو بڑھایا ۔ کاستی: گھٹ گئی ۔ فروشند فی المثل: بآبروئے: مثلاً آبرو کے بدلے: فروخت کریں نخرد: نہ خریدے: مذلت: ذلت حنظل: ایک مشہور کڑوی دوا کا نام ہے یعنی تمہ: خوشروی: خوش مزاج ترشروی: بد مزاج ۔ حکایت: مقصد یہ ہے: کہ اہلِ علم کو تنگی اور پریشانی کے وقت خوش رہنا چاہیئے ۔ کمزوری پر صبر کرنا چاہیئے ۔ لوگوں سے سوال کرنا اپنی عزت برباد کرنا ہے ۔ خورندہ: بسیار: زیادہ کھانے والا یعنی دوست بہت کفاف اندک: آمدنی تھوڑی ۔ روی منہ ۔ توقع: امید ۔ در ہم کشید: منہ پھیر لیا ۔ ناراض ہو گیا ۔ تعریض سوال پیش کرنا ۔ قبیح: برا ۔ بخت مقدر: روی ترش: منہ بنا کر تلخ: کڑوا ۔ گردانی: خنداں رو: ہنسنے والا منہ:

کشادہ پیشانی: خوش مزاج ۔ وظیفہ: تنخواہ: ارادت: اعتقاد ۔ مودت: دوستی ۔ معہود: گذشتہ ۔ بئس المطاعم: کھانے برے ہیں ۔ جنہیں تو ذلت کی حالت میں حاصل کرتا ہے ہانڈی چڑھ جائے گی لیکن عزت گھٹ جائے گی ؛

(فقیر عطاء الرسول اویسی 2)

فرد

نانم افزود و آبرویم کاست | بینوائی بہ از مذلت خواست

حکایت (۱۲) درویشے را ضرورتے پیش آمد کسے گفت فلاں نعمتے دارد کامل وکرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد ہمانا کہ در قضائے آں توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رہبری کنم دستش گرفت تا بمنزل آں شخص در آورد یکے را دید لب فروہشتہ و تند نشستہ برگشت و سخن نگفت کسے گفتش چہ کردی گفت عطائے او را بلقائے او بخشیدم

قطعہ

مبر حاجت بنزدیک ترشروی | کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی
اگر حاجت بری نزد کسے بر | کہ از رویش بنقد آسودہ گردی

حکایت (۱۳) خشک سالے در اسکندریہ پدید آمد چنانکہ عنان طاقت درویشاں از دست رفتہ بود و درہائے آسماں بر زمیں بستہ و فریاد اہل زمین بآسماں پیوستہ۔

قطعہ

نماند جانور از وحش و طیر و ماہی و مور | کہ بر فلک نشد از بیمرادی افغانش

لے افزود، بڑھ گئی۔ آبرویم، عزت میری۔ کاست، کم ہوگئی۔ بینوائی، مفلسی، غریبی۔ مذلت، ذلت خواست، چاہتا ہے۔ حکایت ۱۲ کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو بخیل اور بدمزاج لوگوں سے کسی وقت بھی اپنی ضرورت کا اظہار نہ کرے، ورنہ باطنی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ کرم نفسی، سخاوت۔ شامل، عام۔ واقف، باخبر۔ ہمانا، یقیناً۔ قضائے، پورا۔ توقف، ٹھہر۔ منت، میں تجھے۔ لب فروہشتہ، ہونٹ لٹکائے ہوئے۔ تند نشستہ، تیز مزاجوں کی طرح بیٹھا ہوا۔ برگشت، پھرا۔ عطائے، بخشش لقائے، ملاقات۔ بخشید، اس کی صورت کو بخش دی۔ کے مبر، نہ جا۔ ترشروی، بدمزاج خوئے بد، بری عادت۔ فرسودہ، تکلیف۔ بری، لے جاتے تو۔ نقد، فوراً۔ آسودہ، خوش۔ حکایت ۱۳ مقصد یہ ہے کہ لوگ فقر اور فاقہ برداشت کر سکتے ہیں لیکن کمینوں کا احسان اور بوجھ سر پر نہیں رکھ سکتے، عزت نفس کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کرتے۔ خشک سالے، قحط سال۔ اسکندریہ، شہر کا نام ہے مصر میں ہے اس کو اسکندر نے آباد کیا تھا۔ پدید، ظاہر۔ عنان، باگ، لگام۔ رفتہ، چھوٹ گئی۔ درہائے آسماں، بارش نہیں ہوتی تھی۔ بستہ، بند۔ نماند، وحش، جنگلی جانور۔ طیر، پرندے۔ ماہی، مچھلی۔ مور، چیونٹی۔ فلک، آسمان۔ بیمرادی، بے مقصد۔ افغانش، فریاد۔

عجب کہ دودِ دلِ خلق جمع می نشود | کہ ابر گردد و سیلاب دیدہ بارانش

درچنیں سالے مخنّثے دور از دوستاں کہ سخن در وصفِ او ترکِ ادب
است خاصّہ در حضرتِ بزرگاں و بطریقِ اہمال ازاں درگذشتن ہم
نشاید کہ طائفہ بر عجزِ گویندہ حمل کنند بریں دو بیت اختصار کنیم کہ
اندک دلیلِ بسیارے باشد و مشتے نمونہ خروارے

شعر

تتری گر کشد مخنّث را	تتری را دگر نباید کشت
چند باشد چو جسرِ بغدادش	آب در زیر و آدمی بر پشت

چنیں شخصے کہ یک طرف از نعتِ او شنیدی دریں سال نعمتِ بیکراں
داشت تنگدستاں را سیم و زر دادے و مسافراں را سفرہ نہادے
گروہے درویشاں از جورِ فاقہ بطاقت رسیدہ بودند آہنگِ دعوت
او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم و گفتم

قطعہ

نخورد شیر نیم خوردہ سگ	گر بسختی بمیرد اندر غار
تن بہ بیچارگی و گرسنگی	بنہ و دست پیشِ سفلہ مدار

لہ دُود: دھواں - می نشود: نہ ہوتا
ابر: بادل - دیدہ بارانش: آنسو
بارش بن جائیں: مخنّثے: ہیجڑا
دُور از دوستاں: اللہ کرے
دوستوں سے دُور رہے - ترک:
چھوڑ دیا - حضرت: دربار - اہمال:
چھوڑنا - گذشتن: گزرنا - طائفہ:
ٹولہ - حمل کنند: گمان کریں گے:
اختصار: مختصر - اندک: تھوڑا
مُشتے: نمونہ: مُٹھی بھر - خروار:
گدھے کا بوجھ - تتری: تاتاری: سپاہی
نباید کشت: نہ چاہیئے مارنا -
ٹہ جسر بغداد: پل بغداد - یہ پل
بغداد میں ہے - آب زیر: پانی
نیچے، آدمی بر پشت: لوگ
اوپر اور پانی نیچے - پانی نیچے
سے گزرتا ہے اور آدمی اوپر سے
نعت: تعریف - بیکراں: بہت
داشت: رکھتا تھا -
تنگ دستاں: مفلس - بھوکے -
سیم وزر: سونا چاندی - سفرہ
نہادہ: دسترخوان رکھتا تھا -
جور: ظلم - فاقہ: بھوک - آہنگ:
ارادہ - دعوت: کھانے کی طرف بلانا - مشورت: صلاح ومشورہ - نیم خوردہ سگ: کتے کا جھوٹا - گرسنگی: بھوک - بنہ: رکھ
سفلہ: کمینہ - مدار: نہ رکھ -

گر فریدون شود بہ نعمت ملک | بے ہنر را بہیچ کس مشمار
پرنیان و نسیج بر نا اہل | لاجورد و طلاست بر دیوار

حکایت (۱۴) حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہاں دیدہ یا شنیدہ گفت بلے روزے چہل شتر قربان کردہ بودم امرائے عرب را پس بگوشہ صحرائے بحاجتے بروں رفتہ بودم خارکشے را دیدم پشتہ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمان حاتم چرا نروی کہ خلقے بر سماط او گرد آمدہ اند گفت **فرد**

ہر کہ نان از عمل خویش خورد | منت حاتم طائی نبرد

انصاف دادم کہ من او را بہمت و جوانمردی بیش از خود دیدم

حکایت (۱۵) موسیٰ علیہ السلام درویشے را دید از برہنگی بریگ اندر شدہ گفت اے موسیٰ دعا کن تا خدائے عزوجل مرا کفافے دہد کہ زبیطاقتی بجان آمدم موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روزے کہ باز آمد از مناجات مر او را دید گرفتار و خلقے انبوہ بر وے گرد آمدہ گفت ایں چہ حالت ست گفتند خمر خوردہ و عربدہ کردہ و کسے را کشتہ اکنوں بقصاص فرمودہ اند۔

فریدوں: بادشاہ کا لقب ہے ملکِ ایران کا بادشاہ تھا۔ پرنیاں: ریشمی کپڑے کا نام ہے۔ نسیج: یہ بھی قیمتی ریشمی کپڑا ہے۔ لاجورد: ایک قیمتی پتھر ہے۔ طلا: سونا: حکایت ۱۴: مقصد یہ ہے کہ اصل ہمت اور جوانمردی یہ ہے دستِ بازو کی کمائی کھانا ہے۔ چہل شتر: چالیس اونٹ: امرائے عرب: سردارِ عرب: صحرا: جنگل: خارکش: لکڑہارا: پشتہ: گٹھا: فراہم: جمع کئے ہوئے سماط: دسترخوان: عمل خویش: یعنی محنت مزدوری: منت: احسان: نبرد: اٹھانا: بیش: زیادہ: حکایت ۱۵: مقصد خلاصہ یہ ہے کہ غریب کو اپنی غربت کو اللہ تعالیٰ کی حکمت پر محمول کر کے راضی برضا رہنا چاہیے۔ برہنگی: ننگا: بریگ اندر: ریت میں: عز: بزرگ: جل: بلند: برتر: کفاف: روزی۔

مناجات: سرگوشی: مر او را دید: اسی کو دیکھا: خمر خوردہ: شراب پینا: عربدہ: جنگ: کشتہ اکنوں: قتل کرڈاں: قصاص: خون کا بدلہ۔ یعنی شرعی سزا۔

قطعہ

گربۂ مسکیں اگر پر داشتے | تخم گنجشک از جہاں برداشتے
ہیچ کس را گر خود نگذاشتے | ایں دو شاخ گاؤ گر خر داشتے

فرد

عاجز باشد کہ دستِ قوت یابد | برخیزد و دستِ عاجزاں برتابد

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ

شعر

مَاذَا اَخَاضَکَ یَا مَغْرُوْرُ فِی الْخَطَرِ | حَتّٰی ہَلَکْتَ فَلَیْتَ النَّمْلَ لَمْ تَطِرِ

نظم

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش | سیلی خواہد بضرورت سرش
آں نشنیدی کہ فلاطوں چہ گفت | مور ہماں بہ کہ نباشد پرش

پدر را عسل بسیار ست ولیکن پسر گرمی دار ست

فرد

آں کس کہ توانگرت نمی گرداند | او مصلحتِ تو از تو بہتر داند

حکایت (۱۶) اعرابئے را دیدم در حلقۂ جوہریانِ بصرہ کہ حکایت میکرد

گربہ: بلی۔ مسکین: غریب۔ پر داشتے: پر ہوتے۔ تخم: بیج۔ گنجشک: چڑیا۔ دو شاخ گاؤ: بیل کے دو سینگ۔ خر داشتے: اگر گدھا رکھتا تھا۔ برخیزد: اٹھتا ہے۔ برتابد: مروڑتا ہے۔ ولو بسط اللہ الرزق: اور اگر اللہ تعالیٰ رزق کو اپنے بندوں کے لیے فراخ کر دیتا تو البتہ زمین میں نافرمانی کرتے۔ ماذا اخاضک: کس چیز نے اے مغرور تجھے خطرہ میں ڈالا یہاں تک کہ تو ہلاک ہو گیا چیونٹی کے پر نہ ہوتے۔ سفلہ: کمینہ۔ جاہ: مرتبہ۔ سیم و زر: چاندی۔ سونا۔ سیلی: طمانچہ۔ افلاطون: ایک حکیم فلاسفر کا نام ہے۔ مور: چیونٹی۔ ہماں: وہی۔ عسل: شہد۔ ماکھی۔ گرمی دار: گرم مزاج۔ توانگر: دولت مند۔ گرداند: کرتا ہے۔ داند: جانتا ہے۔ حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو طمع لالچ میں در بدر نہ پھرنا چاہیے۔ اور توشہ سامان ساتھ سفر ہو تا پریشان نہ ہو۔ اعرابی: بدو یائے وحدت کی ہے۔ حلقہ: جماعت۔ جوہریان: موتی بیچنے والا۔ بصرہ: شہر کا نام ہے۔

کہ وقتے در بیابان[1] راہ گم کردہ بودم و از زادِ معینے چیزے با من نماندہ دل برہلاک نہادہ کہ ناگاہ کیسۂ یافتم پراز مروارید ہرگز آں ذوق و شادی فراموش نکنم کہ پنداشتم کہ گندم بریان ست باز آں تلخی و نومیدی کہ معلوم کردم کہ مروارید ست

قطعہ

در بیابان خشک و ریگِ رواں	تشنہ را در دہاں چہ درچہ صدف
مرد بے توشہ کاوفتاد زپاے	برکمر بندِ او چہ زرچہ خزف

حکایت[17] یکے از عرب در بیابانے از غایت تشنگی میگفت

نظم

یَا لَیْتَ قَبْلَ مَنِیَّتِیْ	یَوْمًا اَفُوْزُ بِمُنْیَتِیْ
نَہْرٌ تَلَاطَمُ رُکْبَتِیْ	وَاَظَلُّ اَمْلَاءُ قِرْبَتِیْ

حکایت[18] ہمچناں درویشے درقاعِ بسیط گم شدہ و قوت و قوتش نماندہ درمے چند داشت بسیار بگردید رہ بجائے نبرد پس بہ سختی ہلاک شد طائفہ برسیدند درمہا دیدند پیش روے نہادہ و برخاک نبشتہ۔

---

[1] بیابان: جنگل۔ راہ گم کردہ، راستہ بھول گیا، زاد: توشہ۔ معین: مقرر۔ دل برہلاک نہادم مرنے کا یقین ہوگیا۔ ناگاہ، اچانک، کیسہ: تھیلی۔ مروارید موتی سیپ۔ ذوق: لذت۔ شادی: خوشی، فراموش، بھولنا: پنداشتم: خیال کیا بریاں: بھنے ہوئے، تلخی کڑوی: ریگ رواں: ریت کا اڑنا: تشنہ: پیاسا، دُر: موتی: صدف: سیپ: توشہ: وہ کھانے پینے کا سامان جو سفر میں لے جاتے ہیں توشہ کہلاتا ہے حکایت[17] سے مقصد اس کا حکایت[16] جیسا ہے۔ یالیت: اے کاش! کہ میں مرنے سے پہلے اپنی مراد کو پہنچوں، نہر تلاطم: اس نہر میں جو میرے زانو تک پہنچتی ہو اور اس میں سے میں اپنی مشک بھرلوں۔ حکایت[18]: اس کا مقصد بھی حکایت[17] جیسا ہے۔ قاع: میدان: بسیط: کشادہ کھلا، توشہ: قُوت: توشۂ راہ: بجائے نبرد: کسی جگہ نہ پہنچ سکا۔ راستہ نہ پایا۔ برسید: پہنچا۔ بنشتہ: لکھا۔

قطعه

گر ہمہ زر جعفری دارد | مرد بے توشہ بر نگیرد گام
در بیاباں فقیر سوختہ را | شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام

حکایت (۱۹) ہرگز از دورِ زماں نالیدہ ام وروی از گردش ایام درہم نکشیدہ مگر وقتیکہ پایم برہنہ بود واستطاعت پای پوشے نداشتم بجامع کوفہ درآمدم دلتنگ یکے را دیدم کہ پای نداشت سپاس نعمت حق بجای آوردم وبر بے کفشی صبر کردم

قطعه

مرغ بریاں بچشم مردم سیر | کمتر از برگ ترہ بر خوان ست
وانکہ را دستگاہ وقدرت نیست | شلغم پختہ مرغ بریان ست

حکایت (۲۰) یکے از ملوک باتنے چند خاصاں در شکار گاہے بزمستان از عمارت دور افتادند تاشب درآمد خانۂ دہقانے را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمت سرما نباشد یکے از وزرا گفت لائق قدر بلند پادشاہاں نباشد بخانۂ دہقانے رکیک التجا کردن ہم اینجا خیمہ بزنیم وآتش افروزیم دہقاں را خبر شد ما حضرے کہ داشت

لے زر جعفری: خالص سونا، جعفر ایک کیمیاگر کا نام ہے۔ گام: قدم سوختہ: جلا ہوا۔ شلغم: ایک سبزی کا نام ہے۔ پختہ: پکے ہوئے۔ نقرہ خام: خالص چاندی: حکایت ۱۹: مقصد وخلاصہ یہ ہے کہ انسان کو اپنے سے کم درجہ لوگوں پر نظر کرنا چاہیے ایسا کرنے سے شکر کی توفیق ہوتی ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے۔ دور زماں: زمانہ کی گردش: نالیدہ ام: رویا نہیں ہوں۔ گردش ایام: زمانہ کے حوادثات: درہم نکشید: پاہم برہنہ: پاؤں ننگے، استطاعت: طاقت: پای پوشے: جوتا پہننا: سپاس: شکریہ بے کفشی: ننگے پاؤں۔ لے مرغ بریاں: بھنا ہوا مرغ: مردم سیر: پیٹ بھرا ہوا۔ برگ ترہ: بہت ساگ: بر خوان ست: دستر خوان پہ: دستگاہ: قدرت

حکایت ۲۰: خلاصہ یہ کہ دنیا دار کو بھی تنگی برداشت کرنا چاہیے۔ زمستان: سردار: سلہ دہقان: دیہاتی: گاؤں کا رہنے والا۔ التجا: خوشامد۔ بزنیم: لگا دیتے: آتش افروزیم: آگ جلا دیتے: ما حضر: جو کچھ تیار ہو۔

ترتیب کرد و پیش آورد و زمین بوسید و گفت قدرِ بلندِ سلطان بدیں قدر نازل نشدے ولیکن نخواستند کہ قدرِ دہقان بلند شود سلطان را سخن گفتن او مطبوع آمد شبانگہ بمنزل او نقل کردند بابر او شش خلعت و نعمت فرمود شنیدندش کہ قدمے چند در رکابِ سلطان بود و میگفت قطعہ

ز قدر و شوکتِ سلطان نگشت چیزے کم	از التفات بمہمانسرائے دہقانے
کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید	کہ سایہ بر سرش انداخت چوں تو سلطانے

حکایت (۲۱) گدائے ہول را حکایت کنند کہ نعمتے وافر اندوختہ بود یکے از پادشاہاں گفتش ہمی نمایند کہ مالِ بیکراں داری و مارا مہمیست اگر برخے ازاں دستگیری کنی چوں ارتفاع برسد وفا کردہ شود و شکر گفتہ آید گفت اے خداوند روئے زمین لائق قدرِ بزرگوارِ پادشاہ نباشد دست بمالِ چوں من گدائے آلودہ کردن کہ جو جو بگدائی فراہم آوردہ ام گفت غم نیست کہ بکافر میدہم کہ الخبیثٰتُ لِلخبیثین ؎ شعر

گر آبِ چاہِ نصرانی نہ پاک ست	جہودِ مردہ می شوئی چہ باک ست

لے ترتیب: تیار کیا ہوا۔ بوسید: بوسہ دیا۔ قدر: مرتبہ۔ نخواستند: پسند نہ کیا۔ مطبوع: پسندیدہ۔ شبانگہ: رات کے وقت۔ منزل: جگہ۔ خلعت: بادشاہی لباس۔ رکاب: سواری۔ شوکت: دبدبہ۔ مہمانسرائے: مہمان کا گھر۔ کلاہ گوشہ: ٹوپی کا کنارہ۔ آفتاب رسید: بلند مرتبہ ہوگیا۔ انداخت: ڈالا۔ حکایت ۲۱ خلاصہ یہ ہے کہ کسی کا سامان زبردستی چھین لیا جائے تو صبر کرنا چاہیئے۔ گدا: فقیر۔ ہول: بھیک مانگنے والا۔ وافر اندوختہ: بہت جمع کرتا۔ بیکراں: بے شمار۔ مہم: دشوار کام۔ برخے: تھوڑا۔ دستگیری: مدد۔ ارتفاع: آمدنی۔ وفا: پوری۔ قدر: مرتبہ۔ آلودہ: ہاتھ بھرنا۔ فراہم: جمع کیا۔ غم نیست: پرواہ نہیں۔ الخبیثات: ناپاک چیزیں ناپاکوں کے لئے ہوتی ہیں۔ گر آب: اگر پانی: چاہ: کنواں۔ نصرانی: عیسائی۔ جہود: یہودی۔ چہ باک: کیا ڈر خوف۔

شعر

قالوا عجین الکلس لیس بطاہر | فقلنا نسد بہ شقوق المبرز

شنیدم کہ سر از فرمان ملک باز زد و حجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن ملک بفرمود تا مضمون خطاب را از روئے زجر و توبیخ مخلص کردند

مثنوی

بہ لطافت چو بر نیاید کار | سر بہ بے حرمتی کشد ناچار
ہر کہ بر خویشتن نبخشاید | گر نہ بخشد برو کسے شاید

حکایت (۲۲) بازرگانے را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و چہل بندہ و خدمتگار شبے در جزیرہ کیش مرا بحجرہ خویش برد ہمہ شب نیارامید از سخنہائے پریشان گفتن کہ فلاں انبارم بترکستان است و فلاں بضاعت بہندوستان و ایں قبالہ فلاں زمین است و فلاں چیز را فلاں کس ضمین ست و گاہ گفتے کہ خاطر اسکندریہ دارم کہ ہوائے خوش ست باز گفتے نہ کہ دریائے مغرب مشوش ست سعدیا سفرے دیگر در پیش ست اگر آں کردہ شود بقیت عمر خویش بگوشہ بنشینم و قناعت کنم گفتم آں کدام سفر ست گفت گوگرد۔

لہ قالوا: لوگوں نے کہا کہ چونے کا خمیر پاک نہیں ہوتا۔ ہم نے کہا اس سے بیت الخلاء کے دروازے بند کر دیں گے۔
باز زد: پھر مارا۔ حجت: دلیل۔ گرفت: شروع۔ شوخ چشمی کردن: بے حیائی کرنا۔ ملک فرمود: بادشاہ نے کہا۔ خطاب: کلام۔ زجر: زبردستی ڈرانا۔ توبیخ: دھمکانا۔ مخلص: رہائی۔ (۲) لطافت: نرمی۔ سر: طرف۔ بے حرمتی: بے عزتی۔ ناچار: مجبوراً۔ نبخشاید: مہربانی۔ شاید: ٹھیک ہے۔ حکایت ۲۲ خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو قناعت کرنا چاہیے اگر قناعت چھوڑ دے اور حرص میں مبتلا ہو جائے تو بڑی مصیبت میں پھنس جائے گا۔
بازرگان: تاجر، سوداگر۔ صد و پنجاہ شتر بار داشت: ڈیڑھ سو اونٹ سامان رکھتا تھا۔ کیش: یہ ایک جزیرہ کا نام ہے۔ سخنہائے پریشان: بہکی بہکی باتیں۔ انبار: ذخیرہ۔ بضاعت: سامان۔ قبالہ: دستاویز۔ ضمین: ذمہ دار۔ خاطر: خیال۔ مشوش: پریشانی، طغیانی۔ بگوشہ بنشینم: کونہ میں بیٹھ جاؤں۔ کدام: کون سا۔ گوگرد: گندھک۔

پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم کہ قیمتے عظیم دارد و کاسۂ چینی بروم آرم و دیبائے رومی ہند و پولادِ ہندی بحلب و آبگینۂ حلبی بہ یمن و بردِ یمانی بپارس و از اں پس ترکِ سفر کنم و بدکانے بنشینم انصاف ازیں مالخولیا چنداں فرو گفت کہ بیش طاقت گفتنش نماند گفت اے سعدی تو ہم سخنے بگوی از انہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم

قطعہ

آں شنید ستی کہ در صحرائے غور | بار سالارے بیفتاد از ستور
گفت چشم تنگ دنیا دار را | یا قناعت پر کند یا خاکِ گور

حکایت (۲۳) مالدارے را شنیدم کہ بہ بخل اندر چناں معروف بود کہ حاتم طائی در کرم ظاہر حالش بہ نعمت دنیا آراستہ و خستِ نفس جبلی ہمچناں در وے متمکن تا بجائے رسید کہ نانے از دست بجانے ندادے و گربۂ ابوہریرہؓ را بہ لقمہ نہ نواختے و سگِ اصحابِ کہف را استخوانے نینداختے فی الجملہ خانۂ اورا کس ندیدے در کشادہ و سفرۂ او را سر

بیت

درویش بجز بوئے طعامش نشنیدے | مرغ از پئے نانِ خوردنِ او ریزہ نچیدے

ے پارسی: فارسی۔ خواہم: چاہتا ہوں۔ بردن: لے جانا عظیم بڑی، کاسہ: پیالہ، روم: ملک کا نام ہے۔ دیبائے: ریشم پولاد: فولاد، حلب: شہر کا نام ہے۔ آبگینہ: شیشہ، بردِ یمن: یمن کی چادریں۔ نشینم: بیٹھ جاؤں۔ ماخولیا: پاگل پن۔ فرو: زیادہ۔ دیدہ: دیکھی۔ شنیدہ: سنی۔ ے صحرا: جنگل۔ غور: شہر کا نام ہے افغانستان میں ہے۔ بیفتاد: گر پڑا۔ ستور: گھوڑے سے خاک گور: قبر کی مٹی۔ حکایت ۲۳: خلاصہ یہ ہے انسان بخیلی نہ کرے کہ نہ خود کھائے نہ دوسروں کو کھلائے اور قریبی رشتہ دار اس کی موت کی انتظار کرتے ہیں اس کے مرنے کے بعد وہ عیش کرتے ہیں لہذا انسان خود بھی کھائے اور دوستوں کو بھی کھلائے۔ بخل: کنجوسی: معروف: مشہور کرم: سخاوت۔ خست: کنجوسی۔ جبلی: پیدائشی۔ متمکن: قائم: بجان: جان کا بدلہ۔ ۳ے لقمہ: نوالہ۔ گراںہ۔ استخوانے: ہڈی۔ در کشادہ: دروازہ کھلا ہوا۔ سفرہ اور آسر: دسترخوان بچھا ہوا

شنیدم کہ بدریاے مغرب اندر راہِ مصر پیش گرفتہ بود و خیالِ فرعونی[1] در سر حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ بادے مخالف بہ کشتی بر آمد چنانکہ گویند

فرد

باطبعِ ملولت چہ کند دل کہ نسازد	شرطہ ہمہ وقتے نبود لائقِ کشتی

دست بدعا بر آورد و فریاد بیفائدہ خواندن گرفت فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ہ

شعر[2]

دستِ تضرع چہ سود بندۂ محتاج را	وقتِ دعا بر خدا وقتِ کرم در بغل

قطعہ

از زر و سیم راحتے برساں	خویشتن ہم تمتعے برگیر
وانگہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند	خشتے از سیم و خشتے از زر گیر

آوردہ اند کہ در مصر اقاربِ درویش داشت بعد از ہلاکِ وے بہ بقیتِ مالِ وے توانگر شدند جامہاے کہن بمرگِ او بدریدند و خزِ دمیاطی بعوض آں ببریدند ہمدراں ہفتہ یکے را دیدم از ایشاں بر بادِ پائے سوار رواں و غلامِ پری پیکر در پئے او دواں

---

[1] خیالِ فرعونی: تکبرانہ خیال یعنی وہی غرور اور بخل اور کمینگی باتیں۔ حتّٰی اِذَا: یہاں تک کہ جب ڈوبنے نے پالیا۔ بادِ مخالف: ہوا مخالف۔ طبع: طبیعت۔ ملولت: رنجیدہ۔ نسازد: موافقت نہ کرے۔ شرطہ: خوش گوار ہوا جو طوفان کے بعد سمندر میں چلتی ہے۔ دست بدعا بر آورد: دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ فاذا رکبوا الخ: جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو دین کو خالص اسی کے لیے مانتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔

[2] تضرع: عاجزی۔ چہ سود: کیا فائدہ۔ وقتِ کرم: کرم کے وقت بغل میں ہاتھ دبا لیتے ہیں۔ تمتع: نفع۔ برگیر: اٹھا۔ خواہد ماند: چھوٹ جائے گا۔ خشت: اینٹ۔ اقارب: رشتہ دار۔ جامہ: کپڑا۔ کہن: پرانا۔ بمرگِ او بدریدند: مرنے پر پھاڑ ڈالے۔ خز: ریشمی کپڑا اعلیٰ۔ دمیاطی: نفیس کپڑا ہے جو مصر کے شہر میاط میں بنتا ہے اسی وجہ سے یہ نام مشہور ہے۔ ببریدند: قطع کرے۔ پری پیکر: خوب صورت غلام۔ در پئے: پیچھے۔ دواں: دوڑنا۔

قطعہ

وائے کہ گر مردہ باز گردیدے	بسرائے قبیلہ و پیوند
ردِّ میراث سخت تر بودے	وارثاں را ز مرگِ خویشاوند

بسابقہ معرفتے کہ درمیانِ ما بود آستینش گرفتم و گفتم

بیت

بخور اے نیک سیرت سرہ مرد	کاں فرومایہ گرد کرد و نخورد

حکایت (۲۴) صیادِ ضعیف را ماہی قوی بدام افتاد طاقت حفظ آں نداشت ماہی برو غالب آمد و دام از دستش در ربود

قطعہ

شد غلامے کہ آب جو آرد	آب جو آمد و غلام ببرد
دام ہر بار ماہی آوردے	ماہی ایں بار رفت و دام ببرد

بیت

صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد	ایک روز بہ بینی کہ پلنگش بخورد

دیگر صیاداں دریغ خوردند و ملامتش کردند کہ چنیں صیدے در دامت افتاد و نتوانستی نگاہداشتن گفت اے برادراں چہ تواں کرد

لہ وہ: افسوس - سرآئے گھر قبیلہ: خاندان - پیوند: رشتہ دار ردّ: انکار کرنا - میراث: ورثہ یعنی وہ مال جو ورثہ میں ملا ہوا مرگ: موت - خویشاوند: اپنے - سابقہ: پہلی - آستینش گرفتم: ہاتھ پکڑا - سیرت: عادت - سرہ: ستھرا - فرومایہ: کمینہ - گرد کرد: جمع کیا - نخورد: نہ کھایا - حکایت ۲۴: خلاصہ یہ کہ ہر نفع ونقصان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاننا چاہیئے - نقصان ہو جائے تو صبر کرنا چاہیئے - صیاد: شکاری - ضعیف: کمزور - ماہی: مچھلی - بدام افتاد: جال میں پھنس گئی - ربود: چھڑا گئی - شد: گیا - آب جو آرد: پانی لائے - ببرد: لیگیا - پلنگ: چیتا - دریغ: افسوس - ملامت: برا بھلا - دیگر صیاداں: دوسرے شکاری - نتوانستی: تو نہ روک - نگاہداشتن: حفاظت کرنا

مرا روزی نبود واو را ہمچنیں روزی ماندہ حکمت صیّاد بے روزی
در دجلہ نگیرد و ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد

حکایت (۲۵) دست و پا بریدہ ہزار پائے را بکشت صاحبدلے بروے بگذشت و گفت سبحان اللہ با ہزار پائے کہ داشت چوں اجلش فراز آمد از بے دست و پائے گریختن نتوانست۔

مثنوی

چو آید ز پے دشمن جانستاں	ببندد اجل پائے مرد دواں
دراں دم کہ دشمن پیاپے رسید	کمانِ کیانی نباید کشید

حکایت (۲۶) ابلہے را دیدم سمین و خلعتے ثمین در بر و مرکب تازی در زیر و قصبے مصری بر سر کسے گفت سعدی چگونہ ہمی بینی ایں دیباے معلم بریں حیوانِ لا یعلم گفتم

شعر

قد شابہ بالوری حمارٌ	عجلاً جسداً لہ خوارٌ

گفتہ اند یک طلعتِ زیبا بہ از ہزار خلعتِ دیبا

قطعہ

شریف اگر متضعف شود خیال مبند	کہ پایگاہِ بلندش ضعیف خواہد شد

لہ ہمچنیں: اسی طرح۔ روزی ماندہ: حکمت: دانائی کی باتیں دجلہ: بغداد شریف کی بڑی نہر کا نام ہے۔ بے اجل: بغیر موت، نمیرد: نہیں مرتی: حکایت (۲۵) خلاصہ یہ کہ آنے والی پریشانیوں کو دور کرنا انسان کے بس میں نہیں ہے اسلئے صبر بہتر ہے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے۔ دست و پا بریدہ: ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے۔ کشت: مارا۔

اجلش: اس کو موت آگئی ہے فراز آمد: آگے بڑھی۔ گریختن: بھاگنا جانستان جان لینے والا، ببندد: باندھ دیتے ہیں۔ دواں: دوڑنے والا، پیاپے: پے در پے، لگاتار، کیانی: وہ کمان جو بادشاہ ہوں۔ شایان شان کے لائق ہو۔ حکایت (۲۶): خلاصہ یہ ہے کہ جاہل کے مال و دولت کو دیکھ کر اس کی بلند شان نہ سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی کسی ایسی نعمت کا خیال کرکے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں جو اسکے پاس نہ ہو۔ ابلہ: بیوقوف، سمین: موٹا۔ ثمین: قیمتی، مرکب تازی: عربی گھوڑا: قصب: ریشمی کپڑے کا نام ہے چگونہ: یہ کیسا۔ معلم: جلنے والا۔ لا یعلم: بے علم۔ قد شابہ: ایک گدھا انسانوں کے مشابہ ہوگیا ایک گئو سالہ کا جسم بولتا ہے۔ طلعت: صورت۔ زیبا: اچھا۔ دیبا: ریشمی کپڑا، متضعف: کمزور۔ مبند: نہ کر، پایگاں: مرتبہ، خواہد شد: ہو جائیگا:

سلامت[1] کش که خردمنداں گفتہ اند دولت نہ بکوشیدن ست وچارہ آں کم جوشیدن ست شعر

کس نتواند گرفت دامنِ دولت بزور | کوشش بیفائدہ ست وسمہ برابروئے کور

فرد

اگر بہر سرِ مویت ہنر دو صد باشد | ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد

بیت

چہ کند زورمند واژوں بخت | بلکہ زورئے بخت بہ کہ بازو سخت

پسر گفت اے پدر فوائد سفر بسیار ست از نزہت[2] خاطر وجرِ منافع ودیدنِ عجائب وشنیدنِ غرائب وتفرجِ بلدان ومحاورتِ خلان وتحصیلِ جاہ وادب ومزیدِ مال ومکتسب ومعرفتِ یاراں وتجربتِ روزگاں چنانکہ سالکانِ[3] طریقت گفتہ اند

نظم

تابدکانِ خانہ در گردی | ہرگز اے خام آدمی نشوی
برو اندر جہاں تفرج کن | پیش ازاں روز کز جہاں بروی

پدر گفت اے پسر منافعِ سفر چنیں کہ تو گفتی بیشمار ست لیکن مسلّم

---

[1] سلامت کش: سلامتی کیلئے؛ خردمنداں: عقلمندوں؛ بکوشیدن: کوشش کرنا۔ چارہ: علاج۔ جوشیدن: صبر کرنا؛ کس نتواند: کوئی نہیں؛ وسمہ: خضاب، یعنی نیل کے پتوں کا رنگ؛ کور: اندھا؛ بہر سرِ مویت: ہر بال سر کے؛ بخت بد: برا مقدر؛ واژوں بخت: الٹے نصیب والا

[2] نزہت خاطر: پاکیزہ طبیعت؛ جر: کھینچنا۔۔۔۔ عجائب: عجیب باتیں؛ تفرج بلدان: شہروں کی سیر؛ محاورت: گفتگو؛ غرائب: عجیب باتیں؛ خلاں: دوستوں کی۔ مکتسب: حاصل کیا۔ تجربت: تجربہ۔ روزگاں: زمانہ کا؛

[3] سالکاں: جمع سالک؛ اللہ تعالیٰ کے راستہ پر چلنے والے اولیاء؛ طریقت: باطن کی صفائی کا راستہ

ور آستانہ سیمیں بہ میخ زر بزنند ؎ | الگماں مبر کہ یہودی شریف خواہد شد

قطعہ

بآدمی نتواں گفت ماند این حیوان | مگر دراعۂ و دستار و نقش بیرونش

بگرد در ہمہ اسباب ملک ہستی او | کہ ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خونش

حکایت (۲۷) دزدے گدائے را گفت شرم نمیداری از برائے حبّہ سیم دست پیش ہر لئیم دراز کردن گفت۔

بیت

دست دراز پئے یک حبّہ سیم | بہ کہ ببرند بدانگے و نیم

حکایت (۲۸) مشت زنے را حکایت کنند کہ از دہر مخالف بفغان آمدہ بود و از حلق فراخ و دستِ تنگ بجاں رسیدہ شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست کہ عزم سفر دارم مگر بقوتِ بازو امن کامے فراچنگ آرم کہ بزرگاں گفتہ اند

بیت

فضل و ہنر ضائع ست تا ننمایند | عود بر آتش نہند و مشک بسایند

پدر گفت اے پسر خیال محال از سر بدر کن و پائے قناعت در دامن

؎ ور: اگر، آستانہ سیمیں: چاندی کی چوکھٹ، زر بزنند: سونے کی جڑ، ہبر دو نگر۔ شریف: سید دو یہ لقب ہے حاکم مکہ کا۔ نتواں گفت: نہیں کہہ سکتے، دراعہ: لمبا کرتہ نقش بیرونش: نقش و نگار، بجز و بگر۔ جز: سوا، حکایت (۲۷) مقصد یہ ہے کہ جس دولت میں ایمان اور عزت کا خطرہ ہو تو اس سے دور رہنا بہتر ہے، دزد: چور، جوئے سیم: جو بھر چاندی: لئیم: کمینہ، (۲) حبّہ: ایک رتّی: دانگ: چھ رتّی: دو نیم: دو ٹکڑے، حکایت (۲۸) خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو جسمانی طاقت کے بھروسہ پر سفر نہ کرنا چاہیے بلکہ سفر کرنے کے لیے صاحب علم یا اچھی آواز والا یا پیشہ ور یا صاحبِ ہنر، مشت زن: پہلوان، دہر: زمانہ۔ فغان: فریاد، حلق فراخ: چوڑا حلق یعنی بہت کھانے والا۔ عزم: ارادہ۔ فراچنگ: حاصل کرنا۔ عود: ایک خوشبودار لکڑی کا نام ہے اس کے جلانے سے خوشبو مہکتی ہے۔

از حقیر عطاء الرسول

پنج طائفہ[1] راست نخستیں بازرگانے را کہ باوجودِ نعمت و مکنت غلاماں و کنیزاں دارد و شاگرداں چابک ہر روز بشہرے و ہر شب بمقامے و ہر دم بتفرج گاہے و ہر لحظہ از نعیم دنیا متمتع

قطعہ

منعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست | ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت
واں را کہ برمراد جہاں نیست دسترس | در زاد بوم خویش غریب ست و ناشناخت

دوم عالمے کہ بہ منطق[2] شیریں و قوتِ فصاحت و مایۂ بلاغت ہر جا کہ رود بخدمت او اقدام نمایند و اکرام کنند۔

قطعہ

وجودِ مردم دانا مثال زر طلاست | کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند
بزرگ زادۂ ناداں بشہر وا ماند | کہ در دیارِ غریبش بہیچ نستانند

سوم خوبروئے کہ درونِ صاحبدلاں بمخالطت[3] او میل کند کہ بزرگاں گفتہ اند کہ جمال بہ از بسیاریٔ مال و گویند روئے زیبا مرہم دلہائے خستہ ست و کلیدِ درہائے بستہ لاجرم صحبتِ وہمہ جا غنیمت شناسند و خدمتش را منت دانند۔

[1] طائفہ: ٹولہ، جماعت۔ راست: یقین، نخستیں: پہلے۔ بازرگانے: تاجر۔ مکنت: طاقت۔ کنیزاں: لونڈیاں۔ شاگرداں چابک: چالاک خدمتگار۔ تفرج گاہے: تفریح گاہ۔ نعیم: نعمت۔ متمتع: نفع۔ منعم: مالدار۔ کوہ: پہاڑ۔ دشت: جنگل۔ غریب: اجنبی۔ خیمہ زد: خیمہ لگایا۔ ساخت: بنایا۔ دسترس: قدرت۔ زاد بوم: پیدائشی جگہ۔ ناشناخت: گمنام ہے۔ [2] منطق: گفتگو۔ فصاحت: خوش بیانی۔ مایہ: سرمایہ۔ اقدام: پیش قدمی۔ اکرام: تعظیم۔ زر: سونا۔ طلا: سونا۔ ناداں: بیوقوف۔ واماند: عاجزی۔ دیار: ولایت۔ نستانند: نہیں پوچھتے۔ [3] خوبروئے: خوب صورت۔ مخالطت: میل جول۔ بسیار: بہت۔ روئے زیبا: حسین چہرہ۔ خستہ: زخمی۔ کلید: چابی۔ لاجرم: لامحالہ۔ شناسند: سمجھتے۔ منت: احسان۔

قطعہ

شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بیند | ور برانند بقہرش پدر و مادر خویش
پر طاوس در اوراق مصاحف دیدم | گفتم ایں منزلت از قدر تو می بینم بیش
گفت خاموش کہ ہر کس کہ جمالے دارد | ہر کجا پائے نہد دست بدارندش پیش

قطعہ

چوں در پسر موافقت و دلبری بود | اندیشہ نیست گر پدر از وے بری بود
او جوہرست گو صدف اندر میاں مباش | در یتیم را ہمہ کس مشتری بود

چہارم خوش آوازے کہ بحنجرۂ داؤدی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد پس بوسیلت آں فضیلت دل مشتاقاں صید کند و ارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند و بانواع خدمت کنند

شعر

سَمعِی اِلٰی حُسنِ الاَغانی | مَن ذَا الَّذِی جَسَّ المَثانی

قطعہ

چہ خوش باشد آہنگِ نرم و حزیں | بگوشِ حریفانِ مستِ صبوح
بہ از روئے زیباست آواز خوش | کہ ایں حظ نفس ست و آں قوتِ روح

لہ شاہد: حسن والا، معشوق، رود: جائے، حرمت: عزت، بیند: دیکھے، برانند: بھگا دیں، قہر: غصہ، طاؤس: مور، مصحف: قرآن پاک، قدر: مرتبہ، بیش: زیادہ۔ دلبری: معشوقی، اندیشہ: فکر، بری: بیزار، جوہر: موتی، صدف: سیپ، مباش: نہ ہو۔ مشتری: خریدار۔ حنجر داؤدی: خوش آوازی داؤد پیغمبر ایک ہے جن پر زبور نازل ہوئی۔ مشہور ہے کہ جب آپ زبور پڑھتے تو انسان تو انسان چرند، پرند آپکے اِردگرد جمع ہوجاتے اور وجد میں آجاتے، آب جریان: پانی جاری، طیران: اڑنا، مشتاقان: خواہشمند، صید کنند: شکار کرتا ہے ارباب معنی: صاحب ذوق، منادمت: ہم نشین۔ انواع: طرح طرح، سمعی: کی طرف کون ہے وہ شخص۔ کہ دو تارے کو ہاتھ سے بجائے، آہنگ: آواز۔ حزیں: نرم۔ حریفاں: محفل شراب۔ صبوح: وہ شراب جو صبح کے وقت پی جاتی ہے۔ حظ: حصہ قوت: روزی:

رفیق عطاء الرسول

پنجم پیشہ ورے[1] کہ بہ سعی بازو کفافے حاصل کند تا آبرو از بہر لقمہ ریختہ نگردد چنانکہ بزرگان گفتہ اند۔

قطعہ

گر بغریبی رود از شہر خویش	سختی و محنت نکشد پنبہ دوز
ور بخرابی فتد از ملک خویش	گرسنہ خفتد ملک نیمروز

چنیں صفتہا کہ بیان کردم اے پسر در سفر موجب[2] جمعیت خاطرست و داعیۂ طیب عیش و آنکہ ازیں جملہ بے بہرہ ست بخیال باطل در جہاں برود و دیگر کسش نام و نشان نشنود

قطعہ

ہر آنکہ گردش گیتی بکین او برخاست	بغیر مصلحتش رہبری کند ایام
کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید	قضا ہمی بردش تا بسوئے دانہ و دام

پسر گفت اے پدر قول حکما را چگونہ مخالفت کنم کہ گفتہ اند رزق اگرچہ مقسوم[3] ست باسباب حصول آں تعلق شرط ست و بلا اگرچہ مقدور ست از ابواب دخول آں حذر کردن واجب قطعہ

رزق ہر چند بے گماں برسد	شرط عقل ست جستن از درہا

---

[1] پنجم: پانچواں، پیشہ ورے: ہنر وغیرہ یہاں پیشہ ور سے مراد جو اونی کام کرتا ہو جیسے حجام، موچی، درزی، سعی: کوشش۔ کفاف: خرچ۔ ریختہ: تباہ، غریبی: مسافر، پنبہ دوز: روئی دھننے والا۔ گرسنہ: بھوکا، خفتد: سوئے گا۔ ملک نیمروز:

[2] موجب: سبب: جمعیت خاطر: دل کا اطمینان: داعیہ: سبب۔ طیب عیش: زندگی اچھی: بے بہرہ: محروم، گیتی: دنیا، کین: دشمن: برخاست: اٹھا، آشیاں، گھونسلا، قضا: تقدیر: بردش:

[3] مقسوم: قسمت، اسباب حصول: حاصل ہونے کے طریقے۔ ابواب دخول: داخل ہونے کا دروازہ۔ حذر: ڈر۔ برسد: پہنچتا ہے۔ جستن: تلاش کرنا، درہا: بہت دروازے:

ور چہ کس بے اجل نخواہد مُرد	تو مرو در دہانِ اژدرہا

دریں صورت کہ منم باپیلِ دماں بزنم وبا شیرِ ژیاں پنجہ در افگنم پس مصلحت آنست اے پدر کہ سفر کنم کہ ازیں بیش طاقتِ بینوائی ندارم

قطعہ

چوں مرد برفتاد زجای و مقامِ خویش	دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے او ست
شب ہر توانگرے بسرائے ہمیرود	درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

ایں بگفت و پدر را وداع کرد و ہمت خواست و رواں شد و با خویشتن ہمیگفت۔

شعر

ہنرور چو بختش نباشد بکام	بجائے رود کش ندانند نام

ہمچنیں تا برسید بر کنار آبے کہ سنگ از صلابت او بر سنگ ہمی آمد و خروشش بفرسنگ می رفت

بیت

سہمگیں آبے کہ مرغابی درو ایمن نبودے	کمتریں موج آسیا سنگ از کنارش در ربودے

گروہے مرداں را دید ہر یک بقراضہ در معبر نشستہ و رخت سفر بستہ جواں را دستِ عطا بستہ بود زبانِ ثنا برکشود چندانکہ زاری کرد یاری نکردند ملاح بیمروت ازو بخندہ برگردید و گفت

لہ ور چہ: اگر کوئی شخص۔ بے اجل: بے موت۔ نخواہد مرد: نہیں چاہے گا مرنا۔ دہان: منہ۔ اژدرہا: سانپ۔ دریں صورت: اس صورت میں۔ پیل: ہاتھی۔ دماں: مست۔ بزنم: ماروں میں۔ افگنم: ڈالوں۔ بینوائی: غریبی، مفلسی۔ دیگر چہ غم خورد: پھر کیا غم ہے۔ آفاق: ساری دنیا۔ ہمیرود: جاتا ہے۔ درویش ہر کجا: فقیر کو جہاں رات ہوگئی، وہی اس کا گھر ہے۔ ٢ه وداع: رخصت۔ ہمت: دعا۔ خواست: درخواست۔ رواں: چل پڑا۔ ہنرور: ہنرمند۔ صلابت: سختی۔ خروش: شور۔ فرسنگ: تین میل۔ رفت: جا رہا تھا۔ ٣ه سہمگیں: خوفناک۔ مرغابی: پانی میں رہنے والا پرندہ۔ ایمن: بے خوف۔ کمتریں: ادنیٰ۔ آسیا سنگ: چکی کا پاٹ۔ یعنی پتھر۔ ربود: لے جاتی تھی۔ گروہے: جماعت۔ قراضہ: سونا چاندی کے ٹکڑے۔ معبر: کشتی۔ نشستہ: بیٹھا۔ رخت: سامان۔ عطا: بخشش۔ بستہ: باندھا۔ ثنا: تعریف۔ برکشود: شروع کی۔ زاری: عاجزی۔ یاری: مدد۔ بے مروت: بے وفا۔ بخندہ: ہنسا۔ برگردید: پلٹ گیا۔

شعر

بے زر نتوانی کہ کنی بر کس زور | و ر زر داری بزور محتاج نہ

شعر

زر نداری نتواں رفت بزور از دریا | زور دہ مرد چہ باشد زر یک مرد بیار

جواں را دل از طعنۂ ملاح بہم برآمد خواست کہ ازو انتقامے کشد کشتی رفتہ بود آواز داد کہ اگر بدیں جامۂ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی دریغ نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید

بیت

بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند | درآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

چندانکہ دست جواں بریش و گریبانش رسید بخود درکشید و بیمحابا فروکوفت یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنیں درشتی دید پشت بگردانید مصلحت آں دیدند کہ با او بمصالحت گرائید و بہ اجرت کشتی مسامحت نمایند

مثنوی

چو پرخاش بینی تحمل بیار | کہ سہلے بہ بندد در کارزار
بشیریں زبانی و لطف و خوشی | توانی کہ پیلے بموئے کشی

لہ : بے زر : بغیر زور کے ۔ نتوانی : ۔ یہ ممکن نہیں ۔ نہ : نہیں ۔ بیار : لا طعنہ : برا بھلا : انتقام : بدلہ : جامہ : کپڑا : پوشیدہ ام : پہنے ہوئے ہوں : قناعت : صبر : دریغ : افسوس : گردانید : لوٹائی ۔ شرہ : ۔ لالچ : ماہی : مچھلی : بند : جال چندانکہ : جیساکہ : ریش : داڑھی بخود درکشید : اپنی طرف کھینچ لیا : بیمحابا : بے تحاشہ : فروکوفت : بے دھڑک ٹھونکا ۔ بدر آمد : باہر آیا ۔ پشتی : مدد ۔ درشتی : سختی : پشت بگردانید : پیٹھ پھیر لی ۔ یعنی وہ بھی لوٹ گیا اور بھاگ گیا مصالحت : صلح ۔ اجرت : مزدوری مسامحت : درگذر ۔ نمایند : نہ رہے پرخاش : لڑائی ۔ تحمل : برداشت بیار : لا ۔ سہل : نرمی ۔ کارزار : جنگ ۔ پیلے بموئے کشی : ہاتھی کو بال میں باندھ کر کھینچ لاتے ۔

لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز	نبرد قز نرم را تیغ تیز

بعذرِ ماضی بقدمش در افتادند و بوسہ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بہ کشتی در آوردند و رواں شدند تا برسیدند بستونے کہ از عمارت یونان در آب ایستادہ بود ملاح گفت کشتی را خللے است یکے از شما کہ زور آور تر است باید کہ بریں ستون برود خطام کشتی بگیرد تا عمارت کنیم جواں بغرورِ دلاوری کہ در سر داشت از خصمِ آزردہ دل نیندیشید و قولِ حکما را کار نفرمود کہ گفتہ اند ہر کرا رنجے بدل رسانیدی اگر در عقب آں صد راحت برسانی از پاداشِ آں یک رنجش ایمن مباش کہ پیکاں از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند

نظم

چہ خوش گفت یکتاش با خیلتاش	چو دشمن خراشیدی ایمن مباش

قطعہ

مشو ایمن کہ تنگ دل گردی	چوں ز دستت دلے بہ تنگ آید
سنگ بر بارۂ حصار مزن	کہ بود کز حصار سنگ آید

چندانکہ مقصودِ کشتی بساعد بپیچید و بالائے ستون رفت ملاح زمام

ل لطافت: نرمی - ستیزہ: لڑائی نبرد: کاٹتی - قز: ریشم - تیغ: تلوار - بعذرِ ماضی: گذری ہوئی باتیں قدمش: قدموں اس کے - افتادند: گر پڑا - بنفاق: ظاہری طور، رواں شدند: چلتے چلتے، برسیدند: پہنچا - ستونے: منارہ ایستادہ: کھڑا تھا - خلل: خرابی - شما: تم میں سے - زور تر: زیادہ - خطام: رسی: عمارت کنیم: مرمت کریں: دلاوری: دلیری - خصم آزردہ: ستایا ہوا - دشمن: (۲) نیندیشید: فکر نہیں کیا - قول: بات رسانیدی: پہنچایا - عقب: بعد میں - راحت: آرام: پاداش: عوض: پیکاں: تیر: جراحت: زخم - بدر آید: باہر آیا: بماند: رہے ۔ ۲ یکتاش: سپاہی: باخیلتاش: جمعدار - خراشیدی: تکلیف دینا - ایمن: بے خوف - مباش: نہ ہو - مشو: نہ ہو - بارۂ حصار: قلعہ کی دیوار - مزن: نہ مار - نہ پھینک - مقصود: ہاتھ ساعد: کلائی - بپیچید: لپیٹ لیا - بالائے: چڑھ گیا - زمام: باگ: بامہار - لگام: ۳ منافقت کے طور پر -

از کفش در گسلانید و کشتی برآند بیچارہ متحیر بماند روزے دو بلاؤ محنت کشید و سختی دید سوم روز خوابش گریباں گرفت و در آب انداخت بعد از شبا روزے دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقے ماندہ بود برگ درختاں خوردن گرفت و بیخ گیاہاں بر آوردن تا اندکے قوت یافت سر در بیاباں نہاد و برفت تا تشنہ و بیطاقت شد و بر سر چاہے رسید قومے را دید شربتے آب بہ پشیزے ہمی آشامیدند جوان را پشیزے نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز کرد و تنے چند را فرو کوفت مرداں غلبہ کردند و بیحابا بزدندش مجروح شد۔

قطعہ

پشہ چو پر شد بزند پیل را	با ہمہ مردی و صلابت کہ اوست
مورچگاں را چو بود اتفاق	شیر ژیاں را بدر آرند پوست

بحکم ضرورت در پئے کارواں افتاد و برفت شبانگہ برسیدند بمقامے کہ از دزداں پر خطر بود کاروانیاں را دید لرزہ بر اندام افتادہ و دل بر ہلاک نہادہ گفت اندیشہ مدارید کہ دریں میاں یکے منم کہ بہ تنہا پنجاہ مرد را جواب گویم و دیگر جوانان ہم یاری کنند ایں

لہ گسلانید: چھڑالی، برآند: چلائی متحیر: حیران۔ بلاؤ: بلائیں۔ انداخت: گرادیا، بعد از شبا روز: ایک رات ایک دن کے بعد، رمق: تھوڑی زندگی، برگ: پتے بیخ: جڑ، گیاہاں: گھاس، سر در بیاباں نہاد: جنگل کی طرف متوجہ ہوا تشنہ: پیاسا، چاہے: کنواں، (۲) شربت آب: پانی کا شربت پشیزے: آنے کا آٹھواں حصہ ہے بعض نے ایک سکہ کے معنی لکھا ہے جس کو عالمگیری کہتے ہیں، آشامید: پلایا۔ بیچارگی: عاجزی: نمود: ظاہر۔ نیاوردند: نہیں کیا تعدی: ظلم، فرو کوفت: نیچے ٹھونکا، بیحابا: بے تحاشہ، بزدند: مارا۔ مجروح: زخم (۳) پشہ: مچھر، پر شد: زیادہ صلابت: سختی، مورچگاں: چیونٹیاں ژیاں: مست، بدر آرند پوست: کھال پھاڑ ڈالتی ہے۔ در پئے: پیچھے۔ کارواں: قافلہ دزد: چور۔ لرزہ: تھرتھراہٹ: اندام: جسم۔ اندیشہ مدار: گھبراؤ نہیں، منم: میں اکیلا ہوں۔ جواب گویم: جواب دوں گا۔ یاری۔ مدد۔

بگفت و مردمِ کارواں بلافِ او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی کردند و بزاد و آبش دستگیری واجب دانستند جواں را آتشِ معدہ بالا گرفتہ بود و عنان طاقت از دست رفتہ لقمۂ چند از سرِ اشتہا تناول کرد و دمے چند آب در پئے آں آشامید تا دیوِ درونش بیارمید و بخفت پیرمردے جہاں دیدہ دراں کارواں بود گفت اے جماعت من ازیں بدرقۂ شما اندیشناکم بیش از انکہ از دزداں چنانکہ حکایت کنند غریبے را درمے چند گرد آمدہ بود و بشب از تشویشِ لوریان درخانہ نمی خفت یکے را از دوستاں برخود خواند تا وحشتِ تنہائی بدیدارِ وے منصرف کند شبے در صحبتِ او بود چندانکہ بر درمہاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد بامدادان دیدند غریب گریاں و عریاں کسے گفت حال چیست مگر آں درمہائے ترا دزد برد گفت لا و اللہ بدرقہ برد

قطعہ

ہرگز ایمن ز یار ننشستم	تا بدانستم انچہ عادتِ اوست
زخمِ دندانِ دشمنے تیزست	کہ نماید بچشمِ مردم دوست

۱؎ لاف: شیخی۔ شادمانی: خوشی۔ زاد: توشہ۔ دستگیری: مدد۔ دانستند: سمجھ۔ آتشِ معدہ: بھوک یعنی پیٹ میں آگ لگ رہی تھی۔ عنان: باگ۔ اشتہا: خواہش۔ تناول: کھانا کھائے۔ دیوِ درونش: نفس۔ بیارمید: آرام۔ ملاخفت: سوگیا۔ کارواں: قافلہ۔ پیرمرد: بوڑھا جواں۔ بدرقہ: رہبر۔ تشویش: پریشانی۔ لوریاں: جمع لوری: بے حیا۔ یہ ایک گروہ جو لوگوں کو لوٹ لیتا۔ وحشت: جنگل۔ منصرف: پھرنے والا۔ درمہاش: درم۔ وقوف: خبر۔ امداداں: صبح کے وقت۔ گریاں: رونے والا۔ عریاں: ننگا۔ واللہ: اللہ کی قسم۔ ایمن: بے خوف۔ ننشستم: نہ بیٹھا۔ نماید: ظاہر۔ چشم: آنکھ۔

چہ دانید کہ اگر این ہم از جملہ دزداں باشد بعیّاری[1] درمیان ما تعبیہ شدہ تا بوقت فرصت یاراں را خبر کند مصلحت آں بینیم کہ مرین خفتہ را بگذاریم ورخت برداریم جواناں را پند پیر استوار آمد ومہابتے عظیم از مشت زن در دل گرفتند ورخت برداشتند وجواں را خفتہ بگذاشتند آنگہ خبر یافت کہ آفتابش بر کتف سر بر آورد وکارواں رفتہ دید بیچارہ بسے بگردید رہ بجائے نبرد وتشنہ بینوا روی بر خاک ؤ دل برہلاک نہادہ میگفت

شعر

من ذا یحدّثنی وزمّ العیس[2]	ما للغریب سوی الغریب انیس

فرد

درشتی کند برغریباں کسے	کہ نابودہ باشد بغربت بسے

مسکیں دریں سخن بود کہ پادشہ پسرے بصید از لشکریاں دور افتادہ بود و بالائے سرش ایستادہ ہمی شنید ودر ہیأتش ہمی نگرید صورتش پاکیزہ دید وحالش پریشاں پرسید از کجائی وبدین جائگہ چوں افتادی برخے از انچہ برسر او رفتہ بود اعادت کرد ملک زادہ

---

[1] عیّاری: چالاکی، تعبیہ: پوشیدہ مرتب: اس کو ہم۔ رخت: اسباب برداریم: لاد کر۔ پند: نصیحت۔ پیر: بوڑھا۔ استوار: مضبوط مہابت: خوف، عظیم: بڑا۔ مشت زن: پہلوان، برداشتند: اٹھایا، کتف: مونڈھا، بیچارہ غریب: بسے: بہت۔ بگردید: پھرا۔ نبرد: نہ بنا، تشنہ: پیاسا، بے نوا: بے سامان نہادہ: رکھا۔ (۲) من ذا الخ: کون ہے جو مجھ سے باتیں کرے حالانکہ قافلہ روانہ ہوگیا مسافر کے لیے مسافر سے کوئی دوست نہیں ہوتا۔ درشتی: سختی غربت: مسافرت، صید: شکار۔ ایستادہ: کھڑا۔۔۔ ہیأت: صورت، کجائی: کہاں تھا تو۔ برخے: تھوڑی اعادت: لوٹایا:

رابر حالِ تباہ او رحمت آمد و خلعت[1] و نعمت داد و معتمدے را با وے بفرستاد تا بشہر خویش باز آمد پدرش بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامتِ حالش شکر گفت شبانگہ از انچہ بر سرِ او رفتہ بود از حالت کشتی و جورِ ملاح و ظلمِ روستایان بر سرِ چاہ و غدرِ کاروانیان در راہ با پدر ہمیگفت پدر گفت اے پسر نہ گفتمت ہنگامِ رفتن کہ تہیدستاں را دستِ دلیری بستہ ست و پنجۂ شیری شکستہ

شعر

چہ خوش گفت آں تہیدست سلحشور | جوے زر بہتر از ہفتاد من زور

پسر گفت اے پدر ہر آئینہ تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در خطر نہ نہی بر دشمن ظفر نیابی و تا دانہ پریشاں نکنی خرمن نگیری نہ بینی باندک مایہ رنجے کہ بردم چہ تحصیلِ راحت کردم و بہ نیشے کہ خوردم چہ مایہ عسل آوردم

فرد

گرچہ بیرون ز رزق نتواں خورد | در طلب کاہلی نباید کرد

فرد

غواص گر اندیشہ کند کامِ نہنگ | ہرگز نکند دُرِّ گرانمایہ بچنگ

---

[1] خلعت: پوشاک۔ معتمد: جس پر اعتماد ہو۔ فرستاد: بھیجا۔ شادمانی: خوشی۔ جور: ظلم۔ روستایاں: دیہاتی۔ چاہ: کنواں۔ غدر: بے وفائی۔ ہنگام: وقت۔ تہی دستاں: خالی ہاتھ۔ بستہ: باندھا ہوا۔ شکستہ: ٹوٹا۔ سلحشور: سپاہی۔ ہفتاد من: ستر من۔ ہر آئینہ: بہرحال۔ نبری: نہ اٹھائے۔ برنداری: نہ ملے گا۔ (۲) نہی: نہ ڈالے گا۔ ظفر: فتح۔ نیابی: نہ پائے گا۔ خرمن: کھلیان۔ تحصیل: حاصل۔ راحت: آرام۔ نیش: ڈنک۔ مایہ: سرمایہ۔ عسل: مکھی۔ کاہلی: سستی۔ غواص: غوطہ لگانے والا۔ اندیشہ: فکر۔ کام: تالو، حلق۔ نہنگ: مگرمچھ۔ دُرِ گرانمایہ: قیمتی موتی۔ بچنگ: پنجگل، یعنی حاصل کرنا۔

حکمت[1] آسیا سنگِ زیرین متحرک نیست لاجرم تحمّل بار گراں همیکند

قطعہ

چہ خورد شیر شرزہ در بنِ غار | باز افتادہ را چہ قوت بود
گر تو در خانہ صید خواہی کرد | دست و پایت چو عنکبوت بود

پدر پسر را گفت ترا دریں نوبت فلک یاوری کرد و اقبال رہبری کہ صاحب دولتے بتو رسید و بر تو بخشید و کسر حالت را بتفقدی جبر کرد چنیں اتّفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتواں کرد۔

بیت

صیّاد نہ ہر بار شغالے ببرد | باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

چنانکہ یکے از ملوک پارس را نگینے گرانمایہ در انگشتری بود بارے بحکم تفرّج باتنے چند خاصاں بمصلائے شیراز بیروں رفت فرمود تا انگشتری را بر گنبد عضد نصب کردند تا ہر کہ تیر از حلقۂ انگشتری بگذراند خاتم اورا باشد اتّفاقاً چہار صد حکم انداز کہ در خدمت او بودند بند اختند جملہ خطا کردند مگر کودکے کہ بر بامِ رباطے ببازیچہ تیر از ہر طرف می انداخت بادِ صبا تیر آوا ز حلقۂ انگشتری بگذرانید

---

[1] حکمت: دانائی، آسیا سنگ: چکی کا نیچے والا پاٹ: متحرک: حرکت کرنے والا: لاجرم: لامحالہ: تحمل: برداشت۔ بارِ گراں: بھاری بوجھ: شرزہ: غضب ناک: بن: جڑ: قوت: غذا: عنکبوت: مکڑی: نوبت: مرتبہ۔ باری: امداد۔ اقبال: بخت: کسر: ٹوٹی ہوئی: تفقدی: دل جوئی مہربانی: جبر: جوڑ۔ ٹوٹے ہوئے کو درست کرنا: نادر: کم یاب: صیّاد: شکاری: شغال: گیدڑ: پلنگ: چیتا:۔ بدرد: پھاڑ ڈالنے والا: نگینہ: نگ: نمایہ: جڑا ہوا۔ انگشتری: انگوٹھی: (۲) تفرّج: تفریح گنبد: عضد: یہ بادشاہ کا مختصر سا نام ہے پورا نام عضد الدین ہے۔ گنبد اسی کا بنوایا ہوا ہے نصب: قائم: حلقہ: گول چھلا خاتم: انگوٹھی: بیند اختند: لگائے: بام: بالاخانہ: رباط: مسافر خانہ۔

خلعت و نعمت یافت و خاتم بوے ارزانی داشتند آوردہ اند
کہ پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنیں کردی گفت تا رونقِ
نخستیں برجائے ماند

قطعہ

گہ بود کز حکیم روشن رای	بر نیاید درست تدبیرے
گاہ باشد کہ کودکے ناداں	بغلط بر ہدف زند تیرے

حکایت (۲۹) درویشے را شنیدم کہ بغارے نشستہ بود و در
بروی از جہاں بستہ و ملوک و اغنیا را در چشمِ ہمتِ او شوکت و
ہیبت نماند

قطعہ

ہر کہ بر خود درِ سوال کشاد	تا بمیرد نیاز مند بود
آز بگذار و پادشاہی کن	گردن بے طمع بلند بود

یکے از ملوک آں طرف اشارت کرد کہ توقع بکرمِ اخلاقِ مرداں
چنیں ست کہ یکے با ما بنان و نمک موافقت کنند شیخ رضا داد
بحکم آنکہ اجابتِ دعوت سنّت ست دیگر روز ملک بعذر قدومش
رفت عابد از جای برجست و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد
و ثنا گفت چوں غائب شد یکے از جماعت پرسید شیخ را کہ

لے ارزانی: ہستی - داشتند: رکھتا تھا۔ نخستیں: پہلی جگہ کبھی روشن رای: ہوشیار۔ کودکے ناداں: ناسمجھ بچہ۔ بغلط: غلطی سے۔ ہدف: نشانہ: زند۔ مارے
حکایت ۲۹: خلاصہ یہ کہ فقیر کو امیروں اور بادشاہوں کی صحبت سے بچنا چاہئے: ورنہ آہستہ آہستہ دامن صبر و قناعت ہاتھ سے چھوٹ جائیگا۔ ملوک: بادشاہ اغنیاء: جمع غنی: مال دار شوکت: دبدبہ - ہیبت: خوف: سوال کشاد: مانگنا شروع کیا۔ بمیرد: مرے گا: نیاز مند: تابعدار (۲) بے طمع: حرص نہیں کرتا: توقع بکرم: امید مہربانی کی: با ما بنان و نمک موافقت: ہمارے ساتھ کھانا کھالیں: شیخ: درویش اجابت: قبولیت - قدومش: تشریف آوری: برجست: اٹھا: بکنار: کنار: تلطف: مہربانی: ثنا - تعریف - غائب: چلا گیا۔

چندیں ملاطفت[1] امروز که با پادشه کردی خلافِ عادت بود دیگر ندیدم گفت نشنیدی آنکه یکے از صاحبدلان گفتہ ست

فرد

ہر کرا بر سماط بنشستی	واجب آمد بخدمتش برخاست

مثنوی

گوش تواند کہ ہمہ عمر وے	نشنود آوازِ دف و چنگ و نے
دیدہ شکیبد ز تماشائے باغ	بے گل و نسریں بسر آرد دماغ
گر نبود بالشِ[2] آگندہ پر	خواب تواں کرد حجر زیر سر
ورنہ بود دلبر ہمخوابہ پیش	دست تواں کرد بآغوشِ خویش
ویں شکم بے ہنر پیچ پیچ	صبر ندارد کہ بسازد بہیچ

بابؒ[3] چہارم در فوائدِ خاموشی

حکایت[1] یکے از دوستاں گفتم امتناعِ سخن گفتنم بعلت آں اختیار آمدہ است کہ غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدہٗ دشمناں جز بربدی نمی آید گفت اے برادر دشمن آں

---

[1] ملاطفت: نرمی، سماط: دستر خواں: بنشستی، بیٹھا، بخدمتش برخاست، اس کی عزت کے لیے کھڑا ہوا، گوش تواند: کان کے لیے یہ بات: دف: ڈھول، چنگ: چنگل: شکیبد صبر: تماشائے: سیر: بے گل: بغیر گلاب نسریں: چنبیلی، بسر آرد: بسر کر سکتا ہے (۲) بالش آگندہ پر: پروں کا بھرا ہوا تکیہ: تواں، سکتے ہیں۔ حجر: پتھر، ورنہ بود، اور اگر ہے دلبر: معشوق، ہمخوابہ، ساتھ سونے والا، بآغوش: بغل: پیچ پیچ۔ لپیٹ در لپیٹ

(۳) باب چوتھا: خاموشی کے فوائد کے بیان میں:

حکایت[1]، خلاصہ یہ کہ انسان کو خاموش رہنا سب سے زیادہ بہتر ہے اچھی سے اچھی بات پر دشمنوں کو بات کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ امتناع: روکنا: علت، سبب، غالب اکثر، اوقات: وقت:۔ نیک: اچھا، بد۔ برا۔ افتد: پڑتا۔

دفیق علام الرسول

بہ کیمیکی نہ بہ بیند

شعر

وَاَخُو الْعَدَاوَةِ لَا یَمُرُّ بِصَالِحٍ | اِلَّا وَیَغْمِزُہٗ بِکَذَّابٍ اَشِرٍ

شعر

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست | گل ست سعدی و در چشم دشمنان خار ست

بیت

نورِ گیتی فروزِ چشمۂ ہور | زشت باشد بچشمِ موشکِ کور

حکایت (۲) بازرگانے را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید که با کسے ایں سخن در میاں نہی گفت اے پدر فرمان تراست نگویم و لیکن باید کہ مرا بر فائدہ ایں مطلع گردانی کہ مصلحت در نہاں داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصانِ مایہ دیگر شماتتِ ہمسایہ

شعر

مگو اندہِ خویش با دشمناں | کہ لاحول گویند شادی کناں

حکایت (۳) جوانے خردمند از فنونِ فضائل حظے وافر داشت و طبعے نافر چنانکہ در محافلِ دانشمنداں نشستے زبانِ سخن ببستے بارے پدرش گفت اے پسر تو نیز آنچہ دانی بگوی گفت ترسم از آنچہ ندانم

لہ واخو العداوۃ الخ: اور دشمنی کرنے والا کسی نیک پر نہیں گزرتا مگر اشارہ اور جھوٹا اور فسادی بناتا ہے: چشم عداوت: دشمن کی آنکھ: خار: کانٹا- گیتی: دنیا (۲) فروز: روشن: ہور: سورج زشت: برا- موشک: چھچھوندر- حکایت: خلاصہ یہ ہے کہ... نقصان وغیرہ ہو تو اس کی خبر دوسروں کو نہ سنانی چاہیئے- خسارت: نقصان، نہی: منع فرمان: حکم- مطلع: خبردار کرنا نہاں: پوشیدہ- دو نشود: دوگنی- مایہ: سرمایہ- شماتت: گالی دینا: کسی کے نقصان کو دیکھ کر خوش ہونا- ہمسایہ: پڑوسی: اندہ: غم: (۳) لاحول گویند: خوشی کے وقت لاحول پڑھیں گے حکایت: خلاصہ یہ ہے کہ علماء اور حکماء کے سامنے خاموش رہنا بہتر ہے- ورنہ بعض دفعہ ندامت اٹھانی ہوتی ہے- فنون: قسمیں

حظ: حصہ: وافر داشت: کافی رکھتا تھا- نافر: نفرت کرنے والا- محافل: مجلس- ترسم: خوف زدہ ہوں-

پیر سندو شرمساری بُرم۔

قطعہ

آں شنیدی کہ صوفئے میکوفت	زیرِ نعلینِ خویش میخے چند
آستینش گرفت سرہنگے	کہ بیا نعل بر ستورم بند

فرد

نگفتہ ندارد کسے با تو کار	ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

حکایت[۲] علمے معتبر را مناظرہ افتاد با یکے از ملاحدہ لعنہم اللہ علی حدۃ و بحجت او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسے گفتا ترا با چندیں فضل و ادب کہ داری با بیدینے حجت نماند گفت علمِ من قرآن ست و حدیث و گفتارِ مشائخ واو بدینہا معتقد نیست ونمی شنود مرا شنیدنِ کفرِ او بچہ کار آید۔

بیت

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی	آنست جوابش کہ جوابش ندہی

حکایت[۳] جالینوس ابلہے را دید دست در گریبانِ دانشمندے زدہ و بیحرمتی ہمیکرد گفت اگر ایں دانا بودے کارِ او بنادان بدانیجا

لہ پرسید: پوچھا۔ بُرم: لے میں نے میکوفت: ٹھونک رہا۔ زیرِ نعلین: جوتوں کے نیچے۔ گرفت: پکڑ لی۔ سرہنگ: سپاہی۔ بیا: لا۔ ستور: گھوڑا۔ حکایت[۲] خلاصہ یہ کہ بے دین سے کوئی بات نہ کرنی چاہیے۔ گفت گو کرنی پڑے تو اس کے سامنے قرآن پاک حدیث پاک سے دلائل پیش نہ کرے بلکہ عقلی دلائل پیش کرے۔ مناظرہ: حق بات سمجھانے کی خاطر گفت گو کرنا ملاحدہ: جمع ملحد۔ بے دین۔ لعنہم اللہ: لعنت کرے اللہ تعالیٰ ان کی بے دینی پر حجت: دلیل بر نیامد: جیت نہ سکا۔ سپر بینداخت: ڈھال ڈال دیا۔ یعنی عاجز ہوگیا۔ برگشت: لوٹا۔ گفتارِ مشائخ: بزرگوں کی بات: بدینہا: ان سے دین۔ نمی شنود: نہ سُنا خبر: حدیث: زو نرہی: چھٹکارا حاصل نہ ہوا: آنست جوابش: وہ جواب ہے حکایت[۳]: مقصد یہ ہے کہ بدخلق انسان سے نرمی برتنے سے لڑائی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے یہ عین دانائی ہے۔ جالینوس: مشہور حکیم و طبیب کا نام ہے جو یونان میں تھا۔ ابلہ: بیوقوف زدہ: مارا۔ بیحرمتی: بے عزتی۔

نرسیدے۔

مثنوی

دو عاقل را نباشد کین و پیکار | نہ دانائے ستیزد با سبکسار
اگر نادان بوحشت سخت گوید | خرد مندش بنرمی دل بجوید
دو صاحبدل نگہدارند موئے | ہمیدوں سر کشے و آزرم جوئے
وگر در ہر دو جانب جاہلانند | اگر زنجیر باشد بگسلانند
یکے را زشتخوئے داد دشنام | تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام
بتر زانم کہ خواہی گفت آنی | کہ دانم عیبِ من چوں من ندانی

حکایت[۲] سحبان وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالے بر سر جمعے سخن گفتے کہ لفظے مکرر نکردے و اگر ہماں اتفاق افتادے بعبارتِ دیگر بگفتے واز جملہ ادب ندمائے حضرت ملوک یکے اینست

مثنوی

سخن گرچہ دلبند و شیریں بود | سزاوارِ تصدیق و تحسین بود
چو یکبار گفتی مگو باز پس | کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس

حکایت یکے را از حکما شنیدم کہ می گفت ہرگز کسے بجہل خود اقرار نکردہ است مگر آں کس کہ چوں دیگرے در سخن باشد ہمچناں تمام

---

[۱] نرسید: نہ پہنچا۔ کین: کینہ۔ پیکار: جھگڑا۔ ستیزد: لڑائی۔ سبکسار: بیوقوف۔ وحشت: بے تمیزی۔ بجوید: تلاش کرتا ہے۔ موئے: بال۔ ہمیدوں: اسی طرح۔ آزرم: ستانے والا۔ جانب: طرف۔ بگسلانند: توڑ ڈالیں۔ زشتخوئے: بری عادت۔ دشنام: گالی۔ فرجام: انجام۔ زانم: ہیں اس سے۔ آنی: وہ۔ دانم: جانتا ہوں۔ حکایت: خلاصہ یہ کہ جب کوئی بات کر رہا ہو اس کی بات کے درمیان اپنی بات نہ شروع کر دینی چاہیئے۔
(۲) سحبان وائل: یہ نام عرب کا فصیح و بلیغ آدمی کا ہے۔ فصاحت: خوش بیانی۔ بے نظیر: بے مثل۔ نہادہ: رکھتا تھا۔ بحکم: سبب۔ سالے: سال۔ بر سر جمعے: مجمع کے سامنے۔ ندمائے: جمع ندیم ساتھی۔ حضرت: دربار۔ ملوک: بادشاہ۔ دلبند: دلچسپ۔ شیریں: میٹھی۔

سزاوار: مستحق۔ تحسین: تعریف۔ خوردند: کھالیا۔ بس: کافی۔ حکایت: اس حکایت میں بھی بات کرنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔

ناگفتہ سخن آغاز کند ۔ **مثنوی**

سخن را سرست اے خردمند و بن
میاور سخن در میان سخن
خداوند تدبیر و فرہنگ و ہوش
نگوید سخن تا نہ بیند خموش

حکایت[۸] تنے چند از بندگانِ محمود گفتند حسنِ میمندی را کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلاں مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند گفتند انچہ با تو گوید بامثالِ ما گفتن رواندارد گفت باعتماد آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید۔

بیت

نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہلِ شناخت
بسرِّ شاہ سرِ خویشتن نشاید باخت

حکایت[۹] در عقدِ بیعِ سرائے متردد بودم جہودے گفت بخر کہ من از کدخدایانِ محلتم وصفِ ایں خانہ چنانکہ ہست از من پرس ہیچ عیبے ندارد گفتم بجز آنکہ تو ہمسایۂ من باشی۔

قطعہ

خانۂ را کہ چوں تو ہمسایہ ست
دہ درم سیم کم عیار ارزد
لیکن امیدوار باید بود
کہ پس از مرگِ تو ہزار ارزد

آغاز: شروع: راسر: ابتدا بن: جڑ۔ میاور: نہ چھیڑ۔ فرہنگ دانائی۔ حکایت ۸ خلاصہ یہ کہ بادشاہوں کے راز کی حفاظت ضروری ہے اور کسی کے پوچھنے پر بھی خاموشی مناسب ہے۔ حسن: سلطان محمود کے وزیر کا نام تھا۔ میمندی: ایک قصبہ کا نام ہے۔ شما: تم۔ اہلِ شناخت: سمجھدار۔ بسترّ: راز۔ باختن: گنوانا۔ حکایت ۹ خلاصہ یہ ہے کہ اگر وہ یہودی خواہ مخواہ دخل نہ دیتا تو اس کو یہ باتیں نہ سننی پڑتیں۔ عقد بیع سرائے: مکان خریدنے کے معاملہ میں۔ تردد: فکر میں۔ جہود: یہودی۔ بخر: خریدکر۔ کدخدایان: صاحب خانہ۔ محلت: محلہ۔ پرس: پوچھ۔ ہیچ: کوئی۔ کم عیار: کھوٹے۔ ارزد: روپے۔

حکایت(۱۰) یکے از شعرا پیشِ امیرِ دزداں رفت وثنا گفت فرمود تا جامہ اش برکنند و از دہ بدر کنند مسکین برہنہ بسرما میرفت سگاں در قفائے وے افتادند خواست تا سنگے بردارد و سگاں را دفع کند زمین یخ بستہ بود و عاجز شد و گفت اینچہ حرامزادہ مردمانند سگاں را کشادہ اند و سنگ را بستہ امیرِ دزداں از غرفہ بدید بشنید و بخندید و گفت اے حکیم از من چیزے بخواہ گفت جامۂ خود مے خواہم اگر انعام فرمائی۔ مصرع رَضِینَا مِنْ نَوَالِکَ بِالرَّحِیْلِ۔

بیت

امیدوار بود آدمی بخیرِ کساں | مرا بخیرِ تو امید نیست شر مرساں

سالارِ دزداں را بروے رحمت آمد جامۂ او باز داد و قبائے پوستینے براں مزید کرد و درمے چند

حکایت(۱۱) منجمے بخانہ در آمد مردِ بیگانہ دید بازنِ او بہم نشستہ دشنام داد و سخت گفت درہم افتادند فتنہ و آشوب برخاست صاحبدلے بریں واقف گشت گفت شعر

توبر اوجِ فلک چہ دانی چیست | چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

حکایت(۱۰): خلاصہ یہ ہے کہ اگر یہ شاعر چوروں کے سردار کی تعریف نہ کرتا اور خاموش رہتا تو ذلت نہ ہوتی شعرا: جمع شاعر: امیرِ دزداں: چوروں کا سردار۔ رفت: گیا: ثنا: تعریف: برکنند: اتار لیں از دِہ بدر کنند: گاؤں سے باہر نکال دیں۔ برہنہ: ننگا۔ سگاں: کتے قفا: پیچھے۔ خواست: چاہا سنگے: پتھر۔ دفع کنند: بھگا دے یخ: برف۔ بستہ: جمی ہوئی حرام زادہ: جس کے باپ کا علم نہ ہو یعنی شریر: کشادہ: کھولا ہوا غرفہ: بالاخانہ: یعنی کھڑکی۔ بشنید: سنا۔ بخندید: ہنسا جامہ: خود مے: کپڑے چاہتا ہوں انعام فرمائی: عطا فرمائیے۔۔۔ رضینا: ہم آپ کی بخشش میں سے بس کوچ ہی کو پسند کرتے ہیں کساں: لوگ۔ سالار: سردار قبائے پوستینے: چمڑے کا چوغہ حکایت(۱۱): خلاصہ یہ ہے کہ علمِ نجوم ظنی ہے اس لیے نجومیوں کی باتوں پر یقین نہ کرنا چاہیئے۔ درہم افتادہ: لڑ پڑے آشوب: شور و غل۔ اوج: بلندی چہ دانی: کیا جانتا ہے۔ کیست: کون ہے۔

حکایت(۱۲) خطیبے کریہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتے فریادِ بیفائدہ بر داشتے گفتی نعیبِ غرابِ البین در پردۂ الحانِ اوست یا آیۂ اِنَّ اَنکَرَ الاَصوَاتِ در شانِ اوست

شعر

اِذَا نَهَقَ الخَطِیبُ اَبُو الفَوَارِسِ	لَهُ صَوتٌ یَهُدُّ اِصطَخرَ فَارِسِ

مردمِ قریہ بعلتِ جاہے کہ داشت بلیتش رامیکشیدند و اذیتش را مصلحت نمیدیدند تا یکے از خطبائے آں اقلیم کہ با او عداوتے نہانی داشت بارے بپرسیدنِ او آمدہ بود گفت ترا خوابے دیدہ ام خیر باد گفت چہ دیدی گفت چناں دیدم کہ ترا آوازِ خوش است و مردماں از انفاسِ تو در راحت خطیب اندریں لختے بیندیشید و گفت جزاکَ اللہ ایں چہ مبارک خوابیست کہ دیدی کہ مرا بر عیبِ خود واقف گردانیدی معلوم شد کہ آوازِ ناخوش دارم و خلق از بلند خواندنِ من در رنج عہد کردم کہ ازیں پس خطبہ نگویم مگر باہستگی

قطعہ

از صحبتِ دوستے برنجم	کاخلاقِ بدم حسن نماید

لے حکایت: خلاصہ یہ ہے کہ جو دوست تمہارے عیب ظاہر کرے اسکی وہ دشمن بہتر ہے جو تمہارے پوشیدہ کرے۔ خطیب: خطبہ دینے والا۔ کریہ الصوت: بری آواز۔ پنداشتے: گمان کرتا۔ فریاد: شور۔ نعیب: کوّے کی آواز۔ غراب: ایک قسم کا کوّا ہے۔ پردہ الحان: لحن کے پردے۔ ان انکر الاصوات: بے شک بری آواز گدھے کی ہے (۲) اذا نہق: جب گدھے کی طرح چیختا ہے خطیب ابو الفوارس یہ کنیت ہے اس کی ایسی آواز ہے کہ فارس کے اصطخر کو گرا دیتی ہے اصطخر قلعہ ہے ایران میں سے۔ قریہ: گاؤں۔ علت: سبب۔ جاہ: عزت۔ بلیتش: رامیکشیدند: اس کی مصیبت برداشت کرتے (۳) اذیتش: تکلیف۔ اقلیم: ولایت۔ عداوت نہانی: خفیہ دشمنی۔ بپرسید: پوچھنے۔ ترا خوابے دیدہ ام: تیرے متعلق ایک خواب دیکھا (۳) خیر باد: اللہ تعالیٰ خیر کرے۔ انفاس: کلام۔ [illegible]: اللہ تعالیٰ تجھے جزا دے۔ خواندن: پڑھنے۔ بخند عہد: خوشی کا زمانہ۔ از صحبت: مجھے اس دوست سے تکلیف پہنچتی ہے۔

علیم ہنر و کمال بیند | خارم گل و یاسمن نماید
کو دشمن شوخ چشم بیباک | تا عیب مرا بمن نماید

فرد

ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش | ہنر داند از جاہلی عیب خویش

حکایت (۱۳) یکے در مسجد بطوع بانگ نماز گفتے باداے کہ مستمعان را ازو نفرت بودے وصاحب مسجد امیرے بود عادل نیک سیرت نیخواستش کہ دل آزردہ گردد گفت اے جواں مردمرایں مسجد را موذنان قدیمی اند کہ ہریکے از ایشاں راپنج دینار مرتب داشتہ ام ترادہ دینار میدہم تا جائے دیگر روی بریں قول اتفاق کردند پس از مدتے در گذرے پیش امیر باز آمد و گفت ایخداوند برمن حیف کردی کہ بدہ دینار رازاں بقعہ ام بیروں کردی کہ آنجا رفتہ ام بست دینار میدہند کہ جائے دیگر روم قبول نمی کنم امیر بخندید وگفت زنہار نستانی کہ بہ پنجاہ دینار راضی گردند

شعر

بہ تیشہ کس نخراشد زروئے خارا گل | چنانکہ بانگِ درشت تو میخراشد دل

حکایت (۱۴) ناخوش آوازے ببانگ بلند قرآن خواندے صاحبدلے

خار۔ کانٹا۔ گل گلاب یاسمن چنبیلی؛ شوخ چشم: بے حیا بے باک؛ نڈر؛ نگویند: نہیں کہتے جاہلی۔ جہالت حکایت ۱۳ خلاصہ یہ کہ اگر کسی کے عیب کو ظاہر کرنا ہو تو کسی طریقہ سے ظاہر کریں۔ بطوع خوشی سے۔ بانگ: آواز؛ مستمعان سننے والے؛ صاحب مسجد: متولی نیک سیرت: نیک عادت نیخواستن: نہیں چاہتا۔ آزردہ: رنجیدہ؛ موذنان اذان دینے والا۔ قدیمی: پرانا (۱) مرتب مقرر داشتہ: کئے ہوئے۔ اتفاق کردند مطے ہو گئے گذر: راستہ۔ خداوند۔ مالک حیف: ظلم۔ بقعہ: جگہ زنہار: ہرگز۔ نستانی: نہ لینا۔ تیشہ: تیر۔ خارا: پتھر۔ گل مٹی؛ درشت سخت؛ میخراشد: چھیل دیا حکایت ۱۴: خلاصہ یہ کہ بری آواز والے کو قرآن پاک زور سے نہ پڑھنا چاہیئے۔ ناخوش: بری آواز۔ ببانگ آواز۔

روزے برو بگذشت و گفت ترا مشاہرہ چندست گفت ہیچ گفت پس ایں زحمت بخود چرا میدہی گفت از بہر خدا میخوانم گفت از بہر خدا دیگر مخواں

بیت

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی	ببری رونق مسلمانی

باب پنجم در عشق و جوانی

حکایت[۱] حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندیں بندہ صاحب جمال دارد کہ ہر یکے بدیع[۲] جہانے اند چگونہ افتادہ است کہ با ہیچ کدام از ایشاں میلے و محبتے ندارد چنانکہ با ایاز با آنکہ زیادت حسنے ندارد گفت ہرچہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید

قطعہ

کسے بدیدہ انکار گر نگاہ کند	نشان صورت یوسف دہد بناخوبی
وگر بچشم ارادت نگہ کند در دیو	فرشتہ اش بنماید بچشم محبوبی

مثنوی

ہر کہ سلطاں مرید او باشد	گر ہمہ بد کند نکو باشد

(۱) مشاہرہ: تنخواہ۔ ہیچ: کچھ بھی نہیں۔ زحمت: تکلیف۔ چرا میدہی: کیوں امید دیتا ہے۔ بہر خدا: خدا کے لئے۔ میخوانم: پڑھتا ہوں۔ مخواں: نہ پڑھ۔ نمط: طریقہ۔ ببری: رونق کو اڑا دے گا۔
باب پانچواں بیان عشق و جوانی میں۔ حکایت: خلاصہ یہ ہے عشق کے لیے خوب صورتی ضروری نہیں۔ حسن میمندی: وزیر کا نام ہے سلطان محمود: یہ ایک بادشاہ کا نام ہے۔ چندیں بندہ: اس قدر غلام۔
(۲) بدیع: عجیب۔ در دل فرود آید: دل میں اتر جاتا ہے۔ انکار: بے اعتقاد۔ ناخوبی: برائی۔ دیو: شیطان۔ مرید: معتقد۔

وانکہ را پادشہ بلیند از در | کسش از خیل خانہ ننوازد

حکایت (۲) گویند خواجہ را بندہ نادر الحسن بود باوے بسبیلِ مودت و دیانت نظرے داشت با یکے از دوستاں گفت دریغ ایں بندۂ من با حسن و شمائلے کہ دارد اگر زباں دراز و بے ادب نبودے چہ خوش بودے گفت اے برادر چوں اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار کہ چوں عاشقی و معشوقی درمیاں آمد مالکی و مملوکی برخاست

قطعہ

خواجہ با بندۂ پری رخسار | چوں درآید بیازی و خندہ
چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند | ویں کشد بار ناز چوں بندہ

بیت

غلام آبکش باید و خشت زن | بود بندۂ نازنیں مشت زن

حکایت (۳) پارسائے را دیدم بہ محبت شخصے گرفتار نہ طاقت صبر نہ یارائے گفتار چندانکہ ملامت دیدے و غرامت کشیدے ترک تصابی نکردے گفتے

قطعہ

کوتہ نکنم زدامنت دست | ور خود بزنی بہ تیغ تیزم

(۱) کسش: کوئی شخص، خیل خانہ: خاندان، ننوازد: مہربانی نہ کرے، حکایت: خلاصہ یہ کہ عشق اور محبت ہو جانے کے بعد ہیبت اور دبدبہ ختم ہو جاتا ہے، بندہ: غلام۔ نادر الحسن: عجیب حسن والا۔ بسبیل: براستہ۔ مودت: دوستی، دیانت: پرہیزگاری، دریغ: افسوس، شمائل: عادات، توقع: امید۔ مدار: نہ رکھ، مالکی: ملکیت، مملوکی: غلامی۔ (۲) رخسار: خوب صورت، درآید: کھیل کود، خندہ: ہنسا، کو: کہ او، چو: غلام، ویں: اور یہ۔ آبکش: پانی کھینچنے والا — خشت زن: اینٹ بنانیوالا، مشت زن: گھونسے مارنے والا، حکایت: خلاصہ یہ کہ عشق جب غالب ہو جاتا ہے تو عقل جاتی رہتی ہے جو عشق میں مبتلا ہو اس کو نصیحت وغیرہ کرنا بے کار ہے:

یارائے گفتار: بات کرنے کی طاقت، غرامت: ہلاکت، تصابی: عشق، کوتہ: چھوٹا، زدامنت: دامن تیرا، خود بزنی: چاہیئے تو مجھے تیر۔ تلوار سے مار ڈالے:

فقیر عطاء الرسول

بعد از تو ملاذ و ملجائے نیست | ہم در تو گریزم ار گریزم

بارے ملامتش کردم و گفتم عقل نفیست را چہ شد کہ نفس خسیست غالب آمد زمانے بفکرت فرو رفت و گفت۔

قطعہ

ہر کجا سلطان عشق آمد نماند | قوّتِ بازوئے تقویٰ را محل
پاک دامن چوں زید بیچارۂ | اوفتادہ تا گریباں در وحل

حکایت یکے را دل از دست رفتہ بود و ترک جاں گفتہ مطمح نظرش جائے خطرناک و مظنۂ ہلاک نہ لقمۂ متصور شدے کہ بکام آید یا مرغے کہ بدام افتد

بیت

چو در چشمِ شاہد نیاید زرت | زر و خاک یکساں نماید برت

بارے نصیحتش گفتند ازیں خیالِ محال تجنب کن خلقے ہم بدیں ہوس کہ تو داری اسیر اند و پائے دل در زنجیر بنالید و گفت۔

قطعہ

دوستاں گو نصیحتم مکنید | کہ مرا دیدہ بر ارادتِ اوست

---

(۱) ملاذ، ملجائے: جائے پناہ گریزم ار گریزم۔ بھاگوں گا تو تیری طرف بھاگوں گا۔ عقل نفیس: پاکیزہ عقل۔ خسیس: کمینہ۔ فرو رفت: ... سلطان: بادشاہ۔ تقویٰ: پرہیزگاری زید: زندہ رہے۔ بیچارہ: غریب وحل: کیچڑ۔

حکایت: خلاصہ یہ کہ عشق مجازی میں جب عشق مکمل ہو جاتا ہے تو فنا فی المحبوب ہو جاتا ہے۔

از دست رفتہ: ہاتھ سے جاتا رہا۔ ترک جاں: جان جانے کا خطرہ۔ مطمح نظر: منظورِ نظر۔ مظنّہ: وہ جگہ جہاں ہلاکت کا خطرہ ہو۔ لقمہ: نوالہ: ... متصوّر: خیال و اٰم و جال ... چشمِ شاہد: محبوب کی نگاہ۔ یکساں: برابر۔ برت: تیرے نزدیک۔ تجنب: پرہیز: ... ہوس: حرص۔ بنالید: رویا۔ مرا دیدہ: میری نگاہ۔

جنگ جویاں بزور پنجہ و کتف | دشمناں را کشند و خوباں دوست

شرط مودت نباشد باندیشۂ جان دل از مہر جاناں برگرفتن

ابیات

توکہ در بند خویشتن باشی | عشق بازی دروغ زن باشی

گر نشاید بدوست رہ بردن | شرط عشق ست در طلب مردن

فرد

گر دست رسد کہ آستینش گیرم | ورنہ بروم بر آستانش میرم

متعلقانش را کہ نظر در کار او بود شفقت بروزگار او بیند کردند و بندش نہادند

شعر

درد را کہ طبیب صبر میفرماید | ویں نفس حریص را شکر میباید

ابیات

آں شنیدی کہ شاہدے بنہفت | با دل از دست دادۂ میگفت

تا ترا قدر خویشتن باشد | پیش حشمت چہ قدر من باشد

آوردہ اند کہ مر آں پادشاہزادہ را کہ مطمح نظر او بود خبر کردند کہ جوانے بر سر ایں میدان مداومت می نماید خوش طبع شیریں زبان سخنہائے

(۱) کتف : بازو - خوباں : خوبصورت - مودت : محبت - اندیشۂ جان : جان کا خطرہ - مہر : محبت - برگرفتن : اٹھانا - بند خویشتن : اپنی فکر - دروغ زن : جھوٹ بولا - بردن : پہنچانا - دست رسد : طاقت ہو - متعلقانش : رشتہ دار ، اس کے - شفقت : مہربانی - نظر در کار : کاموں کو دیکھ رہے تھے - بندش نہادند : قید کر دیا (۲) درد : امراض - صبر : پرہیز - نہفت : پوشیدہ - تا ترا : جب تک تجھے - قدر : مرتبہ - مطمح نظر : منظور نظر - مداومت : ہمیشگی -

لطیف میگوید نکتہائے بدیع از وی میشنوند چنیں معلوم می شود کہ شورے درسر دارد و سوزے در جگر و شید اصفت می نماید پسپر دانست کہ دل آویختہ اوست واین گرد بلا انگیختہ او مرکب بجانب او راند چوں دید کہ شاہزادہ بنزدیک او عزم آمدن دارد بگریست وگفت

بیت

آنکس کہ مرا بکشت و باز آمد پیش | مانا کہ دلش بسوخت بر کشتۂ خویش

چندانکہ ملاطفت کرد و پرسید کہ چونی واز کجائی و چہ نام داری و چہ صنعت دانی جوان در قعر بحر مودت چناں غریق ماندہ کہ مجال نفس نداشت

بیت

اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی | چو آشفتی الف با تا ندانی

گفتا سخنے با من چرا نگوئی کہ ہم از حلقۂ درویشانم بلکہ حلقہ بگوش ایشانم انگہ بقوت استیناس محبوب از میان تلاطم امواج محبت سر برآورد و گفت

شعر

عجب ست با وجودت کہ وجود من بماند | تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

ایں بگفت و نعرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد

لطیف: پاکیزہ۔ نکتہائے بدیع: عجیب نکتے۔ میشنوند: سنتے ہیں۔ شور: جنون۔ شیدا: عاشق۔ دل آویختہ: اس کا عاشق۔ واین گرد بلا انگیختہ: عشق بیدا ہی پیدا کیا ہے۔ مرکب: سواری۔ جانب: طرف۔ عزم: ارادہ۔ بگریست: رویا۔ مانا: ہمانا سے مشتق ہے بمعنی حقیقتاً۔ کشتۂ خویش: اپنے مقتول پر۔ ملاطفت: مہربانی۔ چونی: کیسا ہے۔ کجائی: کہاں سے۔ صنعت دانی: کیا کام جانتے ہو۔ قعر: گہرائی۔ بحر: دریا۔ مودت: دوستی۔ غریق: ڈوبا ہوا۔ مجال: طاقت۔ ہفت سبع: سات منزلیں۔ از بر: یاد۔ حفظ۔ چو آشفتی: جب تو عاشق ہو جائے۔ حلقہ بگوش: استیناس: مانوس۔ تلاطم امواج: موجوں کی طغیانی۔ عجب: تعجب۔ جان بحق تسلیم: جان اللہ کو سونپ دی یعنی مرگیا۔

بیت

عجب[۱] از کشته نباشد بدرِ خیمۂ دوست | عجب از زنده که چون جان بدر آورد سلیم

حکایت[۵] یکے را از متعلّمان کمالِ بهجتے بود و طیبِ لهجتے معلّم از انجا که حسِ بشریت ست با حسنِ بشرۂ او معاملتے داشت زجر و توبیخے که بر کودکانِ دیگر کردے در حقِ وے روا نداشتے وقتے که بخلوتش دریافتے گفتے

قطعه

نه آنچناں بتو مشغولم اے بهشتے روی | که یادِ خویشتنم در ضمیر می آید
ز دیدنت نتوانم که دیده بر بندم | اگر از مقابله بینم که تیر می آید

بارے پسرش گفت چندانکه در آدابِ درسِ من نظر میفرمائی در آدابِ نفسم همچنیں تامل می فرمائی تا اگر در اخلاقِ من ناپسندے بینی که مرا آں پسندیده همی نماید برانم اطلاع فرمائی تا به تبدیلِ آں سعی کنم گفت اے پسر ایں سخن از دیگرے پرس که آں نظر که مرا باتست جز هنر نمی بینم۔

قطعه

چشمِ بداندیش که برکنده باد | عیب نماید هنرش در نظر
ور هنرے داری و هفتاد عیب | دوست نبیند بجز آں یک هنر

لہ عجب از کشتہ: تعجب ہے کہ قتل ہوا۔ حکایت[۵]: خلاصہ یہ کہ عاشق کو اپنے محبوب کی تمام باتیں اچھی لگتی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کو ہر فعل اپ خدا کرنا چاہیے۔ متعلّمان: جمع متعلّم طالب علم، بہجت: خوبصورت، طیب: اچھی آواز۔ معلّم: استاذ حس: احساس۔ بشریت: آدمیت، بشرہ: چہرہ، داشت: رکھتا تھا، زجر و توبیخ: جھڑکنا۔ کودکاں: بچوں کا۔ خلوت: تنہائی ضمیر: دل۔ بر بندم: بند کروں (۲)، ادبِ درس: پڑھنے کا طریقہ: نظر: غور۔ ادبِ نفس: درستی اخلاق۔ تامل: فکر۔ برانم: نکال لی جائے۔ سعی: کوشش۔ بداندیش: بُرا فکر۔ ور۔ اگر۔ ہنرے: ایک ہنر۔ داری: رکھتا ہے تو۔ ہفتاد: ستر۔ بجز: سوا۔

حکایت ¹ شبے یاد دارم کہ یارِ عزیزم از در درآمد چناں بے خود از جای برجستم کہ چراغم بہ آستیں کشتہ شد ²

سَرٰی طَیْفُ مَنْ یَجْلُوْ بِطَلْعَتِہِ الدُّجٰی | فَقُلْتُ لَہٗ اَہْلاً وَّ سَہْلاً وَّ مَرْحَبًا

بنشست و عتاب آغاز کرد کہ درحال کہ مرا بدیدی چراغ بکشتی بچہ معنی گفتم بدو معنی یکے آنکہ گمان بردم کہ آفتاب برآمد دیگر آنکہ ایں بیتم بخاطر گذشت

قطعہ

چوں گرانے بہ پیش شمع آید	خیزش اندر میان جمع بکش
ور شکر خندہ الیست شیریں لب	آستینش بگیر و شمع بکش

حکایت ¹ یکے دوستے را کہ زمانہا ندیدہ بود گفت کجائی کہ مشتاق بودم گفت مشتاقی بہ کہ ملولی

مثنوی

دیر آمدی اے نگار سرمست	زودت ندہیم دامن از دست
معشوقہ کہ دیر دیر بیند	آخر بہ ازانکہ سیر بیند

لطیفہ شاہدے کہ با رفیقاں آید بجفا کردن آمدہ است بحکم آنکہ از غیرت و مضادت خالی نباشد بیت

اِذَا زُرْتَنِیْ فِیْ رُفْقَۃٍ لِتَزُوْرَنِیْ	وَاِنْ جِئْتَ فِیْ صُلْحٍ فَاَنْتَ مُحَارِبٌ

حکایت: خلاصہ یہ کہ عاشق کو محبوب کی ملاقات کے وقت طبیعت پر کنٹرول کرنا چاہیے اگر بے اختیاری میں کوئی بات سرزد ہو جائے تو اس کی توجیہ کر دینی چاہیے ورنہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ از در درآمد: دروازے کے اندر آیا۔ کشتہ شد: بجھ گیا۔ سریٰ: الخ رات کو اس آدمی کا خیال آیا جو اپنی صورت سے تاریکی کو روشن کرتا ہے میں نے اسے خوش آمدید اور مرحبا کہا۔ عتاب: ناراضگی۔ بکشتی: بجھا دیا۔ بچہ معنی: کیا سبب۔ آفتاب برآمد: سورج نکل آیا۔ خاطر گذشت: خیال آیا۔ گراں: بار۔ جمع بکش: محفل میں مار۔ شمع بکش: چراغ بجھا۔ حکایت: خلاصہ یہ کہ عاشق کو معشوق کا پیچھا نہ کرنا چاہیے کیونکہ اس سے نفرت ہوتی ہے۔ زمانہا ندیدہ: کتنی مدت ملاقات نہ ہوئی۔ کجائی: کہاں۔ مشتاق: آرزومند۔ ملولی: رنجیدہ۔ نگار: محبوب۔ سرمست: متوالا۔ زود: جلدی۔ ندہیم: نہ چھوڑو گے۔ معشوقہ: محبوب۔ لطیفہ: اچھی بات۔ شاہد: محبوب۔ جفا کردن آمدہ: ظلم کرنے کیلئے آیا۔ مضادت: مخالفت۔ اذا الخ: جب تو دوسروں کے ملنے کے لیے آیا اگر صلح کے لئے بھی آیا ہے تو دشمن ہے۔

قطعہ

بیک نفس کہ در آمیخت یار با اغیار	بسے نماند کہ غیرت وجودِ من بکشد
بخندہ گفت کہ من شمعِ جمعم اے سعدی	مرا ازاں چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد

حکایت (۸) یاد دارم کہ در ایامِ پیشیں من و دوستے چوں دو مغز بادام در پوستے صحبت داشتیم ناگاہ اتفاقِ غیبت افتاد پس از مدتے کہ باز آمد عتاب آغاز کرد کہ دریں مدت قاصدے نفرستادی گفتم دریغ آمدم کہ دیدۂ قاصد بجمالِ تو روشن گردد و من محروم۔

قطعہ

یارِ دیرینہ مرا گو بزباں تو بہ مدہ	کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن
رشکم آید کہ کسے سیر نگہ در تو کند	باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن

حکایت (۹) دانشمندے را دیدم کہ بہ کسے مبتلا شدہ و رازش از پردہ برملا افتادہ جورِ فراواں بردے و تحمّلِ بیکراں کردے بارے بہ لطافتش گفتم دانم کہ ترا در محبتِ ایں منظور علتے و بنائے محبت بر زلتے نیست پس باوجود چنیں معنیٰ لائقِ قدرِ علما نباشد خود را متہم گردانیدن و جورِ بے ادباں بردن گفت اے یار دست عتابم

۱؎ یک نفس: ایک لمحہ۔ آمیخت: ملا یا۔ اغیار: غیر۔ بسے نماند: بہت وقت باقی نہیں ہے۔ کشد: ختم کرے۔ من شمعِ جمعم: محفل کی شمع ہوں۔ پروانہ: جلنے والا۔ حکایت ۸: خلاصہ یہ کہ عشق کیلئے رشک لازمی ہے عاشق معشوق کے دیدار کرنے سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ ایامِ پیشیں: گذشتہ دن۔ دو مغز بادام در پوستے: چھلکے میں بادام کی دو گریاں۔ ناگاہ: اچانک۔ دریں مدت: اس زمانہ میں۔ قاصد: ایلچی۔ یعنی پیغام رساں۔ فرستادی: بھیجا۔ دریغ: افسوس۔ (۲) یارِ دیرینہ: پرانا دوست۔ مدہ: نہ کرے۔ رشکم: مجھے رشک آتا ہے۔ سیر نگہ: جی بھر۔ باز گویم: پھر کہتا ہوں۔ سیر نخواہد بودن: تجھے دیکھنے سے سیری نہیں ہوتی۔ حکایت ۹: خلاصہ یہ کہ عاشق کو نصیحت نہ کرنی چاہیئے کیونکہ نصیحت سے عشق میں زیادتی ہوتی ہے کمی نہیں۔ دانشمند: عقلمند۔ برملا: عام۔ ظاہر۔ جورِ فراواں: ظلم زیادہ۔ تحمّل: برداشت۔ بیکراں: بے حد۔ لطافت: مہربانی۔ منظور: معشوق۔ علت: سبب۔ زلت: غلطی۔ متہم: تہمت۔ دستِ عتابم: مجھے شرمندہ نہ کر۔

ازدامن بدارکہ بارہا دریں مصلحت کہ تو بینی اندیشہ کردم صبرم بر جفائے او سہل ترہمی نماید از نادیدنِ او و حکیمان گویند دل بر مجاہدت نہادن آسان ترست کہ چشم از مشاہدت فروگرفتن۔

مثنوی

ہر کہ دل پیشِ دلبرے دارد | ریش در دستِ دیگرے دارد
آہوے پالہنگ در گردن | نتواند بخویشتن رفتن
آنکہ بے او بسر نشاید برد | گر جفائے کند بباید برد
رفتم از دوست گفتمش زنہار | چند ازاں روز گفتمم استغفار
نکند دوست زینہار از دوست | دل نہادم بدانچہ خاطرِ اوست
گر بہ لطفم بنزدِ خود خواند | ور بقہرم براند او داند

حکایت در عنفوانِ جوانی چنانکہ افتد و دانی باشاہدے سرے و سرّے داشتم بحکم آنکہ حلقے داشت طیب الادا و خلقے کالبدر فی الدجیٰ

بیت

آنکہ نباتِ عارضش آبِ حیات میخورد | در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد

اتفاقاً خلافِ طبع ازوے حرکتے بدیدم کہ ناپسندیدم دامن ازو

لہ بدار۔ رکھ۔ اندیشہ کردم میں نے سوچا۔ سہل تر: آسان مجاہدت: مشقت: چشم از مشاہدت فروگرفتن: نگاہ کو دیکھنے سے محفوظ رکھنا۔ ریش: داڑھی آہو: ہرن: پالہنگ: باگ ڈور: آنکہ بے او: وہ آدمی جس کے بغیر۔ برد: لے جانا ہے جفا: ظلم، استغفار: معافی طلب کرنا۔ گر بہ لطفم: اگر وہ مہربانی کرے۔ قہر: غصہ۔ براند: بھگا دے ا۔

حکایت: خلاصہ مطلب یہ کہ حسینوں کو اپنے حسن پہ فخر نہ کرنا چاہیے کیونکہ حسن و جمال زینت ختم ہو جانے والی چیز ہے۔ اور عشاق کو اس میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کو نہ بھولنا چاہیے۔ عنفوان: جوانی شروع افتد و دانی: جملہ معترضہ ہے یعنی ہر شخص کو ایسا کرنا پڑتا ہے سر: خیال: سرّ: راز۔ حلق

گلا: طیب الادا: خوش آواز۔ کالبدر فی الدجیٰ: جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند: نبات: سبزہ، عارض: رخسارہ: نبات میخورد: مصری کھاتا ہے۔ دامن از و برکشیدم: میں اس سے علیحدہ ہو گیا۔

(فقیر عطاء الرسول)

برکشیدم و مہرہ بر چیدم و گفتم بیت

بروہر چہ می بایدت پیش گیر | سر ماندا ری سر خویش گیر

شنیدم کہ ہمی رفت و میگفت بیت

شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد | رونق بازار آفتاب نکاہد

ایں بگفت و سفر کرد و پریشانئے او در من اثر

شعر

فَقَدتُ زَمَانَ الوَصلِ وَالمَرءُ جَاہِلٌ | بِقَدرِ لَذِیذِ العَیشِ قَبلَ المَصَائِبِ

شعر

باز آی و مرا بکش کہ پیشت مردن | خوشتر کہ پس از تو زندگانی کردن

اما بشکر و منت باری پس از مدتے باز آمد آں حلق داؤدی متغیر شدہ و جمالِ یوسفی بزیاں آمدہ و بر سیبِ زنخدانش ہمچو بہ گردے نشستہ و رونقِ بازارِ حسنش شکستہ متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتم و گفتم

قطعہ

آں روز کہ خطِ شاہدت بود | صاحب نظر از نظر براندی
امروز بیامدی بہ صلحش | کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی

(۱) مہرہ بر چیدم: قطع تعلق کر دیا۔ سر: خیال۔ شب پرہ: چمگادڑ۔ وصل: ملنا۔ نکاہد: نہ گھٹ سکے۔ (۲) فقدت الخ: میں وصل کے زمانہ کو گم کر دیا اور آدمی عیش لذتیں مصیبت سے پہلے نہیں جانتا۔ خوشتر: خوش تر، زیادہ اچھا۔ لے پر۔ منت: احسان۔ حلق داؤدی: حضرت داؤد علیہ السلام جیسا گلا۔ متغیر: بدلی ہوئی۔ جمالِ یوسفی: حضرت یوسف کا حسن۔ زیاں: نقصان ہے۔ سیب زنخدان: سیب کی طرح ٹھوڑی۔ بہ: بِہی سے مشتق ہے میوے کا نام ہے۔ شکستہ: گھٹی ہوئی۔ متوقع: امید۔ در کنارش گیرم: بغل میں لیے ہوئے۔ خطِ شاہد: خط سے مراد وہ سبزہ جو محبوب کے رخسار پر چھا جاتا ہے۔ نظر دیکھنے والا۔ نظر براندی: سامنے سے ہٹا دیا۔ امروز: دن آج کا۔ بیامدی: آیا ہے۔ کش: جب تونے فتحہ زبر، ضمہ پیش

اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اعراب جو حروف پر لگاتے ہیں رخسار کے بالوں کو زبر، پیش سے تشبیہ دی ہے۔

فقیر عطاء الرسول

نظم

تازہ بہارِ تو کنوں (۱) زرد شد | دیگ منہ کآتش ما سرد شد
چند خرامی و تکبر کنی | دولتِ پارینہ تصور کنی
پیش کسے رو کہ خریدارِ تست | ناز براں کن کہ طلبگارِ تست

قطعہ

سبزہ در باغ گفتہ اند خوش ست | داند آں کس کہ ایں سخن گوید
یعنی از روئے نیکوان خطِ سبز | دلِ عشاق بیشتر جوید
بوستانِ تو گندنا زارے ست | بسکہ بر میکنی و می روید

قطعہ

گر صبر کنی ور نکنی (۲) موئے بناگوش | ایں دولتِ ایامِ نکوئی بسر آید
گر دست بجاں داشتمے ہمچو تو بر ریش | نگذاشتمے تا بہ قیامت کہ بر آید

قطعہ

سوال کردم و گفتم جمالِ روئے ترا | چہ شد کہ مورچہ بر گردِ ماہ جوشید ست
جواب دادند انم چہ بود رویم را | مگر بماتمِ حسنم سیاہ پوشید ست

حکایت (۱۱) یکے را پرسیدم از مستعربان ما تقول فی المردان (۲) گفت

(۱) زرد: خزاں۔ دیگ منہ: ہانڈی نہ رکھ: یعنی شوق ختم ہو گیا: کآتش: آگ: ماسرد: ٹھنڈی۔ چند: کب تک: خرامی: ناز کے ساتھ ڈھلک کے چلنا۔ پارینہ: پرانی: تصور: خیال: سبزہ: خط: باغ: چہرہ: داند: جانتا ہے۔ نیکواں: معشوق: بوستاں: باغ: گندنا: ایک گھاس ہے جس قدر کاٹو بڑھتا ہے: اور سر سبز ہوتا ہے روید: اُگاتا ہے (۲) نکنی نہ اکھاڑے: موئے بناگوش: وہ بال جو کنپٹی پر آگئے ہوں۔ بسر آید: تمام ہونا: گر دست بجاں: اگر میں تیری طرح داڑھی پہ ہاتھ رکھے ہیں ایسے جان پہ رکھتا تو قیامت تک نہ چھوڑتا کہ جسم سے نکلے: مورچہ: چیونٹیاں: ماہ: چاند جوشید: اُبل پڑی: رویم: چہرہ: بماتم حسنم: سوگ میں سیاہ لباس پہننا: ۔ حکایت ۱۱: مطلب یہ کہ بے وفا معشوقوں سے عشق تکلیف دہ ہو تا ہے مستعربان: یعنی وہ اصلی عربی نہ ہو۔ یعنی اصل وطن عرب نہ ہو۔ ما تقول: تیرا امرد لڑکوں کے بارے میں کیا خیال ہے:

لاخیر فیہم ما دام احدہم نثیناً تحاشن فاذا خشن ملا لطف یعنی چو
کہ لطیف و نازک اندام ست درشتی کند و سختی و چون سخت و درشت
شد چنانکہ بکارے نیاید لطف کند و دوستی نماید

قطعہ

امرد آنگہ کہ خوب و شیرین ست | تلخ گفتار و تند خوئے بود
چون بریش آمد و بلاغت شد | مردم آمیز مہر جوئے بود

حکایت (۱۲) یکے را از علما پرسیدند کہ کسے با ماہ روئے در خلوت
نشستہ و درہا بستہ و رقیبان خفتہ نفس طالب و شہوت غالب
چنانکہ عرب گوید التمر یانع والناطور غیر مانع ہیچ باشد کہ بقوت
پرہیزگاری بسلامت بماند گفت اگر از مہرویان بسلامت ماند از
بدگویان بے ملامت نماند

شعر

وان سلم الانسان من سوء نفسہ | فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم

شعر

شاید پس کار خویشتن بنشستن | لیکن نتوان زبان مردم بستن

حکایت (۱۳) طوطے را با زاغے در قفس کردند از قبح مشاہدت او

پیشانی ... جب
... ان میں ... لطیف رہتا ہے
سختی ... اور جب سخت ہو جاتا ہے
تو ... ہے۔ اندام: جسم
درشتی: سختی۔ امرد: وہ لڑکا جس
داڑھی مونچھ نہ آئی ہو۔ خوب: خوبصورت
تلخ: کڑوا۔ تندخوئے: سخت
مزاج: بلاغت: جوان ہو گیا
آمیز: میل جول کرنے والا۔ مہر جوئے:
محبت رکھنے والا۔ حکایت ۱۲:
خلاصہ یہ کہ حسینوں کے حسن کا ذکر
کرنا یہ بھی عشق ہے۔ خلوت: تنہائی
نشستہ: بیٹھا (۲) درہا بستہ:
دروازے بند: رقیبان جمع رقیب
نگہبان۔ التمر یانع: کھجوریں
پکی ہوئی اور باغبان نہ منع کرنے
والا۔ ہیچ باشد: نہ ممکن: قوت:
طاقت: مہرویاں: سوہنے چہرہ
والے چاند جیسے: نماند: نہیں
رہ سکتا: بدگویاں: برا کرنے والے
بے ملامت: وان سلم ۱۲
اور اگر انسان اپنے نفس کو برائی سے
بچالے: تو بھی دشمن کی بدگمانی سے
نہیں بچ سکتا: شاید: لائق، بستن: بند کرنا۔ حکایت ۱۳
زاغ: کوا۔ قفس: پنجرہ قبح مشاہدت: خراب صورت:۔

در مجاہدت می بود و میگفت این چہ طلعتِ مکروہ است و ہیاتِ ممقوت و منظرِ ملعون و شمائلِ ناموزون یا غراب البین لیت بینی و بینک بعد المشرقین

قطعہ

علی الصباح بروئے تو ہر کہ برخیزد	صباح روزِ سلامت بر مسا باشد
بداخترے چو تو در صحبتِ تو بایستے	ولے چنانکہ توئی در جہاں کجا باشد

عجب ترآنکہ غراب از مجاورتِ طوطی ہم بجاں آمدہ بود و ملول شدہ لاحول کناں از گردشِ گیتی ہمی نالید و دستہائے تغابن بریکدیگر می مالید کہ این چہ بختِ نگوں ست و طالعِ دون و ایامِ بوقلمون لائقِ قدرِ من آنستے کہ با زاغے بر دیوارِ باغے خراماں ہمی رفتے

شعر

پارسا را بس این قدر زنداں	کہ بود ہم طویلۂ رنداں

تا چہ گناہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبتِ آں در سلکِ صحبتِ چنیں ابلہے خود رائے ناجنس ہرزہ درائے بچنیں بند مبتلا گردانیدہ است

قطعہ

کس نیاید بپائے دیوارے	کہ براں صورتت نگار کنند

(۱) مجاہدت: رنج۔ طلعت: صورت۔ مکروہ: بری۔ ہیات: طریقہ۔ ممقوت: غصہ کے لائق۔ منظر: ملعون: لعنتی۔ شمائل: عادتیں۔ ناموزون: نامناسب۔ یا غراب الخ: کوے کاش میرے اور تیرے درمیان بہت جدائی ہوتی۔ علی الصباح: صبح کا وقت۔ بروئے تو: منہ تیرا۔ برخیزد: اٹھے۔ صباح: صبح۔ مسا: شام (۲)۔ بداختر: بدنصیب (دکھورا)۔ بایستے: چاہیئے۔ ولے: مگر۔ کجا: کہاں۔ غراب: کوا۔ مجاورت: ہم نشینی۔ ملول: رنجیدہ۔ گیتی: دنیا۔ نالید: روتا۔ تغابن: افسوس۔ می مالید: ملتا تھا۔ نگوں: الٹا۔ طالع: نصیبہ۔ دون: کمینہ۔ بوقلمون: رنگا رنگ۔ خراماں: آہستہ آہستہ (۳): پارسا: نیک۔ زنداں: قیدخانہ۔ کرہ بود: کردہ۔ طویلہ: محبت۔ رنداں: نگار کنند: تصویر بناوے۔ ابلہ: بیوقوف۔

گر ترا در بہشت باشد جائے	دیگراں دوزخ اختیار کنند

ایں ضرب المثل بداں آوردہ ام تا بدانی کہ چندانکہ دانا را از ناداں نفرت ست ناداں را از دانا وحشت

قطعہ

زاہدے در میانِ رنداں بود	زاں میاں گفت شاہدِ بلخی
گر ملولی زما ترش منشیں	کہ تو ہم در میانِ ما تلخی

رباعی

جمعے چو گل و لالہ بہم پیوستہ	تو ہیزمِ خشک در میانِ شاں رستہ
چوں بادِ مخالف و چو سرما ناخوش	چوں برف نشستہ و چو یخ بستہ

حکایت رفیقے داشتم کہ سالہا باہم سفر کردہ بودیم و نان و نمک خوردہ و بیکراں حقوقِ صحبت ثابت شدہ آخر بسبب نفعے اندک آزارِ خاطرِ من روا داشت و دوستی سپری شد و با ایں ہمہ از دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکہ شنیدم کہ روزے دو بیت از سخنانِ من در مجمعے مے گفتند

قطعہ

نگارِ من چو در آید بخندۂ نمکین	نمک زیادہ کند بر جراحتِ ریشاں

از ضرب المثل: وہ قصہ جو مثال بن جائے۔ ناداں: بیوقوف۔ وحشت: بھاگنا۔ رنداں: وہ لوگ جو شریعتِ محمدی کا احترام نہ کریں۔ بلخی: شہرِ بلخ کا رہنے والا۔ ملولی: رنجیدہ۔ ترش منشیں: ناراض ہو کر نہ بیٹھ۔ تلخی: کڑوا۔ گل: گلاب۔ باہم پیوستہ: اکٹھے ملی ہوئی۔ ہیزم: لکڑی۔ رُستہ: اُگا ہوا۔ باد: ہوا۔ سرما: سرد۔ نشستہ: بیٹھا ہوا۔ یخ بستہ: پالے کی طرح جما ہوا۔ حکایت: خلاصہ یہ کہ دوستوں سے اخلاق اور محبت کی قدر کرنی چاہیئے۔ یہی عشق کا ایک مقام ہے۔ رفیقے داشتم: دوست رکھتا تھا۔ سالہا باہم: بہت سال، مل کر۔ نان و نمک خوردہ: ایک دوسرے کا روٹی و نمک کھایا تھا۔ (۳) بیکراں: بے حد۔ آزارِ خاطر: دکھانا دل۔ سپری: ختم: دل بستگی: دلی تعلق۔ بحکم آنکہ: اس لیے۔ سخناں: شعروں۔ نگار: محبوب۔ جراحت: زخم۔ ریشاں: زخمی:

فقیر عطاء الرسول

چہ بودے اگر سرِ زلفش بدستم افتادے	چو آستینِ کریماں بدستِ درویشاں

طائفۂ دوستاں بر لطفِ ایں سخن نہ کہ بر حسنِ سیرتِ خویش گواہی داده بودند و آفریں کرده و آں دوست ہم دراں جملہ مبالغت نموده و بر فوتِ صحبتِ دیرین تاسف خورده و بخطائے خویش اعتراف کرده معلوم شد کہ از طرفِ او ہم رغبتے ہست ایں بیت ہا فرستادم و صلح کردم۔

قطعہ

نہ مارا در جہاں عہد وفا بود	جفا کردی و بد عہدی نمودی
بیکبار از جہاں دل در تو بستم	ندانستم کہ بر گردی بزودی
ہنوزت گر سرِ صلح است باز آی	کزاں محبوب تر باشی کہ بودی

حکایت[۱۵] یکے را زنے صاحبِ جمال درگذشت و مادرِ زن فرتوت بعلت کابین درخانہ متمکن بماند مرد از مجاورتِ او چارہ ندیدے تا گروہے آشنایاں بپرسیدن آمدندش یکے گفت چگونہ در مفارقت آں یارِ عزیز گفت نادیدنِ زن چناں دشوار نیست کہ دیدنِ مادرِ زن

مثنوی

گل بتاراج رفت و خار بماند	گنج برداشتند و مار بماند

(۱) چہ بودے: کیا ہی اچھا ہوتا: کریماں: جمع کریم سخی۔ طائفہ: ٹولہ لطف: مہربانی: آفریں: تعریف مبالغت: مبالغہ: یعنی حد سے زیادہ: نموده: کیا تھا۔ تاسف افسوس۔ اعتراف: اقرار فرستادم: بھیجا (۲)، جفا: ظلم: بد عہد: بے وفا: تو بستم: لگایا۔ زودی: جلدی: ہنوز: اب بھی: حکایت[۱۵]: کہ عاشق کو معشوق کی جدائی ضرور ہوتی ہے لیکن دشمنوں کا دیکھنا کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے اس واسطے جدائی برداشت کرنا پڑتی ہے صاحب جمال: خوب صورت درگذشت: مر گئی: مادر زن: ساس۔ فرتوت: زیادہ بوڑھی علت: سبب: کابین: مہر متمکن بماند: رہنے لگی۔ (۳) مجاورت: ہم نشینی: آشنایاں: پرسیدن: پرسی: چگونہ: مفارقت: جدائی تاراج: لوٹ: خار بماند۔ کانٹا رہ گیا۔ گنج: خزانہ: برداشتند: اٹھالیا۔ مار: سانپ:

(فقیر عطاء الرسول)

دیدہ بر تارکِ سناں دیدن	خوشتر از روئے دشمناں دیدن
واجب ست از ہزار دوست برید	تا یکے دشمنت نباید دید

حکایت (۱۶) یاد دارم کہ در ایامِ جوانی گذرے داشتم در کوئے و نظر با ماہروئے در تموزے کہ حرورش دہاں بخوشانیدے و سمومش مغز در استخوان بجوشانیدے از ضعفِ بشریت تابِ آفتابِ ہجر نیاوردم والتجا بسایۂ دیوارے کردم مترقب کہ کسے حرِ تموز از من ببردابے فرونشاند کہ ناگاہ از ظلمتِ دہلیزِ خانہ روشنائی تافت یعنی جمالے کہ زبانِ فصاحت از بیانِ صباحتِ او عاجز آید چنانکہ در شبِ تارے صبح بر آید یا آبِ حیات از ظلمات بدر آید قدحے برفاب در دست گرفتہ و شکر دران ریختہ و بعرقِ گلش آمیختہ ندانم کہ بگلابش مطیب کردہ بود یا قطرۂ چند از گلِ رویش دران چکیدہ فی الجملہ شربت از دستِ نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر از سر گرفتم

شعر

ظَمَاءٌ بِقَلْبِي لَا يَكَادُ يُسِيغُهُ	رَشْفُ الزُّلَالِ وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُورًا
قطعہ خرم آں فرخندہ طالع را کہ چشم	بر چنیں روی او فتد ہر بامداد

(۱) تارک سناں: برچھی کی نوک۔ برید: قطع تعلق: حکایت (۱۶) خلاصہ یہ کہ اگر کسی حسین محبوب کے چہرہ پہ نظر پڑنے سے دل میں سوز و گداز پیدا ہو جائے تو کوئی معیوب بات نہیں: بشرطیکہ حسین کے پیچھے نہ پڑے کوئے: کوچہ۔ ماہرو: معشوق۔ یعنی چاند جیسا محبوب۔ تموز: یہ گرمی کے مہینے کے نام ہیں۔ حرور: رات کی لو۔ خوشانید: خشک کر دیتی ہے۔ سموم: دن کی لو۔ استخواں: ہڈیاں: ضعف: کمزوری ہجر: دوپہر کی گرمی: (۲) مترقب: امیدوار۔ برد: ٹھنڈک: فرو نشاند: نیچے بٹھایا ناگاہ: اچانک دہلیز: چوکھٹ: تافت: چمکنا ظلمت: اندھیرا۔ فصاحت: خوش بیانی: صباحت: حسن تار: تاریک: ظلمات: تاریکیاں قدح: پیالہ: برفاب: برف کا پانی: ریختہ: چھوڑے۔ عرق گلاب آمیختہ: ملا ہوا۔ (۳) مطیب: خوش بودار: چکیدہ: ٹپک پڑا۔ دست نگاریں: مزین ہاتھ: عمر سر گرفتم: نئی زندگی حاصل کی: ظماء بقلبی: میرے دل میں وہ پیاس ہے امید نہیں کہ اس کو سیراب کر سکے گو بڑا میٹھا پانی چاہیے۔ میں بہت سے دریاؤں کا پانی پی جاؤں: خرم: خوش۔ فرخندہ مبارک۔ طالع: نصیب چشم: نگاہ۔ چنیں: اسی طرح افتد: پڑتا: بامداد: صبح:

مست مئی بیدار گردد نیم شب | مست ساقی روز محشر بامداد

حکایت(۱۷) سالے محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ باختا برائے مصلحتے صلح اختیار کرد بجامع کاشغر در آمدم پسرے را دیدم بخوبی در غایت اعتدال و نہایت جمال چنانکہ در امثال گویند

نظم

معلمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت | جفا و ناز عتاب و ستمگری آموخت
من آدمی بچنیں شکل و خوی و قد و روش | ندیدہ ام مگر ایں شیوہ از پری آموخت

مقدمہ نحو زمخشری در دست و ہمی خواند ضرب زیدٌ عمرًا و کان المتعدی عمرو گفتم اے پسر خوارزم و ختا صلح کردند و زید و عمرو را خصومت ہنوز باقیست بخندید و مولدم پرسید گفتم خاک پاک شیراز گفت از سخنان سعدی چہ داری گفتم۔

شعر

بُلِیتُ(۲۱) بِنَحْوِیٍّ یَصُوْلُ مُغَاضِبًا | عَلَیَّ کَزَیْدٍ فِیْ مُقَابَلَۃِ الْعَمْرٖو
عَلٰی جَرِّ ذَیْلٍ لَیْسَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ | وَہَلْ یَسْتَقِیْمُ الرَّفْعُ مِنْ عَامِلِ الْجَرِّ

لختے باندیشہ فرو رفت و گفت غالب اشعار او دریں زمیں بزبان

(۱) مست مئی: شراب پی کر سونے والا: نیم شب: آدھی رات: ساقی: شراب پلانے والا: روز محشر: قیامت کا دن: (۱۷) حکایت: خلاصہ یہ کہ حسینوں کے حسن سے لطف اندوز ہونے میں کوئی حرج نہیں البتہ سفر میں عشق بازی موجب پریشانی ہے:

سالے محمد خوارزم: یہ بادشاہ کا نام ہے۔ باختا:

کاشغر: شہر کا نام ہے غایت: انتہا۔ اعتدال: موزوں۔

معلمت: معلم۔ شوخی: بے حیا آموخت: سکھائی: جفا: ظلم عتاب: غصہ: ستمگری: ظلم خوی: عادت: قد و روش:

شیوہ: طریقہ:

زمخشری: نحو کی کتاب کا نام ہے اس کے لکھنے والے کا نام جار اللہ زمخشری تھا۔ زمخشری ایک قصبہ کا نام تھا جہاں آپ پیدا ہوئے۔ خواند: پڑھ رہا تھا: ضرب زیدٌ: زید نے عمر کو مارا: خصومت: جھگڑا۔ ہنوز: اب: مولد: پیدائش: (۲۱) بلیت الخ: میں ایک نحوی پر مبتلا کیا گیا ہوں وہ غصہ کے وقت ایسا حملہ کرتا ہے جیسے زید عمر کے مقابلہ میں: علی جر الخ: وہ دامن پکڑنے پر اپنا سر نہیں اٹھاتا: کیا رفع عامل جس کے لیے درست نہیں: لختے: تھوڑی دیر۔ غالب: اکثر۔ اشعار: شعر۔

پارسی ست اگر بگوئی بفہم نزدیک تر باشد گفتم

مثنوی

طبع ترا تا ہوس نحو کرد	صورتِ عقل از دلِ ما محو کرد
اے دلِ عشاق بدامِ توصید	ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

بامداداں کہ عزمِ سفر مصمم شد مگر کسے از کاروانیاں گفتہ بودش کہ فلاں سعدی ست دواں آمد و تلطف کرد و تاسف خورد کہ چندیں مدت چرا نگفتی کہ منم تا شکرِ قدومِ بزرگاں را بخدمت میاں بستمے گفتم

مصرع

باوجودت زمن آواز نیاید کہ منم

گفتا چہ شود اگر دریں خطہ روزے چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم بحکمِ ایں حکایتِ منظوم

بزرگے دیدم اندر کوہسارے	قناعت کردہ از دنیا بغارے
چرا گفتم بہ شہر اندر نیائی	کہ بارے بندی از دل برکشائی
بگفت آنجا پریرویانِ مغزند	چو گل بسیار شد پیلاں بلغزند

ایں بگفتم و بوسہ بر روئے یکدیگر دادیم و وداع کردیم۔

پارسی: فارسی۔ فہم: سمجھ۔ طبع ترا: جب تجھے۔ ہوس: شوق۔ صورت: شکل۔ جوہر عقل: محو کرد: مٹا دیا۔ دام: جال۔ صید: شکار۔ باتو مشغول۔ بامداد: صبح کے وقت۔ عزم: ارادہ۔ مصمم: پختہ۔ پکا۔ کاروانیاں: قافلے والے۔ دواں: دوڑتا ہوا۔ تلطف: مہربانی۔ تاسف: افسوس۔ منم: میں ہوں۔ قدوم: تشریف۔ بستمے کمر باندھنا۔ (۲) خطہ: ٹکڑا۔ آسائی: آرام۔ مستفید: فائدہ حاصل کرنے والا۔ نتوانم: مجھے نہیں ہو سکتا۔ بحکم: سبب۔ منظوم: نظم۔ کوہسار: پہاڑ۔ قناعت: صبر۔ نیائی: نہ آئے تم۔ بارے: ایک بار۔ بندی: سخ۔ برکشائی: کھولے تو۔ پریرویاں: پری کے چہرے والے۔ گل بسیار شد: کیچڑ زیادہ ہو جائے تو ہاتھی پھسل جاتے ہیں۔ یکدیگر: ایک دوسرے۔ وداع: رخصت۔

مثنوی

بوسہ دادن بروئے یار چہ سود | ہم دراں لحظہ کردنش پدرود
سیب گفتی وداع یاراں کرد | روئے زین نیمہ سرخ وزاں زرد

شعر

اِن لم اَمُت یَوم الوداع تاسُّفاً | لَا تحسبُونی فی المودّۃ منصفا

حکایت خرقہ پوشے در کاروانِ حجاز ہمراہ ما بود یکے از امرائے عرب مراورا صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدانِ خفاچہ ناگاہ بکاروان زدند و پاک بردند بازرگاں گریہ وزاری کردن گرفتند وفریادِ بیفائدہ خواندن

شعر

گر تضرع کنی وگر فریاد | دزد زر باز پس نخواہد داد

مگر آں درویشِ صالح کہ بر قرارِ خویش ماندہ بود و تغیرے درو نیامدہ گفتم مگر آں معلوم ترا دزد نبرد گفت بلے ببردند لیکن مرا باآں الفتے چناں نبود کہ بوقتِ مفارقت خستہ دلی باشد۔

بیت

نباید بستن اندر چیز وکس دل | کہ دل برداشتن کاریست مشکل

(۱) پارچہ: کیا فائدہ: پدرود: رخصت دینا: سیب گفتی: سیب نے روئے زین: نیمہ: اسی وجہ سے آدھا منہ ان لم: اگر میں دوست کی رخصت کے دن افسوس کرتا کرتا مر جاؤں تو مجھے محبت میں منصف نہ سمجھنا حکایت ۱۵: مقصد یہ ہے کہ دنیا بے وفا ہے کسی شی سے دل نہ لگانا چاہیئے۔ اس لئے کہ آنے اور جانے پر کوئی تکلیف نہ ہو۔ خرقہ: گدڑی پوشے: پہننے والا۔ کاروانِ حجاز: عرب کے قافلے ہیں ہمارے ساتھ امرائے عرب: عرب کے سردار۔ دزدانِ خفاچہ: عرب کا ایک قبیلہ تھا جو راہزنی کرتا تھا ناگاہ: اچانک۔ یکبارگی۔ زدند: حملہ کیا۔ پاک بردند: تمام مال لے گئے۔ بازرگاں: سوداگر: تاجر: گریہ وزاری رونا۔ گرفتند: شروع کیا خواندن: فریاد کرنے لگے۔ تضرع: عاجزی: قرار: سکون۔ تغیر: تبدیلی۔ معلوم: تمہ: تیرا روپیہ: مفارقت: جدائی: خستہ: ٹوٹے: بستن: لگانا دل۔ برداشتن: دل کا جدا کرنا۔

گفتم موافقِ حالِ من ست ایں چہ گفتی کہ مرا در عہدِ جوانی با جوانے اتفاقِ مخالطت[1] بود و صدقِ مودت تا بجائے کہ قبلۂ چشمِ جمالِ او بودے و سودِ سرمایہ عمرم وصالِ او

قطعہ

مگر ملائکہ بر آسماں وگرنہ بشر	بحسنِ صورت او در زمی نخواہد بود
بدوستے کہ حرام ست بعد ازو صحبت	کز ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود

ناگہ پائے وجودش بگلِ عدم فرو رفت و دودِ فراق از دودمانش برآمد روزہا بر سرِ خاکش مجاورت کردم و از جملہ کہ بر فراقِ او گفتم یکے ایں بود

قطعہ

کاج کاں روز کہ در پائے تو شد خارِ اجل	دستِ گیتی بزدے تیغِ ہلاکم بر سر
تا دریں روز جہاں بے تو ندیدے چشمم	ایں منم بر سرِ خاک تو کہ خاکم بر سر

قطعہ

آنکہ قرارش نگرفتے و خواب	تا گل و نسریں نفشاندے نخست
گردشِ گیتی گلِ رویش بریخت	خار بنا بر سرِ خاکش برُست

بعد از مفارقتِ او عزم کردم و نیتِ جزم کہ بقیتِ زندگانی فرش

(۱) مخالطت: میل جول۔ صدقِ مودت: دوستی کی سچائی۔ قبلۂ چشم: نگاہ کا قبلہ: سودِ سرمایہ: سرمایہ کا فائدہ: ملائکہ فرشتہ: زمی: زمین۔ ناگہہ: اچانک: گلِ عدم: موت دود: دھواں۔ دودماں: خاندان: بر سرِ خاکش: اس کی قبر پر۔ مجاورت: ہمسائیگی (۳) کاج: کاش: در پائے تو شد خار۔ تیرے پاؤں میں موت کا کانٹا چبھا تھا۔ گیتی: زمانہ۔ تا دریں: تاکہ آنکہ: وہ شخص۔ نسریں: چنبیلی، گلِ رویش: اس کے چہرے کے پھول کو بکھیر دیا۔ خار بنا: کانٹوں کی جھاڑیاں۔ برست: مفارقت: جدائی۔ جزم: پکا۔ عزم: ارادہ۔ بقیت: بقایا۔ فرش۔

ہوشش در نوردم وگردِ مجالست نگردم

قطعہ

دوشش چوں طاؤس مے نازیدم اندر باغِ وصل
دیگر امروز از فراقِ یار می پیچم چو مار
سودِ دریا نیک بودے گر نبودے بیمِ موج
صحبتِ گل خوشش بُدے گر نیستے تشویشِ خار

حکایت (۱۹) یکے را از ملوکِ عرب حدیثِ لیلیٰ و مجنوں و شورشِ حالِ وے بگفتند کہ باکمال و فضل و بلاغت سر در بیابان نہادہ است زمامِ اختیار از دست دادہ بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت کہ در شرفِ نفسِ انساں چہ خلل دیدی کہ خوئے بہائم گرفتی و ترکِ صحبتِ مردم گفتی مجنوں بنالید و گفت

شعر

وَرُبَّ صَدِیْقٍ لَامَنِیْ فِیْ وِدَادِہَا | اَلَمْ یَرَہَا یَوْمًا فَیُوْضِحَ لِیْ عُذْرِیْ

قطعہ

کاج کانانکہ عیبِ من گفتند | رویت اے دلستاں بدیدندے

ھوشش: در نوردم: لپیٹ دوں گا مجالست: میل جول، د... کل رات۔ طاؤس: مور۔ نازیدم: ناز کرتا تھا۔ پیچم: بل کھا رہا ہوں۔ مار: سانپ۔ سود: نفع بودے: ہوتا۔ بیم: ڈر۔ تشویش: تکلیف: خار: کانٹا۔ حکایت ۱۹

کہ ماحصل یہ کہ عاشق کی محبت کے لیے ظاہری حسن و جمال لازمی نہیں ہے۔ حدیث: بات۔ مجنوں کا اصل نام قیس تھا۔ بنی عامر کے قبیلے سے تھا۔ شورش:

بلاغت: ۔ بیاباں: جنگل۔ نہادہ: اختیار کی۔ زمام: باگ۔ ملامت: طعن۔ شرف: بزرگی۔ خلل: خرابی خوئے: عادت۔ بہائم: جمع بہیمہ چوپایہ۔ گفتی: کہا۔ وربّ: اور بہت دوستوں نے مجھے اس کی محبت میں ملامت کی کیا۔ لیلیٰ کو نہیں دیکھا کس دن میرے لیے میرا عُذر ظاہر کیا جائے گا۔ کاج: کاش۔ رویت: صورت۔ دلستاں: معشوق۔

(فقیر عطاء الرسول

بجائے ترنج در نظرت | بیخبر دستہا برید ندے

حقیقتِ معنی بر صورتِ دعوی گواہی داد ے کہ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ ملک را در دل آمد کہ جمالِ لیلیٰ مطالعت کند تا چہ صورت ست کہ موجبِ چندیں فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیائے عرب بگردیدند و بدست آوردند و پیشِ ملک در صحنِ سرائچہ بداشتند ملک در ہیئتِ او تامل کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدم حرم بجمال از و بیشتر بود و بزینت بیشتر مجنون بفراست دریافت وگفت از دریچہ چشمِ مجنوں بایستے در جمالِ لیلیٰ نظر کردن تا سرِّ مشاہدتِ او برتو تجلی کند ۔

شعر

مَامَرَّ مِنْ ذِکْرِ الْحِمٰی بِمَسْمَعِیْ	لَوْسَمِعَتْ وَرْقُ الْحِمٰی صَاحَتْ مَعِیْ
یَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُوْلُوْا لِلْمُعَا	فِیْ لَسْتَ تَدْرِیْ مَا بِقَلْبِ الْمُوْجَعِ

نظم

تندرستاں را نباشد درد ریش	جز بہ ہمدردے نگویم دردِ خویش
گفتن از زنبور بیحاصل بود	با یکے در عمرِ خود ناخوردہ نیش

(۱) ترنج : لیموں ۔ دستہا برید : ہاتھ کاٹ ڈالے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب مصر کی عورتیں زلیخا کو ملامت کرنے لگی ، کہ تو اپنے غلام کے عشق میں مبتلا ہے تو زلیخا نے ان عورتوں کو دعوت دی ایک ایک چھری ایک ایک لیموں تمام کے ہاتھ میں دے ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو تمام کے سامنے لائی تمام بے ہوش ہوگئی لیموں کاٹنے کی بجائے اپنے ہاتھ کاٹ لیے آپ اندازہ کریں یہ تو یوسف علیہ السلام ہیں سید الانبیاء ، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس شان تو ان سے کہیں زیادہ ہے ، یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال دیکھ کر ہاتھ کاٹ ڈالے ، اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال دیکھتی تو اپنے دل کاٹ دیتی ۔ فذالکن : الخ مطالعت : کند دیکھے فتنہ عشق ۔ (۲) احیائے : جمع حی

قبیلہ : ملک در صحن : بادشاہ صحن میں آیا ۔ سرائچہ : چھوٹا گھر ۔ بداشتند : ٹھہرایا : ہیئت : دبدبہ تامل : غور : حقیر : برا ۔ خدم : جمع خادم ۔ حرم : شاہی محل : بیشتر : زیادہ ۔ فراست : ذہانت ۔ سرِ مشاہدت : دیکھنے کا راز ۔ تجلی کند ، روشن ہو ۔ مامر : الخ جو کچھ سبزہ زار کا ذکر میری سماعت تک پہنچا ۔ اگر بندہ زار کبوتر ۔ یا معشر : اے دوستوں کی جماعت

حالِ ما باشد ترا افسانہ بیش	تا ترا حالے نباشد ہمچو ما

حکایت (۲۰)

حکایت قاضیِ ہمدان را حکایت کنند کہ با نعلبند پسرے سرخوش بود و نعلِ دلش در آتش روزگارے در طلبش متلہف بود و پویاں و مترصد و جویاں و بر حسبِ واقعہ گویاں

نظم

بر بود دلم ز دست و در پای فگند	در چشم من آمد آں سہی سرو بلند
خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ ببند	ایں دیدۂ شوخ می برد دل بکمند

شنیدم کہ در گذرے پیشِ قاضی باز آمد برخے ازاں مقالہ بسمعش رسیدہ و زائد الوصف رنجیدہ دشنام بے تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و ہیچ از بیحرمتی نگذاشت قاضی یکے را گفت از علمائے معتبر کہ ہمعنان او بود

بیت

واں عقدہ برابروئے ترش شیرینش	آں شاہدی و خشم گرفتن بینش

ضربُ الحبیبِ زبیبٌ بیت

خوشتر کہ بدستِ خویش نان خوردن	از دستِ تو مشت بر دہاں خوردن

(۱) ہمچو ما: مثل ہمارے۔ افسانہ کہانی۔ بیش: زیادہ۔ حکایت (۲۰): منشا یہ ہے کہ اہل صاحب منصب کو عشق بازی سے پرہیز کرنا ضروری ہے خصوصاً نوخیز لڑکوں اور کمینہ زادوں سے۔ ہمدان: عراق عجم کے شہر کا نام ہے۔ نعل بند: موچی۔ جوتا بنانے والا۔ سرخوش: عشق محبت۔ نعلِ دلش: بیقرار۔ آتش: آگ۔ متلہف: افسوس۔ پویاں: دوڑنے والا۔ مترصد: امیدوار۔ جویاں: متلاشی۔ حسب: موافق۔ (۲) سہی: سیدھا۔ پای فگند: پاؤں میں ڈال دیا۔ شوخ: بےحیا۔ گذر: راستہ۔ برخے: ازاں: تھوڑی اس کے۔ مقالہ: گفتگو بات چیت۔ سمع: کان۔ زائد الوصف: بیان سے باہر۔ دشنام: گالی۔ بے تحاشا: بے دھڑک۔

(۳) سقط: بے ہودہ۔ سنگ: پتھر۔ برداشت: اٹھایا۔ ہمعناں: ساتھی۔ شاہد: معشوق۔ خشم گرفتن: غصہ کرنا۔ عقدہ: گرہ۔ بروئے ترش: کھٹے منہ والا یعنی بدمزاج۔ ضرب الحبیب: دوست کی مار کشمش جیسی ہے۔ مشت: مکا۔ دہاں: منہ۔

ہمانا از وقاحتِ او بوئے سماحت می آید

فرد

انگورِ نو آوردہ ترش طعم بود	روز دو سہ صبر کن کہ شیریں گردد

ایں بگفت و بمسندِ قضا باز آمد تنے چند از بزرگانِ عدول کہ در مجلسِ حکمِ وے بودند زمینِ خدمت ببوسیدند کہ باجازت سخنے در خدمت بگوئیم اگرچہ ترکِ ادب ست و بزرگاں گفتہ اند بیت

نہ در ہر سخن بحث کردن رواست	خطا بر بزرگاں گرفتن خطاست

لیکن بحکمِ سوابقِ انعامِ خداوندی کہ ملازمِ روزگارِ بندگاں ست مصلحتے کہ بینند و اعلام نکنند نوعے از خیانت باشد طریقِ صواب آنست کہ با ایں پسر گردِ طمع نگردی و فرشِ ولع در نوردی کہ منصبِ قضا پایگاہے منیع ست تا بگناہے شنیع ملوث نگردی و حریف اینست کہ دیدی و سخن ایں کہ شنیدی

مثنوی

یکے کردہ بے آبروئے بسے	چہ غم دارد از آبروئے کسے
بسا نامِ نیکوئے پنجاہ سال	کہ یک نامِ زشتش کند پائمال

رائے ہمانا: حقیقتاً: وقاحت: بے شرمی: سماحت: سخاوت نو آوردہ: تازہ۔ ترش: کھٹا طعم: ذائقہ شیریں گردد: میٹھا ہو جائے۔ مسند قضا: قاضی کی کرسی: عدول: عادل زمیں خدمت ببوسید: یعنی عزت کی: بحث کردن: گفتگو (۲) سوابق انعام: پہلے انعام: مصلحت: مناسب بات: اعلام: خبردار کرنا۔ نوع: قسم: خیانت: یہاں بدعہدی۔ نمک حرامی۔ طمع: لالچ ولع: عشق۔ نوردی: لپیٹ دے: منصب: عہدہ: پایگاہ: مرتبہ منیع: بلند: شنیع: برا: (۳) ملوث: آلودہ: حریف: دوست بے آبرو: بے عزت: بسے: بہت: زشتش: بمعنی برا پائمال: برباد:

قاضی را نصیحتِ یارانِ یکدل پسند آمد و بر حسنِ[1] رای قوم آفرین خواند و گفت نظرِ عزیزاں در مصلحتِ حالِ من عینِ صوابست و مسئلہ بیجواب ولیکن

شعر

وَلَوْ اَنَّ حُبًّا بِالْمَلَامِ یَزُوْلُ	لَسَمِعْتُ اِفْکًا یَفْتَرِیْہِ عَذُوْلُ

شعر

نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی	کہ نتواں شستن از زنگی سیاہی

فرد

از یادِ تو غافل نتواں کرد بہیچم	سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بپیچم

ایں بگفت و کسے چند بہ تفحصِ[2] حالِ او بر انگیخت و نعمتِ بیکراں بریخت و گفتہ اند ہر کرا زر در ترازوست زور در بازوست

شعر

ہر کہ زر دید سر فرود آورد	ور ترازوئے آہنیں دوش ست

فی الجملہ شبے خلوتے میسر شد وہم دراں شب شحنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب شراب در سر و شاہد در بر از تنعم نہ خفتے و بہ ترنم گفتے۔

(۱) حسن رائے: بہترین رائے
آفرین: تعریف۔ عین صواب
بالکل درست۔ مسئلہ بیجواب:
بات لاجواب۔ ولو انّ: اگر
اگر محبت ملامت سے زائل ہو
جاتی، تو میں ضرور سنتا اس
جھوٹ کو جو نیک لوگوں نے
باندھا ہے۔ چندانکہ: جتنا کہ
زنگی: حبشی: بہیچم: کسی طرح
کوفتہ: کچلا:
(۲) تفحص: ڈھونڈنا۔
انگیخت: مقرر کیا۔ بیکراں:
بے حد۔ بریخت: خرچ:۔
ہر کرا: جس نے: ہر کہ زر دید:
جس نے روپیہ دیکھا۔
آہنیں: لوہے کی: دوش:
ڈنڈی: فی الجملہ: خلاصہ کلام
میسر: حاصل: شحنہ: کوتوال
شراب در سر: نشہ دماغ میں
شاہد در بر: معشوق بغل
میں۔ تنعم: آرام:
خفتے: سویا۔ ترنم:
گانا۔

نظم

امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس | عشاق بس نکرده ہنوز از کنار و بوس
یکدم کہ چشم فتنہ بخفت ست زینہار | بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس
تا نشنوی ز مسجدِ آدینہ بانگِ صبح | یا از درِ سرائے اتابک غریوِ کوس
لب از لب چو چشمِ خروس ابلہی بود | برداشتن بگفتنِ بیہودہ خروس

قاضی دریں حالت بود کہ یکے از خدمتگاراں در آمد و گفت چہ نشستہ خیز و تا پای داری گریز کہ حسودان بر تو دقے گرفتہ اند بلکہ حقے گفتہ اند تا مگر آتشِ فتنہ کہ ہنوز اندک ست بآبِ تدبیر فرونشانیم مبادا کہ فردا چوں بالاگیرد عالمے فراگیرد قاضی بہ تبسم درو نظر کرد و گفت

قطعہ

پنجہ در صیدِ بردہ ضیغم را | چہ تفاوت اگر شغال آید
روی در روئے دوست کن بگذار | تا عدو پشتِ دست می خاید

ملِک را ہمدراں شب آگہی دادند کہ در مُلکِ تو چنیں منکرے حادث شدہ است چہ فرمائی ملِک گفت من اورا از فضلائے عصر میدانم ویگانۂ روزگار می شمارم باشد کہ معانداں در حقِ وے خوضے کردہ اند

(۱) امشب: آج رات - مگر: شاید - بوقت نمیخواند: اذان وقت پر نہ دی: خروس: مرغا: بس: کافی: بوس: بوسہ: یکدم: ایک لمحہ: چشمِ فتنہ: آنکھ عشق: زینہار: ہرگز: بر فسوس: افسوس: مسجدِ آدینہ: جامع مسجد: بانگ: آذان: غریوِ کوس: شور نقارے کا: ابلہی: بیوقوفی: برداشتن: اٹھانا: خیز: اٹھ: گریز: بھاگ: دق: اعتراض: فرونشانیم: بجھا دیں: مبادا: ایسا نہ ہو: فردا: کل: بالاگیرد: بھڑک اٹھے: فراگیرد: گھیر لے گی: صیدِ بردہ: شکار کا خون: ضیغم: شیر - تفاوت: فرق: شغال: گیدڑ: عدو پشتِ دست: غصہ کی حالت میں ہاتھ کی پیٹھ چبانا: ہمدراں: اسی طرح: می خاید: آگہی: خبر - منکر: برا کام - حادث: پیدا ہوئی - فضلاء جمع فاضل: عصر: زمانہ - یگانہ: بے مثال: خوض: غور -

پس ایں سخن در سمع(۱) قبول من نیامد مگر آنکه معاینت گردد که حکیماں گفته اند

شعر

به تندی سبکدست بردن به تیغ	بدنداں گزد پشت دست دریغ

شنیدم که سحرگاه با تنے چند خاصاں ببالینِ قاضی آمد شمع را دید استاده و شاهد نشسته و مے ریخته و قدح شکسته و قاضی درخوابِ مستی بیخبر از ملکِ هستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد که خیز که آفتاب برآمد قاضی دریافت که حال چیست گفت از کدام جانب برآمد سلطان را عجب آمد گفت ازجانبِ شرق چنانکه معهودست گفت الحمد للہ که هنوز درِ توبه همچناں بازست بحکمِ حدیث(۲) لَا یُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَةِ عَلَی الْعِبَادِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا اَسْتَغْفِرُکَ اللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ قطعه

اے دو چیزم بر گنه انگیختند	بختِ نافرجام و عقلِ ناتمام
گر گرفتارم کنی مستوجبم	ور ببخشی عفو بهتر از انتقام

ملک گفت توبه دریں حالت که بر جزاے گناهِ خویش اطلاع یافتی سودے نکند فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قطعه

چه سود از دزدی آنگه توبه کردن	که نتوانی کمند انداخت بر کاخ

(۱) سمع: کان۔ معاینة: دیکھنا۔ تندی: غصه۔ سبک: جلدی۔ بردن: ڈالنا۔ تیغ: تلوار۔ گزد: کاٹنا۔ دریغ: افسوس۔ سحرگاہ: وقتِ صبح۔ بالین: سرہانا۔ استادہ: جل رہی تھی۔ ریخته: بکھری۔ قدح: پیاله۔ شکسته: ٹوٹا ہوا۔ اندک اندک: تھوڑا تھوڑا۔ خیز: کھڑا ہوا۔ دریافت: معلوم کیا۔ چیست: کیا ہے۔ کدام: کون۔ جانب: طرف۔ معهود: مقرر۔ هنوز: اب۔

(۲) لایغلق: نہ بند کیا جائے گا۔ دروازہ توبہ کا بندوں پر یہاں تک کہ طلوع ہو سورج اپنی چھپنے کی جگہ سے۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔ انگیختند: آمادہ کیا۔ بختِ نافرجام: مبارک نصیب۔ مستوجبم: مستحق۔ عفو: معاف۔ انتقام: بدلہ۔ فلم یک الخ: پس یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کا ایمان ہمارے خوف کے وقت ان کو فائدہ دے۔ کمند: چمڑے کی رسی۔ انداخت: ڈالا۔ کاخ: محل۔

بلند از میوہ گو کوتاہ کن دست	کہ کوتہ خود ندارد دست بر شاخ

ترا با وجود چنیں منکرے کہ ظاہر شد سبیلِ خلاص صورت نہ بندد ایں بگفت و موکّلانِ عقوبت در وے آویختند گفت مرا در خدمتِ سلطان یک سخن با قیست مَلِک بشنید و گفت آں چیست گفت

قطعہ

بآستینِ ملالے کہ بر من افشانی	طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست
اگر خلاص محال ست زیں گنہ کہ مراست	بداں کرم کہ داری امید واری ہست

مَلِک گفت ایں لطیفۂ بدیع آوردی و ایں نکتۂ غریب گفتی ولیکن محالِ عقل ست و خلافِ نقل کہ ترا فضل و بلاغت امروز از چنگِ عقوبت من رہائی دہد مصلحت آں بینم کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم تا دیگراں نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت اے خداوندِ جہاں پروردۂ نعمتِ ایں خاندانم و ایں جرم تنہا در جہاں نہ من کردہ ام دیگرے را بینداز تا من عبرت گیرم مَلِک را خندہ گرفت و بعفو از سرِ جرمِ او برخاست و متعنتاں را کہ اشارت بکشتنِ او ہمی کردند گفت شعر

ہمہ حمّالِ عیبِ خویشتنید	طعنہ بر عیبِ دیگراں مزنید

(۱) سبیل خلاص۔ رہائی کا۔ موکّلاں عقوبت: جلّاد سپاہی سزا کے۔ آویختند: پکڑ لیا۔ بآستین؛ ملالے: اگر تو نے ملال کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ خلاص محال: چھٹکارا مشکل۔ لطیفہ بدیع: نادر لطیفہ (۲) بلاغت: قابلیت چنگ: چنگل۔ عقوبت: سزا زیر اندازم: نیچے گراؤں۔ پذیرند: قبول ہو جائے۔ پروردہ: پلا ہوا۔ تنہا: اکیلا۔ جرم قصور۔ برخاست: درگذرا۔ متعنتاں: نکتہ چین کشتن قتل کرنا۔ حمّال: بوجھ اٹھانے والا۔ مزنید: مارتے ہیں

حکایت (۲۱) منظوم

جوانے پاک بازو پاک رو بود — کہ با پاکیزہ روئے در گرو بود

چنیں خواندم کہ در دریائے اعظم — بگردابے درافتادند با ہم

چو ملاح آمدش تا دست گیرد — مبادا کاندراں حالت بمیرد

ہمیگفت از میانِ موجِ تشویر — مرا بگذار و دستِ یارِ من گیر

دریں گفتن جہانے بر وے آشفت — شنیدندش کہ جاں میداد و میگفت

حدیثِ عشق زاں بطّال مینوش — کہ در سختی کند یاری فراموش

چنیں کردند یاراں زندگانی — ز کار افتادہ بشنو تا بدانی

کہ سعدی راہ و رسمِ عشقبازی — چناں داند کہ در بغداد تازی

دل آرامے کہ داری دل درو بند — دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

اگر مجنون و لیلےٰ زندہ گشتے — حدیثِ عشق ازیں دفتر نوشتے

باب ششم در ضعفِ پیری (۳)

حکایت (۱) با طائفۂ دانشمنداں در جامعِ دمشق بحثے ہمی کردم کہ جوانے درآمد و گفت دریں میان کسے ہست کہ زبان پارسی

حکایت (۲۱): خلاصہ یہ کہ عاشق کو معشوق جان سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر عشق نہیں دغا بازی ہے۔ پاک باز: نیک۔ رو: نیک، خوب صورت: پاکیزہ رو: حسین چہرے والا۔ گرو: رہن۔ خواندم: پڑھا۔ دریائے اعظم: بحرِ اعظم، گردابے: بھنور، با ہم: ساتھ، تشویر: اشارہ، آشفت: غمگین۔ جان میداد: مرتے وقت۔ (۲) بطال: بہت چھوٹا۔ مینوش: نہ سن کیوں کہ ڈوبنے والا آدمی منہ سے بات نہیں کر سکتا۔ فراموشش: بھول جائے۔ رسم: طریقہ، تازی: عربی۔ دفتر: دفتر سے مراد گلستان کا باب پنجم ہے۔

(۳) باب چھٹا بڑھاپے اور کمزوری کے بیان میں۔ حکایت (۱): خلاصہ یہ کہ انسان کی حیاتی جتنی طویل ہو جائے تب بھی زیادہ جینے کی دعا کرتا ہے مرنے کو دل نہیں کرتا۔ (جندڑی جیون منگ دی ہے)

بمن کردند گفتمش خیریت گفت پیرے صد و پنجاہ سالہ درحالت نزع ست و زبانِ عجم چیزے ہمی گوید و مفہومِ ما نمیگردد اگر بکرم رنجہ شوی مزد یابی باشد کہ وصیتے ہمی کند چو ببالینش فراز آمدم ایں بیت می گفت

قطعہ

دمے چند گفتم برآرم بکام	دریغا کہ بگرفت راہِ نفس
دریغا کہ برخوانِ الوانِ عمر	دمے چند خوردیم و گفتند بس

معانئے ایں سخن بزبانِ عربی باشامیاں ہمیگفتم و تعجب ہمیکردند از عمرِ دراز و تاسفِ او ہمچناں برحیاتِ دنیا گفتم چگونۂ دریں حالت گفت چہ گویم

قطعہ

ندیدہ کہ چہ سختی رسد بجانِ کسے	کہ از دہانش بدر میکنند دندانے
قیاس کن کہ چہ حالت بود دراں ساعت	کہ از وجودِ عزیزش بدر رود جانے

گفتم تصورِ مرگ از خیال بدر کن و وہم را بر مزاج مستولی مکن داں کہ فیلسوفانِ یونان گفتہ اند مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتمادِ بقا را نشاید و مرض اگرچہ ہائل بود دلالتِ کلی بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیبے را بخوانیم تا معالجت کند دیدہ برکرد و بخندید و گفت

(۱) صد و پنجاہ: ڈیڑھ سو سال۔ نزع موت کا وقت۔ زبانِ عجم: فارسی زبان مفہوم ما نمیگردد: سمجھ نہیں آتی۔ مزد۔ مزدوری۔ ببالینش: سرہانا فراز۔ آگے۔ دمے: سانس گفتم: میں نے سوچا۔ کام: مقصد دریغا بگرفت: افسوس کہ سانس کا آنے جانے کا راستہ بند ہو گیا خوانِ الوان: رنگوں کا مختلف دسترخوان ہے۔ خوردیم: کھاتے ہم نے۔ گفتند: کہہ دیا بس۔ گفتم: (۲) چہ سختی رسد: کس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ بدر میکنند: باہر نکالے۔ ساعت: گھڑی۔ آیے: بدر رود: نکل رہی ہو۔ تصور: خیال۔ مرگ: موت مستولی: غالب۔ فیلسوفان: دانا۔ مستقیم: درست۔ اعتمادِ بقا: زندگی پر بھروسہ۔ ہائل: آڑے، خطرناک۔ کلی: مکمل معالجت: علاج۔ دیدہ: نظر اٹھائی۔

مثنوی

دست برہم زند طبیب ظریف[۱]	چوں خرف بیند او فتادہ حریف
خواجہ در بندِ نقش ایوان ست	خانہ از پای بست ویران ست
پیر مردے بنزع می نالید	پیرزن صندلش ہمی مالید
چوں مخبط شد اعتدال مزاج	نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

حکایت[۲] : پیرے را حکایت کنند کہ دخترے خواستہ بود و حجرہ بگل آراستہ و بخلوت با او نشستہ و دیدہ و دل در و بستہ شبہائے دراز نہ خفتے و بذلہ ہا و لطیفہ ہا گفتے باشد کہ وحشت و نفرت نگیرد و موانست پذیرد و ازاں جملہ شبے میگفت بختِ بلندت یار بود و چشمِ دولت بیدار کہ بہ صحبتِ پیرے فتادی پختہ پروردہ جہاں دیدہ آرمیدہ و سرد و گرم چشیدہ نیک و بد آزمودہ کہ حقوقِ صحبت بداند و شرطِ مودت بجا آورد مشفق و مہربان خوش طبع شیریں بیان

مثنوی

تا توانم دلت بدست آرم	ور بیازاریم نیازارم
ور چو طوطی بود شکر خورشت	جانِ شیریں فدائے پرورشت

(۱) زند: ملتا ہے۔ طبیب: حکیم۔ ظریف: ہوشیار۔ خرف: بہت بوڑھا۔ حریف: ساتھی۔ خواجہ: ملک۔ بند: خیال۔ ایوان: محل۔ پای بست: پشتہ۔ ویران: برباد۔ نزع: موت۔ نالید: رہا۔ پیرزن: بوڑھی عورت۔ مالید: مل رہی تھی۔ مخبط: خراب۔ اعتدال: موزوں۔ عزیمت: منتر۔ حکایت[۲]: خلاصہ یہ کہ بڑھاپے میں نوجوان لڑکی سے شادی کرنا ذلت کا سبب ہے۔ دخترے خواستہ: نوجوان لڑکی سے شادی کی۔ بگل آراستہ: کمرہ کو پھولوں کی طرح سجایا تھا۔ بخلوت نشستہ: تنہائی میں بیٹھنا۔ بستہ: بند کیا۔ شبہائے دراز: لمبی راتیں۔ خفتے: سوتا۔ بذلہ ہا لطیفہ: مزے کی باتیں۔ وحشت: گھبراہٹ۔ موانست: محبت۔ پذیرد: قبول کیا۔ بخت بلند: نصیب تیرا مددگار۔ چشم: آنکھ۔ پختہ: پکا۔ آرمیدہ: آرام کیا۔ کشیدہ: تجربہ۔ آزمودہ: حقوق صحبت بداند: دوستی کے حقوق جانتا ہے۔ مودت: دوستی۔ مشفق: شفقت کرنیوالا۔ ور بیازاریم: اگر تو مجھے ستائے۔ خورشت: خوراک۔

نہ گرفتار آمدی بدست جوانے معجب[1] خیرہ رائے سر تیزے سبکپائے که ہردم ہوسے پزدو ہر لحظہ رائے زند و ہر شب جائے خسپد و ہر روز یارے گیرد۔

قطعہ

جوانان خرم اند و خوب رخسار | ولیکن در وفا با کس نپایند
وفاداری مدار از بلبلاں چشم | کہ ہر دم بر گلے دیگر سرایند

اما طائفہ پیراں کہ بعقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضائے جہل و جوانی

فرد

زخود بہتری جوی و فرصت شمار | کہ با چوں خودی گم کنی روزگار

گفت چنداں بریں نمط بگفتم کہ گماں بردم کہ دلش در قید من آمد و صید من شد ناگہ[2] نفسے سرد از دلِ پُر درد بر آورد و گفت چندیں سخن کہ بگفتی در ترازوئے عقلِ من وزنِ آں یک سخن ندارد کہ وقتے از قبیلہ خویش شنیدہ ام کہ گفت زنِ جواں را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ از انکہ پیرے۔

شعر

لَمَّا رَاَتْ بَیْنَ یَدَیْ بَعْلِهَا | شَیْئًا کَاَرْخیٰ شَفَةِ الصَّائِمِ
تَقُوْلُ هٰذَا مَعَهٗ مَیِّتٌ | وَاِنَّمَا الرُّقْیَةُ لِلنَّائِمِ

(۱) معجب: مغرور۔ خیرہ رائے: بے عقل۔ سر تیزے سبک: جلد باز۔ ہوس: حرص۔ پزدو: نئی آرزو۔ خسپد: سوتا ہے۔ خرم: خوش۔ خوب رخسار: اچھے چہرے والا۔ نپایند: نہ ٹھہرے۔ مدار: نہ رکھ۔ بلبلاں چشم: ہر پھول کا طلبگار۔ ہر دم: ہر وقت۔ گل: پھول۔ سرایند: نغمہ۔ اما: بہرحال۔ قضا: مطابق۔ جہل: جہالت۔ جوی: تلاش۔ با چوں: برابر والے۔ نمط: طریقہ۔ بردم: کیا میں نے۔ صید: شکار۔

(۲) ناگہ: اچانک۔ نفس: سانس۔ پُر درد: دردمند سے۔ پہلو نشیند: پہلو میں بیٹھے۔

لما رات الخ جب دیکھے عورت اپنے خاوند کے سامنے ایک چیز روزے دار کے لٹکے ہوئے ہونٹ کی طرح۔ تقول: کہتی ہے یہ اس کے ساتھ مردہ ہے اور سوائے اس کے کہ نہیں منتر سونے والے کیلئے۔

فقیر عطاء الرسول

رباعی

زن کز برِ مرد بے رضا برخیزد	پس فتنہ و جنگ ازاں سرا برخیزد
پیرے کہ زجائے خویش نتواند خاست	الّا بعصا کیش عصا برخیزد

فی الجملہ امکانِ موافقت نبود مفارقت انجامید چوں مدتِ عدّت برآمد عقدِ نکاحش بستند باجوانے تند ترش روی تہی دست بدخوی جور و جفا کشیدے و رنج و عنا بر دے و شکرِ نعمتِ حق ہمچناں گفتے الحمد للہ کہ ازاں عذاب الیم برہیدم و بدیں نعیمِ مقیم برسیدم۔

قطعہ

روئے زیبا و جامۂ دیبا	صندل و عود و رنگ و بوی و ہوس
ایں ہمہ زینتِ زناں باشد	مرد را کیر و خایہ زینت و بس

فرد

با ایں ہمہ جور و تند خوئی	نازت بکشم کہ خوبروئی

قطعہ

با تو مرا سوختن اندر عذاب	بہ کہ شدن با دگرے در بہشت
بوئے پیاز از دہنِ خوبروی	بہ بحقیقت کہ گُل از دستِ زشت

(۱) زن: عورت: کز بر: بغل: بے رضا: بغیر رضا کے: برخیزد: اٹھے: سرا: مکان: پیرے: بوڑھا: خاست: اٹھے: الّا: مگر: عصا: لکڑی: کیش: اس کا: عصا: عضو: برخیزد: کھڑا ہو: امکان: ممکن: مفارقت: جدائی: انجامید: پہنچی: مدتِ عدّت: برآمد: عورت کا وقت پورا ہو گیا: بستند: باندھا: ترش رو: بدمزاج: تہی دست: خالی ہاتھ: بدخوی: بری عادت: جفا: ظلم: کشیدے: کھینچا (۲): عنا: مشقت: الیم: دردناک: نعیمِ مقیم: قائم رہنے والا نعمت پر: برسیدم: پہنچا: زیبا: خوبصورت: دیبا: ریشمی کپڑا: صندل: خوشبو کی قسم ہے: عود: لکڑی: ہوس: حرص: کیر و خایہ: ذکر: عضو تناسلِ آدمی:

جور: ظلم: تندخوئی: سخت عادت: بکشم: کھینچتا ہوں: خوب روئی: خوب صورتی: سوختن: جلنا: شدن: ہونا: دگرے: دوسرے: بوئے: بو: دہن: منہ: زشت: بدصورت:

(فقیر عطاء الرسول)

حکایت ۱۴: مہمانِ پیرے بودم در دیارِ بکر کہ مالِ فراواں داشت و فرزندے خوبروی شبے حکایت کرد کہ مرا در عمرِ خویش بجز ایں فرزند نبودہ است درختے دریں وادی زیارتگاہ است کہ مرداں بحاجت خواستن آنجا روند و شبہائے دراز در پائے آں درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا ایں فرزند بخشیدہ است شنیدم کہ پسر با رفیقاں آہستہ میگفت چہ بودے اگر من آں درخت را بدانستمے کہ کجاست تا دعا کردمے کہ پدرم بمردے۔

حکمت ۱۵: خواجہ شادی کناں کہ فرزندم عاقل ست و پسر طعنہ زناں کہ پدرم فرتوت ست۔

قطعہ

سالہا بر تو بگذرد کہ گذار | نکنی سوئے تربتِ پدرت
تو بجائے پدر چہ کردی خیر | تا ہماں چشم داری از پسرت

حکایت ۱۶: روزے بغرورِ جوانی سخت راندہ بودم و شبانگہ بپای گریوہ سست ماندہ پیر مردے ضعیف از پسِ کارواں ہمی آمد گفت چہ خسپی کہ نہ جائے خفتن است گفتم چوں روم کہ نہ پائے رفتن ست گفت ایں نشنیدی کہ صاحبدلاں گفتہ اند

(۱) حکایت ۱۴: خلاصہ یہ کہ بڑھاپے میں اولاد پریشان کرتی ہے اور والدین کو ذلیل جانتے ہیں انسان کو چاہیئے کہ والدین کی عزت کرے تاکہ تیری اولاد تیری عزت کرے دیارِ بکر، شہر کا نام ہے روم و عراق عرب کے درمیان ہے۔ فراواں داشت: بہت مال رکھتا تھا۔ فرزند: لڑکا خوبروی: خوبصورت۔ شبے حکایت کرد: ایک رات قصہ بیان کرتا فرزند نبودہ: لڑکا نہیں تھا۔ وادی: جنگل، زیارت گاہ: زیارت کی جگہ۔ بحاجت خواستن: منتیں مانگنے، آنجا روند: وہاں جاتے بخدا نالیدہ: اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے، رفیقاں: دوست دانستمے: خبر ہوئی، حکمت: دانائی کی باتیں۔ فرتوت: بوڑھا سوئے: طرف۔ تربت: قبر چشم داری: امید کرتا ہے حکایت ۱۶: خلاصہ حکایت یہ کہ نوجوان کو جوانی پر تکبر نہ کرنا چاہیئے بڈھوں کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے۔ شبانگہ: رات کے وقت، گریوہ: ٹیلہ۔ کارواں: قافلہ۔ چہ خسپی: کیا سوجاتے۔ خفتن: سونے کی جگہ، چوں روم: کیسے چلو۔ رفتن: چلنا۔ صاحب دلاں: اللہ والے یعنی بزرگ۔ اولیاء کرام۔

رفتن و نشستن[1] بہ کہ دویدن و گسستن۔

قطعہ

اے کہ مشتاق منزلے مشتاب	پندِ من کار بند و صبر آموز
اسپ تازی دو تگ رود بشتاب	اشتر آہستہ میرود شب و روز

حکایت[2]: جوانے چست لطیف خنداں شیریں زبان در حلقۂ عشرت ما بود کہ در رویش ہیچ نوعِ غم نیامدے و لب از خندہ فراہم نیامدے روزگارے برآمد کہ اتفاقِ ملاقات نیفتاد بعد ازاں دیدمش زن خواستہ و فرزند خاستہ و بیخ نشاطش بریدہ و گلِ رویش پژمردہ پرسیدمش چگونہ و چہ حالت ست گفت تا کودکان بیاوردم دگر کودکی نکردم۔

شعر

مَا ذَا[3] الصِّبَا وَالشَّیْبُ غَیَّرَ لِمَّتِیْ	اَوَکَفٰی بِتَغْیِیْرِ الزَّمَانِ نَذِیْرًا

فرد

چوں پیر شدی ز کودکی دست بدار	بازی و ظرافت بجواناں بگذار

مثنوی

طربِ نوجوان ز پیر مجوی	کہ دگر نایدآبِ رفتہ بجوی

(۱) نشستن۔ بیٹھنا۔ گسستن: عاجز رہنا۔ مشتاق: آرزومند۔ مشتاب: دوڑ کر نہ چل۔ نصیحت آموز: سیکھ۔ اسپ تازی: عربی گھوڑا۔ دو تگ: بھاگ دوڑ۔ رود: جاتا ہے۔ شتاب: جلدی۔ اشتر: اونٹ۔ میرود: جاتا ہے۔ حکایت[2]: خلاصہ یہ کہ انسان کو بڑھاپے میں جوانی کی ہنسی مزاق کو چھوڑ کر سنجیدگی اختیار کرنی چاہیئے۔ چست: چالاک۔ لطیف: پاکیزہ۔ خنداں: ہنسنے والا۔ عشرت: صحبت۔ نوعِ غم: کسی طرح کا غم۔ فراہم نہ شدے: ہونٹ ہنسی سے نہ روک سکے۔ نیفتاد: نہیں ہوئی۔ زن خواستہ: شادی کرلی۔ ۵ے۔ نشاط: خوشی۔ بریدہ: کٹ گئی۔ گلِ رو: چہرہ کا پھول۔ پژمردہ: مرجھاگیا۔ چگونہ: کیسا ہے۔ کودکاں بیاوردم: بچے پیدا ہوئے۔ کودکی نکردم: بچپن کی باتیں نہیں کرتا۔ [3] ماذا: کیا ہے۔ بچپن کا وقت حالاں کہ بڑھاپے نے بال سفید کردیئے اور زمانے کا انقلاب بڑا عبرت دلانے والا ہے اور کافی ہے۔ دست بدار: ہاتھ چھوڑدے۔ بازی: کھیل کود۔ ظرافت: ٹھٹھا۔ طرب: خوشی۔ مجوی: نہ ڈھونڈ۔ رفتہ: جاتا ہے۔ جوی: نہر۔ ندی۔

زرع[1] را چوں رسید وقتِ درو | نخرامد چنانکہ سبزۂ نو

قطعہ

دورِ جوانی بشد از دستِ من	آہ و دریغ آں زمنِ دل فروز
قوّتِ سر پنجۂ شیری برفت	راضیم اکنوں بہ پنیرے چو یوز
پیر زنے موی سیہ کردہ بود	گفتمش اے مامکِ دیرینہ روز
موی بہ تلبیس سیہ کردہ گیر	راست نخواہد شدن ایں پشت کوز

حکایت[2]: وقتے بجہلِ جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزردہ بکنجے بنشست وگریاں ہمیگفت مگر خوردی فراموش کردی کہ درشتی می کنی

قطعہ

چہ خوش گفت زالے بفرزندِ خویش	چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن
گر از عہدِ خردیت یاد آمدے	کہ بیچارہ بودی در آغوشِ من
نکردے دریں روز بر من جفا	کہ تو شیر مردے و من پیر زن

حکایت[3]: توانگرے بخیل را پسرے رنجور بود نیک خواہاں گفتندش کہ ختمِ قرآنی کنی از بہرِ وے یا بذلِ قربانی لختے باندیشہ فرو رفت وگفت ختمِ مصحفِ اولیٰ ترست کہ گلہ دورست صاحب دلے

(۱) زرع: کھیتی - وقت درو: کٹنے کا وقت، نخرامد: لہراتی نہیں سبزۂ نو: نیا سبزہ - بشد: ختم ہو گیا آہ: ہائے - فروز: روشن کرنیوالا سر پنجۂ شیری برفت: شیر کے پنجہ کی جاتی رہی - راضیم: راضی ہوں میں - اکنوں: اب - بہ پنیرے چو یوز: جیسے چیتا پنیر پہ راضی ہوتا ہے موئے سیاہ: سیاہ بال -

مامک: اماں ● دیرینہ: پُرانی تلبیس: دھوکہ، بازی گیر: فرض کر راست نخواہد: مگر یہ ٹیڑھی پیٹھ سیدھی نہیں ہو سکتی -

حکایت: (۲) خلاصہ یہ کہ انسان کو جوانی میں بچپن کا وقت اور عاجزی کو یاد کرنا چاہیے والدین کا احترام کریں مذاق دل لگی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیے - بانگ بر مادر زدم: میں نے ماں کو ڈانٹ دیا - آزردہ: رنجیدہ - خوردی: فراموش: تو اپنا بچپن بھول گیا - درشتی: سختی - زال: بڈھی بوڑھی عورت

پلنگ: چیتا - افگن: گرانا - پیلتن: ہاتھی جیسے جسم والا - گر از عہد: جب زمانہ - خرد: بچپن - بیچارہ: عاجزی - آغوش: گود - جفا: ظلم: شیر مردے: طاقت ور:

بشنید گفت خمتش بعلتِ[1] آں اختیار آمد کہ قرآن بر سرِ زبان ست و زر در میانِ جان۔

مثنوی

دریغا گردنِ طاعت نہادن | گرش ہمراہ بودے دست دادن
بدینارے چو خر در گِل بمانند | ور الحمدے بخواہی صد بخوانند

حکایت[2]: پیر مردے را گفتند چرا زن نہ کنی گفت با پیر زنانم الفت نیست پس آنرا کہ جواں باشد با من کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد۔

شعر

پیرِ ہفتاد سلہ جنی مکنہ | کورِ مُقری بخوانبی چش روش
زور باید نہ زر کہ بانو را | گزرے دوست تر کہ دہ من گوش

حکایت[3] منظومہ

شنیدہ ام کہ دریں روزہا کہن پیرے | خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت
بخواست دخترے خوبروی گوہر نام | چو دُرج گوہرش از چشم مردماں بنہفت
چنانکہ رسمِ عروسی بود تمنا کرد | ولے بحملۂ اوّل عصائے شیخ بخفت
کماں کشید و نزد بر ہدف کہ نتواں دوخت | مگر بسوزن فولاد جامۂ ہنگفت

(۱) علت، سبب۔ اختیار آمد پسند آیا۔ دریغا، افسوس۔ گردن نہادن گرتِق

افسوس، بدینار چو خر، ایک دینار خرچ کرنا پڑے تو گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس جاتے ہیں۔ ور، اور اگر۔ حکایت

(۲) خلاصہ یہ کہ انسان کو بڑھاپے میں شادی نہ کرنی چاہیئے ورنہ رُسوائی اٹھانا پڑے گی۔ زن نہ کنی شادی کیوں نہیں کرتا۔ الفت نیست، بڑھیوں سے دل چسپی نہیں۔ دوستی چگونہ نہ صورت بندد، موافقت نہ آئے گی۔ ہفتاد و ستر، سلہ جنی، سال کا جوان، مکنہ نہ کر۔ کور، اندھا مقری، میاں جی۔ بخوانبی، بخواں سے مشتق ہے۔ چش، آنکھ نبی، نہ دیکھے گا۔ روش، روشن۔ بانو را، عورت کو۔ گزرے گزرے، عضو خاص۔ دہ، دس۔ گوش، گوشت

(۳) حکایت: مقصد اس حکایت کا ۹ والی حکایت جیسا ہے۔ پیرے، پُرانے بوڑھے۔ بست، کیا۔ پیرانہ سر، بڑھاپے میں خیال۔ گیرد جفت، شادی۔ دختر خوب رُو، خوب صورت لڑکی۔ گوہر، لڑکی کا نام ہے۔ دُرج گوہر، موتیوں کا گوہر ڈبیہ۔ نہفت، چھپایا۔ رسمِ عروسی، طریقہ شادی۔ تمنا، آرزو۔ عصائے شیخ، بوڑھے کی لاٹھی یعنی عضو تناسل کام نہ کر سکا۔ کشید، کھینچی۔ نزد ہدف، تیر نشانہ پر نہ بیٹھا۔ دوخت، سیا۔ سوزن، سوئی۔

بدوستاں گلہ آغاز کرد و حجت ساخت[1] | کہ خان و مان من ایں شوخ دیدہ پاک برفت
میانِ شوہر و زن جنگ فتنہ خاست چناں | کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت
پس از ملامت و شنعت گناہ دختر نیست | ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت

باب ہفتم در تاثیر تربیت

حکایت[1]: یکے را از وزرا پسرے کودن بود پیش دانشمندے فرستاد کہ مر ایں را تربیتے کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد مؤثر نبود پیشِ پدرش کس فرستاد کہ ایں عاقل نمی شود و مرا دیوانہ کرد

قطعہ

ہیچ صیقل نکو نداند کرد | آہنے را کہ بدگہر باشد
چوں بود اصل جوہرے قابل | تربیت را درو اثر باشد
سگ بدریائے ہفتگانہ بشوی | چونکہ تر شد پلید تر باشد
خرِ عیسیٰ گرش بمکہ برود | چوں بیاید ہنوز خر باشد

حکایت[2]: حکیمے پسراں را پند میداد کہ اے جانانِ پدر ہنر آموزید کہ مُلک و دولتِ دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در

(۱) حجت: ساخت - دلیل پکڑی خان و مان: گھر کا سامان - شوخ: بے حیا - پاک برفت: تباہ کر دیا - شوہر: خاوند - فتنہ خاست: فتنہ پیدا ہوا - چناں: یہاں تک شحنہ: کوتوال - شنعت: برائی ترا کہ دست: تیرا ہاتھ - لرزد: کانپتا گہر چہ دانی سفت: موتی کیا پرو سکتا ہے - ساتواں باب پرورش کی تاثیر میں - حکایت (۲) خلاصہ حکایت یہ کہ اگر طبیعت میں صلاحیت نہ ہو تو نصیحت وغیرہ بیکار ہو جاتی ہے - کودن: بے عقل - فرستاد: بھیجا - مگر: شاید - روزگار: کچھ مدت مؤثر: اثر کرنے والا - دیوانہ: پاگل - صیقل: یہ ایک آلہ کا نام ہے جس سے لوہا کو صاف چمکیلا کیا جاتا ہے - آہنے: لوہا - گہر: موتی - قابل: قبول کرنے والا - سگ: کتا - دریائے ہفتگانہ: سات سمندر - مشوی: دھوئے - خر عیسیٰ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا جس پہ آپ سامان اور انجیل لادتے - حکایت: (۳) خلاصہ یہ کہ انسان کو والدین کی دولت پہ اعتماد کرکے ذاتی کمال ظاہر کرنا بڑی بے وقوفی ہے - بلکہ علم و ہنر خود حاصل کرے کیونکہ اس کی ہر جگہ قدر ہوتی ہے - حکیم: دانا - آموز: سیکھ - اعتماد نشاید: بھروسہ کے لائق - سیم: چاندی - زر: سونا -

محلِ خطر ست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمہ زاینده است و دولتِ پاینده اگر ہنرمند از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفسِ خود دولت ست ہر کجا کہ رود قدر بیند و صدر نشیند ولے ہنر لقمہ چیند و سختی بیند۔

شعر

سخت ست پس جاہ تحکّم بردن	خو کرده بناز جورِ مردم بردن

قطعہ

وقتے افتاد فتنہ در شام	ہر کس از گوشۂ فرار فتند
روستازادگان دانشمند	بوزیریئے پادشا رفتند
پسرانِ وزیر ناقص عقل	بگدائی بروستا رفتند

حکایت : یکے از فضلا تعلیم مَلِک زاده ہمیکردے و ضرب بیمحابا زدے و زجرِ بیقیاس کردے بارے پسر از بیطاقتی شکایت پیشِ پدر برد و جامہ از تنِ دردمند برداشت پدر را دل بہم برآمد استاد را بخواند و گفت پسرانِ رعیّت را چنداں زجر روا نمیداری کہ فرزندِ مرا سبب چیست گفت سبب آنکہ سخن اندیشیده

(۱) محل خطر: خطرے کی جگہ۔ ببرد: لے جاتے۔ تفاریق: متفرق چشمہ زاینده: ابلنے والا چشمہ جس میں سوت ہوں۔ پاینده: مستقل: بیفتد: غریب ہو جائے نفس خود: اپنے آپ۔ صدر نشیند: بلند جگہ پر بیٹھے لقمہ چیند: بھیک مانگتا پھرے تحکم بردن: حکم برداشت کرنا۔ خو کرده: عادت، جور: ظلم۔ (۲) روستازادگاں: دیہاتیوں کے بیٹے، رفتند: پہنچے ناقص عقل: بے وقوف، گدائی: گداگر روستا: دیہاتی۔ حکایت سے: خلاصہ یہ کہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں رعایت نہ کرنی چاہیئے فضلا: جمع فاضل، ملک زاده: بادشاہ کا فرزند۔ ضرب: مارا۔ بیمحابا: بے تحاشا۔ زجر: ڈانٹنے۔ بے قیاس: بے حد۔ بارے: ایک بار۔ بے طاقتی: کمزوری برد: لے گیا۔ جامہ تن: جسم سے کپڑا۔ برداشت: اٹھایا۔ بہم برآمد: بھر آیا۔ ناراض ہوا۔ رعایت: رعایا۔ چنداں: جتنا۔ سخن اندیشیده گفتن: سوچ کر بات کرنا۔

حکایت (۱): معلمِ کتابے را دیدم در دیارِ مغرب ترش روی و تلخ گفتار بد خوی و مردم آزار گدا طبع و ناپرہیزگار کہ عیشِ مسلماناں بدیدنِ او تبہ گشتے و خواندنِ قرآنش دلِ مردم سیہ کردے و جمعے پسرانِ پاکیزہ و دخترانِ دوشیزہ بدستِ جفائے او گرفتار نہ زہرۂ خندہ نہ یارائے گفتار گہ عارضِ سیمین یکے را تبانچہ زدے وگاہ ساقِ بلورینِ یکے را شکنجہ کردے (۲) القصہ شنیدم کہ طرفے از خیانتِ نفسِ او معلوم کردند و بزدندش و براندند پس آنگاہ مکتب وے بمصلحے دادند پارسائے سلیمے نیک مردے حکیمے کہ سخن جز بحکمِ ضرورت نگفتے و موجبِ آزارِ کس بر زبانش نرفتے کودکاں را ہیبتِ استادِ نخستین از سر برفت (۳) و معلمِ دومی را اخلاقِ ملکی دیدند دیو یک یک شدند باعتمادِ حلمِ او علم فراموش کردند و ہمچنیں اغلبِ اوقات ببازیچہ فراہم نشستندے و لوحِ درست ناکردہ بر سرِ ہم شکستندے۔

بیت

استاد معلم چو بود بے آزار	خرسک بازند کودکاں در بازار

حکایت (۱): خلاصہ یہ کہ استاد کو طلباء پر سخت ہونا چاہیے کیوں کہ نرم دلی سے بچہ بگڑ جاتا ہے اگر استاد سختی کرے تو والدین کو برداشت کرنی چاہیے
معلم: استاذ۔ کتاب: مکتب
دیار: ملک: ترش رو: سخت طبیعت والا۔ تلخ: کڑوا۔ بد خو: بری عادت والا۔ آزار کن: ستانیوالا طبع: بخیل۔
عیش: زندگی۔ تبہ گشتے: تباہ ہوجاتا: خواندن: پڑھنا
سیہ کردے: سیاہ کرتی۔
دختراں: لڑکیاں۔ دوشیزہ کنواری: زہرہ: طاقت
خندہ: ہنسا: عارضِ سیمین گورے گال: تبانچہ: طمانچہ
(۲) ساقِ بلورین۔ بلور کی طرح پنڈلی۔ شکنجہ کردے: شکنجہ میں دبا دیا یہ ایک آلہ کا نام ہے اکثر جلد سازوں کے ہاں ہوتا ہے
خیانتِ نفس: بد اخلاق۔
بزدند: مارا۔ براندند: بھگا دیا۔
مصلح: اصلاح۔ سلیمے: سلامت۔ آزار کس: دکھانے والا۔ نرفتے: نہ آتی۔ کودکاں: لڑکوں نے۔ ہیبت: دبدبہ نخستین: پہلا
(۳) سر برفت: ختم ہوگئی۔ ملکی: فرشتے۔ دیو یک یک شدند: ایک ایک شیطان ہوگیا حلم: حوصلہ فراموش: بھول گئے۔ اغلب اوقات: زیادہ وقت
بازیچہ: کھیل فراہم نشستند: جمع ہو بیٹھتے۔ لوح: تختی: شکستند: توڑتے۔ بے آزار

گفتن و حرکت پسندیدہ کردن ہمہ خلق را علی العموم باید و پادشاہاں را علی الخصوص بموجب آنکہ بر دست و زبانِ ایشاں ہر چہ رود ہر آئینہ بافواہ بگویند و قول و فعلِ عوام را چنداں اعتبارے نباشد۔

قطعہ

اگر صد عیب دارد مردِ درویش	رفیقانش یکے از صد ندانند
وگر یک ناپسند آید ز سلطاں	ز اقلیمے باقلیمے رسانند

پس واجب آمد معلمِ پادشاہ زادہ را در تہذیبِ اخلاق خداوندزادگاں انبتہم اللہ نباتاً حسناً اجتہاد ازاں بیش کردن کہ در حقِ ابنائے عوام

قطعہ

ہر کہ در خردیش ادب نکنی	در بزرگی فلاح از و برخاست
چوبِ تر را چنانکہ خواہی پیچ	نشود خشک جز بآتش راست

فرد

ہر آں طفل کو جورِ آموزگار	نہ بیند جفا ... بیند از روزگار

ملک را حسنِ تدبیرِ فقیہ و تقریرِ جواب او موافق آمد و خلعت و نعمت بخشید و پایہ منصب بلند گردانید۔

(۱) علی العموم: عام طور پر۔ علی الخصوص: خاص طور پر۔ بافواہ بگویند: مشہور ہو جائیگی۔ قول: بات۔ فعل: کام۔ رفیقانش: اسکے دوست۔ اقلیمے باقلیمے رسانند: ایک ولایت سے دوسری تک۔ معلم: استاذ۔ تہذیب: اخلاق۔ خداوندزادگاں: شہزادہ۔ انبتہم اللہ: اللہ تعالیٰ بہتر حسن تربیت فرمائے۔ اجتہاد: کوشش۔ بیش: زیادہ۔ ابنائے عوام: عوام کی اولاد۔ خردیش: بچپن میں۔ بزرگی: بڑا۔ فلاح: کامیابی۔ چھوٹنا برخاست: زائل ہو جائے۔ چوبِ تر: گیلی لکڑی۔ پیچ: موڑ دے۔ نشود خشک: سوکھی نہ ہوگی۔ راست: سیدھی۔ مطلب یہ ہے بچپن میں تعلیم دینا اچھی ہے۔ طفل: بچہ۔ جور: ظلم۔ آموزگار: سکھانے والا۔ استاذ۔ حسنِ تدبیر: اچھی سوچ۔

موافق آمد: پسند آئی۔ خلعت: پوشاک۔ پایہ: رتبہ۔ منصب: عہدہ۔

فقیر عطاء الرسول

بعد از دو ہفتہ بر آں مسجد گذر کردم معلّمِ اوّلیں را دیدم کہ دل خوش کردہ بود و بمقامِ خویش باز آوردہ برنجیدم ولاحول گفتم کہ دیگر بارہ ابلیس را معلّمِ ملائکہ چرا کردند پیرمردے ظریف جہاں دیدہ بشنید بخندید و گفت۔

مثنوی

پادشاہے پسر بمکتب داد	لوحِ سیمینش در کنار نہاد
بر سرِ لوح او نبشتہ بزر	جورِ استاد بہ ز مہرِ پدر

حکایت ۳۳: پارسا زادہ را نعمتِ بیکراں از ترکہ عماں بدست افتاد و فسق و فجور آغاز کرد و مبذّری پیشہ گرفت فی الجملہ نماند از سائرِ معاصی منکرے کہ نکرد و مسکرے کہ نخورد بارے بہ نصیحتش گفتم اے فرزند دخل آبِ روانست و خرج آسیائے گرداں یعنی خرجِ فراواں کردن مسلّم کسے را باشد کہ دخلِ معیّن دارد۔

قطعہ

چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن	کہ میگویند ملّاحاں سرودے
بکوہستاں اگر باراں نبارد	بسالے دجلہ گردد خشک رودے

عقل و ادب پیش گیر و لہو و لعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود

(۱) بر آں: طرف - دل خوش کردہ: خوشامد کر کے آئے - دیگر بار: دوسری بار - ابلیس: شیطان: معلّمِ ملائکہ: فرشتوں کا استاذ - ظریف: خوش اخلاق: مکتب داد: مدرسہ میں بٹھا دیا - لوحِ سیم: چاندی کی تختی - کنار نہاد: بغل میں دی - سرِ لوح: تختی کے سر پہ - نبشتہ بزر - سونے سے لکھا - مہر: محبت - پدر: باپ

حکایت: ۳۳ خلاصہ یہ کہ بچپن میں تربیت صحیح نہ ہو تو جوان ہو کر انسان کو تربیت اور نصیحت کرنا فائدہ مند نہ ہوگی

بے کراں: بے حد - عماں: جمع عم چچا - فسق: گناہ - فجور: برائی - مبذّر - فضول خرچ - فی الجملہ: خلاصہ کلام - سائرِ معاصی - کوئی گناہ - منکر: بری بات - یعنی شرع کے خلاف بات کرنا - مسکر: نشہ - اے فرزند - اے بیٹا

(۳) دخل: آمدنی - خرج: خرچ - آسیا: چکی - گرداں: مثل - فراواں - بہت زیادہ - مسلّم کسے را باشد - اس شخص کے لیے ٹھیک ہے - معیّن: مقرر - سرودے: گانا - کوہستان: پہاڑ - نبارد - نہ برسے - دجلہ: دریا کا نام ہے لہو و لعب - کھیل کود چھوڑ نہ - سپری: ختم

سختی بری و پشیمانی خوری پس از لذتِ نای و نوش این سخن در گوش نیاورد و بر قولِ من اعتراض کرد گفت راحتِ عاجل را بتشویشِ محنتِ آجل منغص کردن خلافِ رائے خردمنداں ست

مثنوی

خداوندانِ کام و نیک بختی	چرا سختی برند از بیم سختی
برو شادی کن اے یارِ دل افروز	غمِ فردا نشاید خوردن امروز

فکیف مرا کہ در صدرِ مروّت نشستہ ام و عقدِ فتوت بستہ و ذکرِ انعام در افواہِ عوام افتادہ۔

مثنوی

ہر کہ علم شد بسخا و کرم	بند نشاید کہ نہد بر درم
نام نکوئی چو بروں شد بکوی	در نتوانی کہ بہ بندی بروی

دیدم کہ نصیحت نمی پذیرد و دمِ گرمِ من در آہنِ سردِ وے اثر نمیکند ترکِ مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم قولِ حکما را کار بستم کہ گفتہ اند بلّغ ما علیک فان لم یقبلوا ما علیک

قطعہ

گرچہ دانی کہ نشنوند بگوی	ہر چہ دانی تو از نصیحت و پند

دا بری: اُٹھائے پشیمانی۔ شرمندگی۔ خوری: کھائے گا تو۔ نای: گانا۔ نوش: پینا۔ راحت عاجل: راحت جواس وقت حاصل ہے۔ تشویش: پریشانی۔ محنت آجل۔ وہ سختی جو آئندہ آنیوالی ہے۔ منغص: مکدر۔ خداوندان: دولت مند۔ کام: مقصد۔ سختی۔ رنج۔ برند: اٹھائیں۔ فروز: روشن۔ فردا: کل۔ نشاید: لائق۔ امروز: آج۔ کے فکیف مرا۔ مجھ سے کس طرح ہو سکتا ہے۔ مروت انسانیت: عقد: ارادہ۔ فتوت: جواں مردی۔ بستہ باندھا۔ افواہ: جمع فوہ منہ۔ علم شود۔ مشہور ہوگیا۔ نہد نہ لگائی۔ کوی: کوچہ۔ بند قید۔ بروی۔ او پر اس کے۔ نمی پذیرد: نہیں مانتا۔ دم سانس۔ آہن سرد: ٹھنڈا لوہا۔ مناصحت: نصیحت بگردانید: پھیرا۔ کام بستہ: کام باندھا۔ بلغ ما علیک الخ: جو بات تیرے ذمہ ہے وہ پہنچادے پھر اگر قبول نہ کرے تو بری الذمہ ہے گرچہ دانی: اگر تو جانتا ہے۔

زود باشد کہ خیرہ سر بینی | بدو پائے افتادہ اندر بند
دست بر دست میزند کہ دریغ | نشنیدم حدیث دانشمند

تا پس از مدتے انچہ اندیشۂ من بود از نکبتِ حالش بصورت بدیدم کہ پارہ پارہ بر ہم می دوخت ولقمہ لقمہ ہمی اندوخت دلم از ضعفِ حالش بہم بر آمد و مروّت ندیدم در چناں حالے ریشِ درویش را بملامت خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم

مثنوی

حریفِ سفلہ در پایانِ مستی | نیندیشد ز روزِ تنگدستی
درخت اندر بہاراں برفشاند | زمستاں لاجرم بے برگ ماند

حکایت : پادشاہے پسرے را بادیبے داد و گفت تربیتش چناں کن کہ یکے از فرزندانِ خود را سالے بر وے سعی کرد و بجائے نرسید و پسرانِ ادیب در فضل و بلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت فرمود کہ خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت برای خداوندِ روئے زمین پوشیدہ نماند کہ تربیت یکساں ست ولیکن طبائع مختلف۔

زود زود - جلدی - خیرہ سر - حیران بند - قید - دست بر دست میزند - وہ ہاتھ مل مل کر افسوس کر رہا تھا - آنچہ اندیشہ - جس بات کا مجھے ڈر تھا - نکبت - نحوست - پارہ پارہ - پیوند پہ پیوند - لقمہ لقمہ ہمی اندوخت ایک ایک لقمہ بھیک کا جمع کرتا تھا - ضعف : پتلا - بہم برآمد - رنجیدہ ہوا - ریش : زخم خراشیدن : چھیلنا - پاشیدن گرانا - حریف : دوست - سفلہ کمینہ - پایاں - انتہاء - برفشاند : باہر پھینکا - زمستاں جاڑا - بے برگ : بغیر پتے کے لاجرم - یقیناً - حکایت : خلاصہ یہ کہ طلباء کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے اس لیے استاد کی تربیت تمام پہ برابر اثر نہیں کرتی - سعی : کوشش - نرسید نہ پہنچا - فضل : بزرگی - منتہی : انتہا کو پہنچنے والا -

مواخذت : گرفت - معاتبت : غصہ کیا - نیاوردی : نہ دیا - پوشیدہ - چھپا ہوا - نماند : نہ رہی - یکساں : برابر طبائع : جمع طبیعت - مختلف : جدا جدا -

قطعہ

گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمی	در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم
بر ہمہ عالم ہمی تابد سہیل	جائے انباں میکند جائے ادیم

حکایت: یکے را شنیدم از پیرانِ مربّی کہ مریدے را ہمیگفت چنانکہ تعلقِ خاطرِ آدمی زاد ست بروزی اگر بروزی دِہ بودے مقام از ملائکہ در گذشتے

قطعہ

فراموشت نکرد ایزد دراں حال	کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش
روانت داد و طبع و عقل و ادراک	جمال و نطق و رای و فکرت و ہوش
دہ انگشتت مرتّب کرد برکف	دو بازویت مرتّب ساخت بر دوش
کنوں پنداری اے ناچیز ہمّت	کہ خواہد کردنت روزے فراموش

حکایت: اَعرابی را دیدم کہ پسر را ہمیگفت یَا بُنَیَّ اِنَّکَ مَسْئُولٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِمَاذَا اکْتَسَبْتَ وَلَا یُقَالُ بِمَنِ انْتَسَبْتَ یعنی ترا خواہند پرسید کہ ہنرت چیست و نگویند پدرت کیست۔

قطعہ

جامۂ کعبہ را کہ می بوسند	او نہ از کرمِ پیلہ نامی شد

(۱) گرچہ: اگرچہ۔ سیم و زر: چاندی سونا۔ سنگ: پتھر۔ سہیل: ستارے کا نام ہے۔ جائے: جگہ۔ انبان: نرمی۔ ادیم: چمڑی۔ حکایت ہے: خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کو رازق مطلق اور بندوں کے حال سے باخبر جاننا چاہیئے۔ انسان کو ہر وقت خدا تعالیٰ کے لطف و کرم کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ مربّی: تربیت کرنے والا۔ خاطر آدم زاد: انسان۔ روزی دِہ: روزی دینے والا۔ یعنی اللہ تعالیٰ۔ مقام: رتبہ۔ ملائکہ: فرشتے (۲) فراموشت: بھلا دینا۔ ایزد: اللہ تعالیٰ۔ مدفون: پوشیدہ۔ مدہوش: بے ہوش۔ رواں: جان۔ روح۔ ادراک: احساس نطق: بولنا۔ مرتب: تیار۔ برکف: انگلیاں۔ ساخت: تیار کیا بر دوش: بازو۔ حکایت ہے: خلاصہ یہ کہ نسل اور شرافت کے اعتماد پر نیکی کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔

قیامت کے دن نیک اعمال کام آئیں گے نہ خاندانی شرافت کام آئے گی۔ اعرابی: بدو۔ یا بنی انک الخ: اے میرے بیٹے تجھ سے قیامت کے روز تیرے کئے ہوئے کاموں کی پرسش ہوگی یعنی نسبت کا نہیں سوال ہوگا۔ پرسید: پوچھا۔ ہنر: کمال۔ جامہ: کپڑا غلاف کعبہ۔ کرم: کیڑا۔ پیلہ: ریشم۔ نامی: مشہور۔

باعزیزے نشست روزے چند | لاجرم ہمچو او گرامی شد

حکایت ۹ : در تصانیفِ حکما آوردہ اند کہ کژدم را ولادتِ معہود نیست چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشائے مادر را بخورند و شکمش را بدرند و راہ صحرا گیرند و آں پوستہا کہ در خانہ کژدم بینند اثر آنست بارے ایں نکتہ پیشِ بزرگے ہمیگفتم گفت دلِ من بر صدقِ ایں سخن گواہی میدہد و جز چنیں نشاید بود در حالت خردی با مادر و پدر چنیں معاملت کردہ اند لاجرم در بزرگی چنیں مقبول و محبوب اند۔

قطعہ

پسرے را پدر وصیت کرد	کاے جواں مرد یاد گیر ایں پند
ہر کہ با اہلِ خود وفا نکند	نشود دوست روی دانشمند

مثل : کژدم را گفتند چرا بزمستاں بدر نمی آئی گفت بتابستانم چہ حرمت ست کہ بزمستاں نیز بیروں آیم۔

حکایت ۱۰ : زنِ درویشے حاملہ بود مدتِ حمل بسر آورد و درویش را ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالیٰ مرا پسرے بخشد جزیں خرقہ کہ پوشیدہ ام ہر چہ در مِلکِ من ست ایثار درویشاں کنم

عزیز۔ پیارا گرامی بزرگ

حکایت ۹ : اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو بڑوں کی عزت و خدمت کرنی چاہیئے تکلیف نہ دینی چاہیئے۔ تصانیف جمع تصنیف۔ کژدم بچھو۔ معہود۔ جیسا کہ عام طریقہ۔ احشائے آنتیں شکمش۔ پیٹ اس کا۔ بدرند پھاڑنا۔ صحرا۔ جنگل۔ پوستہا کھالیں۔ صدق۔ سچائی۔ خردی۔ بچپن۔ اہل خود یعنی اپنے قریبی عزیز۔ دوست روی۔ محبوب چہرے والا۔ مثل کہاوت زمستاں۔ سردی کا موسم۔ بدر نمی آئی باہر کیوں نہیں آتا تابستانم گرمی حرمت عزت۔

حکایت نمبر (۱۰) اس کا مقصد یہ ہے کہ نالائق اولاد والدین کے لئے موجب رنج ہوتی ہے اس کی تربیت کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد کی دعا مانگنی چاہیئے۔ زنِ درویش۔ فقیر کی عورت۔ حاملہ جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو۔ مدتِ حمل۔ وہ مدت جس میں بچہ پیٹ میں ہوتا ہے۔ بسر آورد پورا ہو چکا۔ خرقہ گودڑی پوشیدہ ام پہنے ہوئے۔ ایثار۔ اپنے کو دوسروں پر ترجیح نہ دینا۔

اتفاقاً پسر آورد سفرۂ درویشاں بموجب شرطِ نہاد و پس از چند سال از سفرِ شام باز آمدم بمحلّتِ آں دوست بر گذشتم و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندانِ شحنہ در ست گفتم سبب چیست گفتند پسرش خمر خوردہ و عربدہ کردہ و خونِ کسے ریختہ و از میاں گریختہ پدر را بعلّتِ وے سلسلہ در نائے ست و بندِ گراں بر پای گفتم ایں بلائے را وے بحاجت از خدای عزّ و جل خواستہ است ۔

قطعہ

زنانِ باردار اے مردِ ہشیار	اگر وقتِ ولادت مار زایند
ازاں بہتر بنزدیک خردمند	کہ فرزندانِ ناہموار زایند

حکایت : طفل بودم کہ بزرگے را پرسیدم از بلوغ گفت در کتب مسطور ست کہ سہ نشان دارد یکے پانزدہ سالگی و دوم احتلام و سوم برآمدنِ موئے زہار امّا در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکہ در رضائے خدائے عزّ و جل بیش ازاں باشی کہ در بندِ حظِ نفسِ خویش و ہر کہ درو ایں صفتہا موجود نیست نزدِ محقّقاں بالغ نشمارندش ۔

سفرہ ۔ دعوت ۔ محلّت ۔ محلہ گذشتم ۔ گذرا ۔ چگونگی کسی طرح ۔ خمر ۔ شراب ۔ عربدہ [illegible] زنداں ۔ قید ۔ شحنہ کوتوال ریختہ ۔ گرا ہوا ۔ میاں درمیاں گریختہ ۔ بھاگ گیا ۔ نائی نگلا ۔ [illegible] ۔ ہتھکڑی حاجت ۔ دعا ۔ خواستہ ۔ مانگی ہیں ۔ ۔ ہے ۔ باردار حاملہ مار زایند ۔ سانپ جنیں ناہموار ۔ نالائق حکایت اس کا مقصد ۔ [illegible] طفل ۔ بچہ ۔ بلوغ ۔ بالغ ہونا یعنی بچپن ختم ہو جوانی شروع ہو ۔ مسطور ۔ لکھا ہوا ۔ پانزدہ سالگی ۔ پندرہ سال کا ہونا ۔ احتلام ۔ خواب دیکھنا حظِ نفس ۔ حصہ نفس بند ۔ فکر یعنی نیند میں دیکھنا کہ جمع کر رہا ہوں ۔ موئے زہار ناف کے نیچے کے بال ۔ رضائے خدا ۔ اپنی خواہشات پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دینا عزّ ۔ برتر ۔ جل ۔ علیٰ ۔ بیش ۔ زیادہ ۔ باشی ۔ ہوگا ۔ کہ انسان کو اخلاص حاصل کرنا ازحد ضروری ہے ۔

قطعه

بصورت آدمی شد قطرهٔ آب	که چل روزش قرار اندر رحم ماند
وگر چل ساله را عقل و ادب نیست	به تحقیقش نشاید آدمی خواند

قطعه

جوانمردی و لطف ست آدمیت	همیں نقش هیولانی مپندار
هنر باید که صورت میتواں کرد	بایوانها در از شنگرف و زنگار
چو انسان را نباشد فضل و احسان	چه فرق از آدمی تا نقش دیوار
بدست آوردنِ دنیا هنر نیست	یکے را گر توانی دل بدست آر

حکایت [۱۲] : سالے نزاعے میانِ پیادگانِ حجّاج افتاده بود و داعی هم دراں سفر پیاده بود انصاف در سرِ روی هم افتادیم و دادِ فسوق و جدال دادیم کجاوه نشینے را دیدم که با عدیلِ خویش میگفت یا للعجب پیادهٔ عاج عرصهٔ شطرنج را بسری برد فرزین میشود یعنی به ازاں میشود که بود و پیادگان حاج بادیه را بسر بردند و بتر شدند۔

قطعه

از من بگوی حاجیِ مردم گزائے را	کو پوستینِ خلق بآزار می درد

قطرۂ آب منی۔ چہل ساله۔ چالیس سال نو آید چاہیے نقش هیولانی گوشت اور پوست سب انسان برابر نہیں ہے میتواں کرد بنائی جاسکتی ہے بایوانہا محلوں پر شنگرف و زنگار ہے زنگار رنگ کا نام ہے حکایت [۱۲] اس کا مقصد یہ ہے کہ بہت دور سفر کر کے یا جنگل طے کر کے کعبہ شریف حاضری دینے کا نام حج نہیں اگر تکلیف اٹھانے کا نام حج ہے تو حاجی کا اونٹ پہلے حاجی ہے اس لئے کہ اس نے سامان اٹھا کر سفر کیا۔ سالے ایک سال نزاعے جھگڑا میاں درمیان پیادگان حجاج پیدل حج کرنے والے داعی دعاگو یعنی شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بہم ہم افتادیم۔ ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے لگے فسوق گالی جدال لڑائی۔ عدیل۔ ہم وزن یعنی اونٹ کے دائیں بائیں آدمی بیٹھتے ہیں ان کو ایک دوسرے کا عدیل کہتے ہیں۔ عجب۔ عجب بات۔

عاج ہاتھی۔ عرصۂ میدان۔ شطرنج کھیل کا نام ہے فرزیں میشود چھوٹا رتبہ ہے حاج۔ حاجی بادیۂ جنگل۔ مردم گزائے لوگوں کو ستانے والا

حاجی تو نیستی شترست از برائے آنکہ | بیچارہ خار میخورد و بار می برد

حکایت [۱۳]: ہندوئے نفط اندازی می آموخت حکیمے گفت ترا کہ خانہ نئین ست بازی نہ اینست

بیت

تا ندانی کہ سخن عین صوابست مگو | آنچہ دانی کہ نہ نیکوش جوابست مگو

حکایت [۱۴]: مردے را چشم درد خاست پیش بیطارے رفت تا دوا کند بیطار از انچہ در چشم چہار پایاں میکرد در دیدۂ او کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت برو ہیچ تاوان نیست اگر ایں خر نبودے پیش بیطار نرفتے مقصود ازیں سخن آنست تا بدانی کہ ہر کہ ناآزمودہ را کار بزرگ فرماید با آنکہ ندامت برد بنزدیک خردمنداں بخفتِ رای منسوب گردد۔

قطعہ

ندہد ہوشمند روشن رای | بفرومایہ کارہائے خطیر
بوریا باف گرچہ بافندہ است | نبرندش بکارگاہِ حریر

حکایت [۱۵]: یکے از بزرگاں ائمہ را پسرے وفات یافت پرسیدند کہ بر صندوقِ گورش چہ نویسیم گفت آیاتِ کتابِ مجید را عزت بیش

حاجی تو نہیں شتر ست۔ تو حاجی نہیں تیرا اونٹ ہے حکایت [۱۳] اس کا مقصد یہ ہے کہ موقع محل دیکھ کر بات کرنی چاہیے اسی طرح جو کام شتر ست کریں تو اس کا بھی موقع محل دیکھ لینا چاہیے۔ ہندوے کافر غلام لفظ انداز ی یہ ایک قسم کا روغن ہوتا ہے کہ اگر پانی میں ڈال دیں تو پانی کو بھی آگ لگ جاتی ہے لڑنے کے وقت ایسے شیشوں میں بھر کر دشمن پہ پھینکتے ہیں جسم پہ پڑنے سے بدن جل جاتا ہے آموخت سیکھتا۔ خانہ۔ گھر بازی نہ اینست۔ کھیل تیرے لائق تا ندانی جب تک تو نہ جانے آنچہ دانی وہ جو جانتا ہے مگو۔ نہ کہہ حکایت [۱۴] اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان ہر کام کا ماہر نہیں ہوتا کام سپرد کرنے سے پہلے اس کی اہلیت دیکھنا چاہیے جس کو اہلیت ہو اس کے سپرد کریں مردے احمق۔ بیوقوف درد خاست درد اٹھا۔ بیطار ڈاکٹر چوپایوں کا چہار پایاں جانور او کشید۔ ڈال دیا کور شد۔ اندھا ہو گیا۔ حکومت انصاف۔ داور۔ حاکم۔ قاضی۔ ہیچ۔ کچھ۔ تاوان۔ جرمانہ خر۔ گدھا کار بزرگ بڑا کام ندامت۔ شرمندگی۔ خفت رای کم عقلی ندہد۔ نہیں دیتا۔ فرومایہ کمینہ کارہائے خطیر بڑے کام بوریا باف بوریا بنانے والا بافندہ بننے والا کارگاہ کارخانہ حریر ریشمی کپڑا حکایت [۱۵] اس کا مقصد یہ ہے کہ قبروں پہ قرآن پاک لکھنا اچھا نہیں کیوں کہ بے ادبی ہوتی ہے ائمہ۔ جمع امام پیشوا وفات یافت فوت ہو

ازاں ست کہ روا باشد بر چنیں جایگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد وخلائق بروگذرند وسگان بروشاشند اگر بضرورت چیزے نویسند ایں بیت کفایت میکند۔

قطعہ

وہ کہ ہر گہ کہ سبزہ در بستان	بدمیدے چہ خوش بدے دلِ من
بگذرای دوست تا وقتِ بہار	سبزہ بینی دمیدہ بر گلِ من

حکایت [۲] : پارسائے بریکے از خداوندانِ نعمت گذر کرد کہ بندہ رادست وپائے بستہ عقوبت ہمیکرد گفت اے پسر ہمچو تو مخلوقے را خدائے عزّ وجلّ اسیرِ حکمِ تو گردانیدہ است وترا بروے فضیلت دادہ شکرِ نعمتِ باری تعالیٰ بجا آر وچندیں جفا بروے مپسند نباید کہ فردائے قیامت بہ از تو باشد وشرمساری بری۔

مثنوی

بر بندہ مگیر خشم بسیار	جورش مکن ودلش میازار
اورا تو بدہ درم خریدی	آخر نہ بقدرت آفریدی
ایں حکم وغرور وخشم تاچند	ہست از تو بزرگتر خداوند

روا جائز نوشتن لکھنا۔ روزگار زمانہ سودہ گھس جائے گی۔ خلائق جمع خلق مخلوق۔ سگان کتا۔ شاشند پیشاب کرنا۔ کفایت۔ کافی بستان باغ بدمیدے۔ اگتا تھا۔ گل۔ مٹی حکایت [۲] اس کا مقصد یہ ہے کہ مالدار کو نوکروں کی تھوڑی تھوڑی غلطیوں کو معاف کردینا چاہئے سخت سزا نہ دینی چاہئے پارسا۔ پرہیزگار خداوندانِ نعمت آقا۔ بندہ غلام عقوبت۔ سزا اسیر۔ قید گردانیدہ بنا دیا ہے جفا۔ ظلم۔ مپسند پسند۔ فردا۔ کل قیامت مگیر۔ نہ کر خشم۔ غصہ بسیار زیادہ۔ میازار نہ دکھا درم درم معمولی قیمت خریداری خریدار آفریدی۔ پیدا۔ چند۔ کب تک

اے خواجۂ ارسلان و آغوش | فرمان دہ خود مکن فراموش

در خبرست از سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت بزرگترین حسرتے در روزِ قیامت آں بود کہ بندۂ صالح را بہ بہشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ

قطعہ

بر غلامے کہ طوعِ خدمتِ تست | خشم بیحد مراں و طیرہ مگیر
کہ فضیحت بُوَد بروزِ شمار | بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

حکایت ۲۷: سالے از بلخ بامیانم سفر بود و راہ از حرامیاں پُر خطر جوانے ببدرقہ ہمراہ ما شد سپر باز چرخ انداز سلحشور بیش زور کہ دہ مرد توانا کمان اورا بزہ نکردندے و زور آوران روئے زمین پُشت اورا در مصارعت بزمین نیاوردندے امّا چنانکہ دانی متنعّم بود و سایہ پروردہ نہ جہاں دیدہ و سفر کردہ رعدِ کوسِ دلاوراں بگوشش نرسیدہ و برقِ شمشیرِ سواراں ندیدہ۔

شعر

نیفتادہ در دستِ دشمن اسیر | بگردش نباریدہ بارانِ تیر

اتّفاقاً من و ایں جواں ہر دو در پے ہم دواں ہر دیوارِ قدیمش

ارسلان اس کا لغوی معنی شیر پھاڑنے والا لیکن یہ غلاموں کا نام رکھا جاتا ہے۔ آغوش گود۔ زمان دہ۔ حکم دینے والا فراموش بھولنا۔ خبر۔ حدیث پاک۔ فاسق۔ بدکار۔ طوع۔ فرمانبرداری طیرہ۔ غصہ۔ مگیر۔ نہ لے۔ فضیحت رسوائی۔ حکایت ۲۷ اس کا مقصد یہ ہے۔ بڑے اور مشکل کام ناتجربہ کاروں کے سپرد نہ کرنا چاہیے ورنہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ بلخ۔ خراسان کے مشہور شہر کا نام ہے۔ بامیان۔ علاقہ کا نام ہے۔ بلخ اور غزنین کے درمیان ہے۔ حرامیان۔ ڈاکو۔ بدرقہ رہبر۔ سپر۔ ڈھال۔ چرخ کمان۔ سلحشور۔ سپاہی۔ بیش زور۔ پہلوان۔ دہ مرد توانا کمان۔ دس طاقتور اس کی کمان کو چڑھا نہ سکتے۔ پشت بیٹھ۔ مصارعت۔ کشتی لڑنا (۲۸) بزمین نیاوردندے۔ زمین پر نہ لگا سکتے۔ متنعم۔ نازپرور پروردہ پرورش پائی۔ رعدِ کوس۔ نقارے کی گرج۔ دلاوراں۔ بہادر۔ بگوشش۔ ساتھ کانوں اس کے۔ نرسیدہ نہ پہنچی برقِ شمشیر۔ تلوار کی چمک۔ سواراں۔ سوار۔ نیفتادہ۔ جنگ نہ آزمائی تھی نباریدہ نہ برسا باراں۔ مینہ ورقے۔ پیچھے دواں دوڑتے

که پیش آمدے بقوتِ بازو بیفگندے وہر درختِ عظیم که دیدے
به نیروئے سر پنجه برکندے وتفاخر کناں گفتے۔

بیت

پیل کوتا کتف وبازوئے گرداں ببیند | شیر کوتا کف وسرپنجهٔ مرداں ببیند

ما دریں حالت که دو ہندو از پسِ سنگے سر برآوردند وآہنگِ
قتالِ ما کردند بدست یکے چوبے ودر بغلِ دیگر کلوخ کوبے
جوان را گفتم چه پائی که دشمن آمد۔

بیت

بیار آنچه داری ز مردی وزور | که دشمن بپائے خود آمد بگور

تیر وکماں را دیدم از دست جواں افتاده ولرزه بر استخواں۔

فرد

نه ہر که موی شگافد بتیرِ جوشن خای | بروزِ حملهٔ جنگ آوراں بدارد پای

چاره جز آں ندیدم که رخت وسلاح وجامه رہا کردیم وجاں بسلامت بدر
آوردیم۔

قطعه

بکارہائے گراں مرد کاردیده فرست | که شیر شرزه در آرد بزیرِ خمِ کمند

(۱) قوت: طاقت؛ بیفگندے: گرا دیتا ہے۔ نیرو: طاقت۔ تفاخر: فخر کرنا۔ پیل: ہاتھی۔ کو: کہاں۔ کتف: مونڈھا۔ گرداں: جمع گرد پہلوان۔ کف: ہتھیلی۔ ہندو: چور۔ سنگے: پتھر۔ آہنگ: ارادہ۔ قتال: قتل۔ چوبے: ڈنڈا۔ کلوخ: ڈھیلا۔ کوبے: مار دیا۔ چه پائی: کھڑا کیا۔ (۲) بیار: دکھا۔ لرزه: کانپنا۔ استخواں: ہڈی۔ شگافد: توڑنے والا یعنی بال پر نشانہ نہ مارے۔ جوشن خای: چھید ڈالے۔ آوراں: تجربہ کار۔ بدارد: رکھتا ہے۔ چاره: تدبیر۔ جز: سوائے۔ رخت: سامان۔ سلاح: ہتھیار۔ جامه رہا کردیم: کپڑے چھوڑے ہم نے۔ بدر: باہر۔ گراں: بھاری۔ فرست: بھیج۔ شرزه: غضبناک۔ آرد: لے گا۔ بزیر خم: نیچے خم کے

جواں اگرچہ قوی یال[۱] و پیلتن شد | بہ جنگِ دشمنش از ہول بگسلد پیوند
نبرد پیشِ مصاف آزمودہ معلوم ست | چنانکہ مسئلہ شرع پیشِ دانشمند

حکایت[۱۸]: توانگر زادہ را دیدم بر سرِ گورِ پدر نشستہ و با درویش بچہ مناظرہ در پیوستہ کہ صندوقِ تربتِ ما سنگین ست وکتابہ رنگین و فرشِ رخام انداختہ وخشتِ پیروزہ درو ساختہ بگورِ پدرت چہ ماند[۲] خشتے دو فراہم نہادہ و مشتے دو خاک بروپاشیدہ درویش پسر ایں بشنید وگفت تا پدرت در زیر آں سنگہائے گراں برخود بجنبد پدرِ من بہ بہشت رسیدہ بود۔

فرد

خر کہ بروے نہند کمتر بار | بیشک آسودہ ترکند رفتار

قطعہ

مردِ درویش کہ بارِ ستمِ فاقہ کشید | بدرِ مرگ ہمانا کہ سبکبار آید
وآنکہ در دولت و در نعمت آسانی زلیست | مردنش زیں ہمہ شک نیست کہ دشوار آید
بہمہ حال اسیرے کہ ز بندے بجہد | خوشتر ست ز اں امیرے کہ گرفتار آید

حکایت[۱۹]: بزرگے را پرسیدم از معنی ایں حدیث اَعدیٰ

---

(۱) قوی یال، طاقتور بازو۔ پیلتن، ہاتھی جیسے جسم والا ہول، خوف، گسلا پیوند: باؤں ڈھیلے ہوجاتے ہیں نبرد: لڑائی۔ مصاف: میدان جنگ؛ دانش مند: عقلمند۔

حکایت[۱۸]: خلاصہ یہ کہ فقرا دُنیاوی پریشانیوں پر صبر کرتے ہیں آخرت میں امیر لوگوں سے بہتر ہوں گے توانگرزادہ: دولت مند کا لڑکا نشستہ: بیٹھا تھا مناظرہ: بحث کرنا۔ پیوستہ: ہمیشہ تربت: قبر۔ سنگین۔ پتھر رخام: سنگِ مرمر۔ انداختہ بچھا ہوا۔ خشت: اینٹیں۔ پیروزہ: سبز رنگ کا پتھر۔ ساختہ لگی ہوئی۔ (۲) چہ ماند کیا مشابہت۔ فراہم نہادہ: جمع کرکے رکھ دیں۔ مشتے: مٹھی: پاشیدہ: چھڑک۔ خر: گدھا۔ نہند۔ لادتے ہیں آسودہ: آرام۔ ستم۔ ظلم۔ فاقہ کشید: بھوک کھینچی۔ درِ مرگ: موت کا دروازہ۔ ہمانا: یقیناً۔ سبکبار: ہلکا بار۔ زیست گزارنی۔ بہمہ حال: ہر حالت میں۔ اسیر: قید۔ بند۔ قید۔ بجہد: چھوٹے۔ حکایت[۱۹] مقصد یہ ہے کہ انسان کا سب سے زیادہ دشمن نفس ہے جتنا اس کی خاطر تواضع کی جائے اتنا زیادہ دشمنی کرتا ہے۔

عدوک نفسک التی بین جنبیک گفت بحکم آنکہ ہر آن دشمنے کہ با وے احسان کنی دوست گردد مگر نفس راچندانکہ مدارا بیش کنی مخالفت زیادہ کند۔

قطعہ

فرشتہ خوی شود آدمی بکم خوردن | وگر خورد چو بہائم بیوفتد چو جماد
مراد ہر کہ برآری مطیع امر تو گشت | خلاف نفس کہ فرماں دہد چو یافت مراد

حکایت ۲۰

جدال سعدی با مدعی در بیانِ توانگری و درویشی

یکے بر صورتِ درویشاں نہ بر صفتِ ایشاں در محفلے دیدم نشستہ و شنعتے در پیوستہ و دفتر شکایت باز کردہ و ذم توانگراں آغاز نہادہ سخن بدینجا رسانیدہ کہ درویش را دستِ قدرت بستہ است و توانگراں را پایۓ ارادت شکستہ

بیت

کریماں را بدست اندر درم نیست | خداوندانِ نعمت را کرم نیست

مرا کہ پروردۂ نعمتِ بزرگانم این سخن سخت آمد گفتم اے یار توانگراں دخل مسکیناںند و ذخیرۂ گوشہ نشیناں و مقصد زائراں و کہف

(۱) اعداء عدوک الخ۔ دشمنوں میں سب سے زیادہ دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوں میں ہے۔ مدارا: خاطر، تواضع فرشتہ خوی: فرشتہ عادت کم خوردن: تھوڑا کھانا۔ بہائم جمع بہیمہ۔ چوپایہ۔ جماد: پتھر۔ برآری: پوری مطیع: تابعدار۔ امیر۔ حاکم۔ گشت: ہوگا۔ حکایت ۲۰ خلاصہ یہ کہ نہ سب دولت مند نیک ہوتے ہیں نہ سب غریب برے۔ (۲) جدال: جھگڑا۔ مدعی: دعوی کرنے والا۔ توانگر دولت مند۔ درویشی: فقیر شنعت: برائی۔ پیوستہ ہمیشہ۔ ذم: مذمت۔ بدیں جارسانیدہ: انبار لگائے ہوئے ارادت: ارادہ تیرا۔ شکستہ: ٹوٹا ہوا۔ (۳) کریما جمع کریم سخی۔ اندر: زیادہ۔ سخت آمد: گراں گذری۔ دخل: آمدنی۔ مسکیناںند جمع مسکین۔ ذخیرہ کسی چیز کو جمع کرنا۔ گوشہ نشیناں: علیحدگی میں بیٹھنا۔ مقصد: مطلب: زائران: جمع زائر۔ زیارت کرنیوالے۔ کہف: پناہ گاہ۔

مسافراں و متحمل بارِ گراں از بہر راحتِ دگراں دست بطعام آنگہ برند کہ متعلقان و زیردستاں بخورند و فضلۂ مکارمِ ایشاں بہ ارامل و پیراں و اقارب و جیراں رسد

نظم

توانگراں را وقف ست و نذر و مہمانی | زکوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی
تو کے بدولتِ ایشاں رسی کہ نتوانی | جز ایں دو رکعت و آنہم بصد پریشانی

اگر قدرتِ جود ست و اگر قوتِ سجود توانگراں را بہتر میسر مے شود کہ مالِ مزکی دارند و جامۂ پاک و عرض مصئون و دل فارغ و قوتِ طاعت در لقمۂ لطیف است و صحتِ عبادت در کسوتِ نظیف پیدا است کہ از معدۂ خالی چہ قوت آید و از دستِ تہی چہ مروت و از پائے بستہ چہ سیر و از دستِ گرسنہ چہ خیر۔

قطعہ

شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید | نبود وجہ بامدادانش
مور گرد آورد بتابستاں | تا فراغت بود زمستانش

فراغت با فاقہ نہ پیوندد و جمعیت در تنگدستی صورت نہ بندد یکے تحریمہ

را متحمل: اٹھانے والا۔ بارگراں بوجھ۔ برند: لے گیا متعلقاں تعلق والے۔ زیردستاں: کمزور۔ فضلہ: بچا ہوا مکارم خوبیاں۔ ارامل: جمع ارمل بیوہ۔ اقارب: جمع اقرب رشتہ دار۔ جیراں: جمع جار پڑوسی۔ وقف: جو چیز اللہ تعالیٰ کے نام کر دی جائے۔ نذر: منت۔ اعتاق: غلام آزاد کرنا۔ ہدی: قربانی کا جانور۔ رسی: پہنچا۔ میسر حاصل۔ (۲) مال مزکی: پاک کیا ہوا مال۔ عرض: قانون۔ عین کی زبر پڑھیں گے تو معنیٰ عزت ہوگا۔ مصئون: محفوظ فارغ: فکر سے خالی۔ لقمہ لطیف: پاکیزہ مال کا نوالہ کسوت: لباس۔ نظیف و پاک۔ معدہ خالی: خالی پیٹ (۳) تہی: خالی۔ مروت: انسانیت گرسنہ: بھوکا۔ پراگندہ پریشان۔ خسپد: سونا۔ پدید: ظاہر۔ وجہ: خرچ۔ مور گرد آورد: چیونٹی گرمی کے موسم میں ذخیرہ جمع کرتی ہیں۔ فراغت: اطمینان۔ زمستان: سردی۔ فاقہ: بھوکا۔ پیوندد: جوڑ لگانا۔ جمعیت: اطمینان۔ تنگدستی۔ مفلسی۔ تحریمہ: ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہنا۔

عشا[1] بستہ و دیگرے منتظرِ عشا نشستہ ہرگز ایں بداں کے ماند

بیت

پراگندہ روزی پراگندہ دل	خداوندِ روزی بحق مشتغل

پس عبادتِ ایشاں بقبول نزدیک تر است کہ جمعند حاضر نہ پریشان و پراگندہ خاطر اسباب معیشت ساختہ و بہ اورادِ عبادت پرداختہ عرب گوید اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ وَجِوَارِ مَنْ لَا یُحِبُّ[2] در خبر ست اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ گفت ایں شنیدی و آں نشنیدی کہ فرمودہ اند اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ گفتم خاموش کہ اشارت سیّد عالم علیہ السّلام بفقر طائفہ ایست کہ مردِ میدانِ رضا اند و ہدفِ تیرِ قضا نہ اینان کہ خرقۂ ابرار پوشند و لقمۂ ادرار فروشند۔

رباعی

بے توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیچ	اے طبل[3] بلند بانگ در باطن ہیچ
تسبیح ہزار دانہ در دست مپیچ	روئے طمع از خلق بہ پیچ ار مردی

درویش بے معرفت نیارامد تا کارش بکفر نینجامد کہ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا و نشاید جز بوجود نعمت برہنہ را پوشیدن یا در

(۱) عشا: عین کی زیر نماز عشاء۔ منتظر: انتظار کرنیوالا۔ عشا: عین کی زیر شام کا کھانا۔ خداوند: بادشاہ: روزی دینے والا۔ مشتغل: پراگندہ: پریشان۔ جمعند: اطمینان خاطر: دل۔ معیشت: گزران۔ ساختہ: بنا۔ اوراد: جمع ورد وظیفہ۔ پرداختہ: مشغول۔

(۲) اعوذ باللہ: میں اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہتا ہوں اس افلاس سے جو اندھا کر دیتا ہے اور اس آدمی کے پڑوس سے جو محبت نہیں کرتا۔ الفقر: فقیری دونوں جہاں کی روسیاہی ہے۔ الفقر فخری: فقیری میرا فخر ہے۔ ہدف: تیر نشانہ پر۔ قضا: خدائی فیصلہ۔ خرقہ: گدڑی۔ ابرار: نیک۔ ادرار: روز کا وظیفہ۔ فروشند: بیچتے ہیں

(۳) طبل: نقارہ: باطن: پیٹ۔ بے توشہ: بغیر سفری سامان کے۔ بسیچ: سفر۔ طمع: لالچ۔ بہ پیچ: پھیر لے۔ مپیچ: پھیر۔

بے معرفت: جس کو اللہ تعالیٰ کی پہچان نہ ہو۔ کفر نینجامد: کفر سے نہ مل جائے۔ کاد الفقر: قریب ہے فقیری کفر ہو جائے۔ برہنہ: ننگا کو۔ پوشیدن: پہنانا:

استخلاص گرفتارے کوشیدن ابنائے جنس مارا مرتبۂ ایشان کہ رساند
ویدِ علیا بیدِ سُفلیٰ چہ ماند نہ بینی کہ حق جلّ ثناوہ در محکم تنزیل از نعیم اہل
بہشت خبر میدہد اُولٰئِکَ لَہُم رِزْقٌ مَعلُوم

فرد

تشنگاں را نماید اندر خواب | ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب

حالے کہ من ایں سخن بگفتم عنانِ طاقتِ درویش از دستِ تحمل
برفت تیغ زباں برکشید واسپ فصاحت بمیدانِ وقاحت
جہانید وگفت چنداں مبالغت در وصفِ ایشاں کردی وسخنہائے
پریشاں گفتی کہ وہم تصور کند کہ تریاق اند یا کلیدِ خانۂ ارزاق
مشتے متکبر مغرور معجب نفور مشتغل مال ونعمت ومفتتن جاہ و
ثروت کہ سخن نگویند الا بشفاعت ونظر نکنند الا بکراہت علما را
بگدائی منسوب کنند وفقرا را بے سروپائی طعنہ زنند بعلتِ مالے
کہ دارند وعزتِ جاہی کہ پندارند برتر ہمہ نشینند نہ آں در سر
دارند کہ بکسے بردارند بے خبر از قولِ حکیماں کہ گفتہ اند ہر کہ بطاعت
از دیگراں کم است وبہ نعمت بیش بصورت توانگر است وبمعنی درویش

(۱) استخلاص: چھڑانا۔ کوشیدن: کوشش۔ ابنائے: جمع ابن بمعنی اولاد۔ یدِ علیا: اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا ہاتھ اونچا ہو۔ یدِ سفلیٰ: نچلا ہاتھ یعنی لینے والے کا ہاتھ نیچے ہو۔ جلّ ثناؤہ: بلند تعریف اس کی۔ محکم: مضبوط۔ تنزیل: قرآن پاک۔ نعیم: نعمت۔ اولٰئک: وہ لوگ جس کا رزق مقرر ہے۔ تشنگاں: جمع تشنہ پیاسا۔ چشمۂ آب: پانی کا چشمہ (۲) عناں: باگ۔ تحمل: برداشت۔ تیغ: تلوار۔ برکشید: کھینچی۔ اسپ: گھوڑا۔ فصاحت: خوش بیانی۔ وقاحت: بے شرمی۔ مبالغت: زیادتی۔ تصور: خیال۔ تریاق: دوا کا نام ہے۔ کلید: چابی۔ تالی۔ ارزاق: جمع رزق۔ مشتے: ایک مٹھی یعنی تھوڑے سے۔ متکبر: بڑائی کرنے والے (ودڑائی)
معجب: خود پسند۔ نفور: نفرت کرنے والے۔ مفتتن: فتنہ میں مبتلا۔ جاہ: مرتبہ۔ ثروت: مالداری۔ الا: مگر۔ (۳)
شفاعت: سفارش۔ گدائی: فقیری۔ بے سروپائی: بغیر سر وسامان۔ طعنہ زنند: عیب نکالنا۔ علت: بیماری۔ جاہی: مرتبہ
پندارند: خیال۔ نہ آں در سر دارند: اُن کو خیال نہ آیا۔ طاعت: عبادت۔

بیت

گر بے ہنر بمال کند کبر[1] بر حکیم | کونِ خرش شمار اگر گاوِ عنبر ست

گفتم مذمتِ اینان روا مدار کہ خداوندِ کرم اند گفت غلط گفتی کہ بندۂ درم اند چہ فائدہ کہ ابرِ آذار اند و نمی بارند و چشمۂ آفتاب اند و بر کس نمی تابند و بر مرکبِ استطاعت سوار اند و نمیرانند قدمے بہرِ خدا ننہند و درمے بے منّ و اذٰی ندہند مالے بمشقت فراہم آرند و بخست نگاہ دارند و بحسرت بگذارند چنانکہ بزرگاں گفتہ اند سیمِ بخیل از خاک وقتے بر آید کہ وے در خاک رود

شعر

برنج و سعی کسے نعمتے بچنگ[2] آرد | دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد

جواب گفتمش بر بخلِ خداوندانِ نعمت وقوف نیافتہ الّا بعلتِ گدائی وگرنہ ہر کہ طمع یکسو نہد کریم و بخیلش یکے نماید محکِ اند کہ زر چیست وگدا داند کہ ممسک کیست گفتا بتجربت آن میگویم کہ متعلقان بر در دارند و غلیظانِ شدید را برگمارند تا بارِ عزیزاں ندہند و دستِ جفا بر سینۂ صالحان و اہلِ تمیز نہند و گویند کس اینجا نیست و

(۱) کبر: غرور۔ کونِ خرش: گدھے کی شرمگاہ۔ گاوِ عنبر: عنبر کی گائے۔ مذمت: برائی۔ روا: جائز۔ مدار: نہ رکھ۔ آذار: موسم بہار کا مہینہ۔ نمی بارند: برستے نہیں ہیں۔ اندوہ: غم۔ مرکب: سواری۔ استطاعت: طاقت۔ نمیرانند: چلاتے ہیں۔ ننہند: نہیں رکھتے۔ منّ: احسان۔ اذٰی: تکلیف۔ ندہند: نہیں دیتے۔ مشقت: تکلیف۔ فراہم آرند: جمع کرنا۔ خست: کنجوسی۔ حسرت: افسوس۔ سیمِ بخیل: بخیل کا روپیہ۔ (۲) سعی: کوشش۔ بچنگ آرد: حاصل کرتا ہے۔ بردارد: اٹھاتا ہے۔ وقوف: اطلاع۔ نیافتہ: نہ پائی۔ طمع یکسو نہد: لالچ نہیں کرتا۔ محک: کسوٹی۔ ممسک: بخیل۔ متعلقان: نوکر۔ غلیظان: جمع غلیظ۔ شدید: سخت۔ گمارند: کھڑا کرتے ہیں۔ عزیزاں: جمع عزیز غالب

جفا: ظلم۔ بر سینہ: اوپر سینہ کے۔ صالحان: جمع صالح یعنی نیک لوگ۔ ننہند: نہیں رکھتے۔

بحقیقت راست گفتہ باشند

بیت

آنرا کہ عقل و ہمت و تدبیر و رای نیست | خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرای نیست

گفتم بعد ازاں کہ از دستِ متوقعاں بجاں آمدہ اند و از رقعہ گدایاں بفغاں و محالِ عقل ست کہ اگر ریگِ بیاباں دُر شود چشمِ گدایاں پر شود۔

شعر

دیدۂ اہلِ طمع بہ نعمتِ دنیا | پُر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم

ہر کجا سختی دیدہ تلخی کشیدہ را بینی خود را بہ شرہ در کارہائے مخوف اندازد و از عقوبتِ آخرت نہ ہراسد و حلال از حرام نشناسد

قطعہ

سگے را اگر کلوخے برسر آید | ز شادی برجہد کاں استخوانے ست
وگر نعشے دو کس بر دوش گیرند | لئیم الطبع پندارد کہ خوانے ست

اما صاحبِ دنیا بعینِ عنایتِ حق ملحوظ ست و بحلال از حرام محفوظ من ہماں انگار کہ تقریر ایں سخن نگفتم و بیان و برہان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم کہ ہرگز دیدی دستِ دغائی بر کتف بستہ یا

(۱) باشند: ہیں۔ آنرا: جس کے سرا: گھر۔ متوقعاں: امیدوار فغاں: فریاد۔ محال: مشکل ریگ بیاباں دُر شود: جنگل کی ریت موتی ہوجاتی۔ چشم گدایاں پُر شود۔ فقیروں کی نگاہ سیر ہوجائے۔ طمع: لالچ چاہ: کنواں۔ شرہ: حرص کارہائے مخوف: خطرناک کام۔ اندازد: ڈال دیں عقوبت: عذاب: ہراسد: نہ ڈرے۔ کلوخ: ڈھیلا ز شادی برجہد: خوشی سے اچھل پڑا۔ استخواں:۔ ہڈیاں۔ نعش: لاش دوش: کندھے۔ گیرند: اٹھائیں۔ لئیم الطبع: کمینہ پندار: نصیحت: عین عنایت: اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم۔ ہماں انگار: یہ خیال کرکے: برہان: دلیل۔ توقع دارم: امید رکھتا ہوں میں۔ ہرگز دیدی: کبھی تونے دیکھا ہے۔ دغائی: دھوکہ بازی۔ کتف بستہ: مقید:۔

بینوائے بزندان در نشسته یا پردہ معصومے دریدہ یا کفے از معصم بریدہ الّا بعلّت درویشی شیر مرداں را بحکمِ ضرورت در نقبہا گرفته اند و کعبہا سفته و محتمل ست اینکه یکے را از درویشاں نفسِ امّارہ مرادے طلب کند چوں قوّتِ احصانش نباشد بعصیاں مبتلا گردد که بطن و فرج توامِ اند یعنی دو فرزند یک شکم ما دامِ که ایں یکے برجائے است آں دیگر برپای شنیدہ ام که درویشے را با حدثے بر خبثے بدیدند با آنکه شرمساری بردبیمِ سنگساری بود گفت اے مسلماناں قوّت ندارم که زن کنم و طاقت نه که صبر چه کنم لا رہبانیة فی الاسلام و از جملۂ مواجبِ سکون و جمعیّت درون که توانگراں را میسّر می شود یکے آنکه ہر شب صنمے در بر گیرند و ہر روز جوانی از سر که صبحِ تاباں را دست از صباحتِ او بر دل و سروِ خراماں را پای از خجالتِ او در گِل۔

بیت

بخونِ عزیزاں فرو بردہ چنگ | سرِ انگشتہا کردہ عناب رنگ
محال ست که با حُسنِ طلعتِ او گردِ مناہی گردد یا رائے تباہی زند

را، بے نوا: غریب۔ زنداں قید، معصوم: بے گناہ۔ دریدہ کاٹا ہوا۔ کف: ہتھیلی معصم پہنچا۔ بریدہ: کٹا ہوا۔ الّا: مگر علت: سبب، شیر مرداں: بہادر کعبہا سفته: ٹخنہ بندھا ہوا ہو۔ جو ملزم ہوتا ہے اس کے پاؤں میں سوراخ کر دیا جاتا ہے۔ محتمل: گمان نفس امّارہ: نفس سرکش خواہشات کی طرف بلانے والے۔ احصان پاک دامنی، عصیاں: گناہ۔ بطن پیٹ (۲)، فرج: شرمگاہ۔ توام جوڑواں۔ ما دام: ہمیشہ۔ آں دیگر: وہ دوسرا۔ با حدثے لڑکا جوان۔ خبث: ناپاک۔ یعنی بدفعلی۔ بیم: خوف سنگساری، سنگسار ہونا۔ (۳)، لا رہبانیة اسلام ترک دنیا نہیں نہیں سکھاتا مواجب: جمع موجب۔ سبب درون: مالدار۔ صنم: معشوق برگیرند: بغل میں لیتے ہیں۔ ہر روز جوانی از سر: ہر دن نئی جوانی حاصل کرتا ہے۔ صبح تاباں: صبح روشن۔ صباحت: خوبصورتی۔ خراماں: ناز سے چلنا۔ خجالت: شرمندگی۔ گل: کیچڑ عزیزاں: جمع عزیز۔ غالب۔ فرو بردہ چنگ: عاجز رہے چنگل میں۔ سر انگشتہا۔ انگلیوں کے سر۔ یعنی پورے عناب: خوشبو کی قسم ہے۔ محال: مشکل۔ طلعت۔ صورت۔ مناہی: خلاف شرع کام۔

شعر

ولے کہ حورِ بہشتی ربود و یغما کرد	کے التفات کند بر بتانِ یغمائی

شعر

مَنْ کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ مَا اشْتَہٰی رُطَبٌ	یُغْنِیْہِ ذٰلِکَ مِنْ رَجْمِ الْعَنَاقِیْدِ

اغلب تہیدستاں دامنِ عصمت بمعصیّت آلایند و گرسنگاں نان ربایند۔

بیت

چوں سگِ درندہ گوشت یافت نپرسد	کیں شترِ صالح ست یا خرِ دجّال

چہ مایہ مستوراں بعلّتِ درویشی در عین فساد افتادہ اند و عرضِ گرامی را بباد زشت نامی برباد دادہ۔

فرد

با گرسنگی قوّتِ پرہیز نماند	افلاس عناں از کفِ تقویٰ بستاند

آنکہ گفتی در بروئے مسکینان بہ بندد حاتم طائی کہ بیاباں نشیں بود اگر شہری بودے از جوشِ گدایاں بیچارہ شدے و جامہ برو پارہ کردندے چنانکہ در طیبات آمدہ است

شعر

در من منگر تا دگراں چشم ندارند	کز دستِ گدایاں نتواں کرد ثوابے

(۱) ربود: لے گیا۔ یغما: لوٹ
التفات: توجہ۔ بتانِ یغمائی:
یغما کے رہنے والے معشوق
یغما: شہر کا نام ہے۔ مَنْ کَانَ:
ایسا آدمی جس کے سامنے جب
تک کہ وہ چاہیئے تو کھجوریں موجود
ہیں یہ بات اس کو انگوروں کے
اوپر پتھر پھینکنے سے بے نیاز کر
دے گی۔ غالب: اکثر۔ تہیدستاں:
خالی ہاتھ۔ عصمت: پاکدامن:
آلایند: آلودہ کرتے ہیں۔
گرسنگاں: بھوکے۔ ربایند
لے جاتے ہیں۔ سگ درندہ:
پھاڑنے والا کتا۔ یافت پایا
نپرسد: پوچھا۔ شترِ صالح: صالح
علیہ السلام کی اونٹنی ان کی دعا سے
پتھر سے اونٹنی پیدا ہوئی۔
دجّال: کافر۔ مشہور ہے
کہ دجّال کانا گدھے پر سوار ہو کر
سفر کریگا۔ قربِ قیامت
میں پیدا ہوگا۔ چہ مایہ: کس
قدر۔ مستوراں: عورتیں۔

عین فساد: خاص فساد۔ عرض: آبرو۔ گرامی: بزرگ۔ زشتت: برا۔ نامی بد: بدنام۔ گرسنگی: بھوک۔ افلاس: مفلسی۔ عناں: باگ
کف: ہتھیلی۔ بستاند: چھڑا دیتی۔ آنکہ گفتی: وہ جو تو نے کہا۔ حاتم طائی: مشہور سخی تھا۔ جوش: ہجوم۔ طیبات: پاکیزہ باتیں یہ شیخ
سعدی رح کے دیوان کا نام ہے۔ در من منگر: مجھ سے امید کی نظر نہ لگا۔ چشم ندارند: آرزو نہ کریں۔

گفتا نہ کہ من برحال ایشاں رحمت می برم گفتم نہ کہ بر مال ایشاں حسرت می خوری ما دریں گفتار و ہر دو بہم گرفتار ہر بیذقے کہ براندے بدفعِ آں کوشیدمے و ہر شاہے کہ بخواندے بفرزین بپوشیدمے تا نقد کیسۂ ہمت درباخت و تیرِ جعبۂ حجت ہمہ بینداخت۔

قطعہ

ہاں تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح	کورا جزیں مبالغہ مستعار نیست
دین ورز و معرفت کہ سخنداں سجع گوی	بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست

تا عاقبۃ الامر دلیلش نماند و ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بیہودہ گفتن آغاز و سنتِ جاہلاں ست کہ چوں بدلیل از خصم فرو مانند سلسلۂ خصومت بجنبانند چوں آزر بت تراش کہ بحجت با پسر برنیامد بجنگ برخاست آیۂ لئن لم تنتہ لارجمنک دشنام داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش شکستم۔

قطعہ

او در من و من در و فتادہ	خلق از پیٔ ما دواں و خنداں
انگشت تعجب جہانے	از گفت و شنید ما بدنداں

را، رحمت می برم: ان کے حال پر رحم آتا ہے۔ بیذق: پیدل۔ براند: چلتا ہے کوشیدمے کوشش کیسہ: تھیلی۔ باختن: نقد جعبہ: ہار گیا حجت: دلیل۔ بینداخت: جل چکا۔ ہاں: خبردار۔ تا: ہرگز۔ سپر: ڈھال نیفگنی: نہ گرے گا تو۔ فصیح: خوش بیاں۔ کورا جز: اس کے پاس سوا۔ مبالغہ: زیادتی۔ یعنی حد سے بڑھنا۔ مستعار: مانگا ہوا۔ ورزد: قبول کرنے والا۔ معرفت: پہچان۔ سخنداں: بات کرنا۔ سجع: کلام کرنے سلاح: ہتھیار۔ حصار: قلعہ۔ (۲) عاقبۃ الامر: آخر کار انجام۔ تعدی: زیادتی۔ سنت: عادت خصم: دشمن۔ فرو مانند: عاجز رہیں۔ خصومت: جھگڑا۔ بجنبانند: زنجیر۔ آزر: ابراہیم کا چچا تھا بت بناتا تھا۔ پسر: بیٹا۔ برخاست: اٹھا۔ لئن: اے ابراہیم اگر تو باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کروں گا۔ دشنام: گالی۔ سقط: برا کہنا۔ درید: پھاڑا۔ زنخداں: ٹھوڑی۔ او در من و من: میں نے اس کی بے عزتی کی۔ انگشت: تعجب: تعجب کی انگلی۔ دنداں: دانتوں میں۔ ○ دواں: دوڑتے ہوئے۔ خنداں: ہنسنے والا۔

القصه مرافعت(۱) این سخن پیش قاضی بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بجوید و میانِ توانگران و درویشان فرقے بگوید قاضی چوں حالتِ ما بدید و منطق بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل سر برآورد و گفت ای که توانگراں را ثنا گفتی و بر درویشاں جفا روا داشتی بدانکه هر جا که گلست خارست و با خمر خمارست و بر سر گنج مارست آنجا که دُرِ شاهوارست نهنگ مردم خوارست لذتِ عیش دنیا را لدغهٔ اجل در پے ست و نعیم بهشت را دیوارِ مکاره در پیش۔

بیت

جورِ دشمن(۲) چه کند گر نکشد طالب دوست | گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بهم اند

نظر نکنی در بستاں که بیدِ مشک ست و چوب خشک همچنیں در زمرهٔ توانگراں شاکرانند و کفور و در حلقهٔ درویشاں صابرند و ضجور۔

شعر

اگر ژاله هر قطرهٔ دُر شدے | چو خرمهره بازار ازو پُر شدے

مقربان حضرت حق جل وعلا توانگرانند درویش سیرت و درویشانند توانگر همت و مهینِ توانگراں آنست که غمِ درویش خورد و بهینِ

(۱) مرافعت: مقدمہ۔ بردیم: لے جاتا۔ حکومت: حکم کرنے والے۔ عدل: انصاف۔ مصلحت: بہتری۔ جوید: ڈھونڈے۔ منطق: گفتگو۔ جیب: گریبان۔ فرو برد: نیچے لے گیا۔ تامل: غور۔ ثنا: تعریف۔ جفا: ظلم۔ داشتی: رکھے تو۔ خار: کانٹا۔ خمر: شراب۔ خمار: نشہ۔ مار: سانپ۔ شاهوار: بادشاہوں کے لائق۔ نهنگ: مگرمچھ۔ خوار: ذلیل۔ لدغه: اجل: موت کا ڈنک۔ مکاره: جمع مکروه (۲) جور دشمن: اگر دوست کا طلبگار دشمن کا ظلم نہ اٹھائے تو کیا کرے۔ گنج: خزانہ۔ گل: پھول۔ غم: رنج۔ شادی: خوشی۔ بهم اند: ساتھ ہیں۔ بستان: باغ۔ چوب: لکڑی۔ زمره: گروہ۔ کفور: ناشکری۔ ضجور: تنگدل۔ اسی ژاله: اولہ۔ شبنم۔ خرمهره: کوڑی۔ سیرت: عادت۔ مقربان: قریب۔ مهین: بڑا۔ بهین: بہتر۔

(فقیر عطاء الرسول)

درویشاں آنکہ کم توانگراں گیرد و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ پس
روئے عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت اے کہ گفتی
توانگراں مشتغل اند بمناہی و ساہی مست ملاہی نعم طائفہ ہستند بریں صفت
کہ بیان کردی قاصر ہمت کافر نعمت کہ ببرند و بنہند و نخورند و ندہند
واگر بمثل باراں نبارد و یا طوفان جہاں را بردارد باعتماد مکنت
خویش از محنت درویش نپرسند و از خدائے تعالیٰ نترسند۔

شعر

گر از نیستی دیگرے شد ہلاک | مرا ہست بط را ز طوفاں چہ باک

شعر

وراکبات نیاقاً فی ھوادجھا | لم یلتفتن الی من غاص فی الکثب

فرد

دوناں چو گلیم خویش بیروں بردند | گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند

قومے بدیں نمط ہستند کہ شنیدی و طائفہ خوان نعمت نہادہ و
دست کرم کشادہ طالب نام اند و مغفرت و صاحب دنیا و آخرت
چوں بندگان حضرت پادشاہ عادل مؤید مظفر مالک ازمہ انام

کم توانگراں گیرد : دولت مندوں سے دُور رہے - (۱) ومن یتوکل الخ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہے
عتاب : غصہ ، مناہی جمع منہی یعنی جن چیزوں سے روکا گیا ہو ، ساہی غافل - ملاہی : کھیل کود - نعم : ہاں - ہستند : اسی طرح ہیں - قاصر کم - ہمت : طاقت - بنہند : رکھتے ہیں - نخورند : نہیں کھاتے ۔
باراں : بارش ۔
طوفان : سیلاب - اعتماد بھروسہ - مکنت : طاقت ۔
نترسند : نہیں ڈرتا - نیستی : نہ ہوں - ہلاک : مرگیا - مرا ہست : ہمارے پاس ہے - بط : بطخ : پانی پر تیرنے والا جانور ہے - چہ باک : کیا خوف ، (۲) ، وراکبات : اور وہ عورتیں جو اونٹوں پر ہودجوں میں سوار ہیں وہ توجہ نہیں کرتیں اس شخص کی طرف جو ریت میں دھنس گیا ہے ۔

دوناں : جمع دون ، کمینہ - گلیم - گودڑی - بردند : لے جاتے ہیں - مردند : مرگئے - نمط : طریقہ - خواں : دسترخوان - نہادہ : بچھائے - کشادہ کھولا ہوا - مؤید : تائید دیا ہوا - مظفر : کامیاب - ازمہ انام : باگ مخلوق کی ۔

حامئے ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا والدین اتابک ابوبکر بن سعد زنگی اَدامَ اللہُ اَیّامَہٗ وَنصر اَعلامَہٗ ۔

قطعہ

پدر بجائے پسر ہرگز ایں کرم نکند	کہ دستِ جودِ تو با خاندانِ آدم کرد
خدائے خواست کہ بر عالمے ببخشاید	ترا برحمتِ خود بادشاہِ عالم کرد

قاضی چوں سخن بدیں غایت برسانید وازحدِّ قیاس ما اسپ مبالغت درگذرانید بمقتضائے حکمِ قضا رضا دادیم واز ما مضیٰ درگذشتیم وبعد ازمجازا طریق مدارا گرفتیم وسر بتدارک برقدم یکدیگر نہادیم وبوسہ برسروروئے ہم دادیم وختم سخن بریں دو بیت کردیم

قطعہ

مکن زگردشِ گیتی شکایت اے درویش	کہ تیرہ بختی اگر ہمبریں نسق مردی
توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست	بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی

باب ہشتم در آدابِ صحبت

حکمت: مال از بہر آسائش عمرست نہ عمر از بہر گرد کردن مال

---

(۱) حامئے: مالک۔ ثغور: جمع ثغر سرحدیں۔ اعدل: زیادہ انصاف کرنیوالا۔ ملوک: بادشاہ۔ اَدامَ اللہ: اللہ تعالیٰ اس کا زمانہ برقرار رکھے اور ان کے جھنڈے کو فتح مند کرے۔ پدر: باپ۔ جود: سخاوت۔ غایت: انتہا۔ برسانید: پہنچائی۔ قیاس: سوچ۔ فہم۔ اسپ: گھوڑا۔ مقتضا: خواہش۔ حکم: قاضی عدالت کا فیصلہ۔ ما مضیٰ: جو گذرا۔ (۲) مجازا: ایک دوسرے سے بدلہ لینا۔ طریق: راستہ۔ مدارا: نرمی۔ گرفتیم: ہم نے پکڑا۔ تدارک: تلافی۔ گیتی: دنیا۔ زمانہ۔ تیرہ بخت: بدنصیب۔ ہمبریں: اسی پر۔ نسق: طریقہ۔ کامران: کامیاب۔ بردی: حاصل کی۔ باب۔ حکمت: دانائی کی باتیں۔ آسائش: آرام۔ گرد کردن: جمع کرنا۔

عاقلے را پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت آنکہ مرد و ہشت

شعر

مکن نماز براں ہیچکس کہ ہیچ نکرد | کہ عمر در سر تحصیلِ مال کرد و نخورد

حکمت(۲) موسٰی علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ اَحۡسِنۡ کَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰہُ اِلَیۡکَ نشنید عاقبتش شنیدی۔

قطعہ

آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت | سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد
خواہی متمتع شوی از نعمتِ دنیا | با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

عرب گوید جُدۡ وَلَا تَمۡنُنۡ لِاَنَّ الۡفَائِدَۃَ اِلَیۡکَ عَائِدَۃٌ یعنی بہ بخشش و منت منہ کہ نفع آں بتو بازمی گردد

قطعہ

درختِ کرم ہر کجا بیخ کرد | گذشت از فلک شاخ و بالائے او
گر امید داری کزو برخوری | بمنت منہ ارّہ برپائے او

قطعہ

شکر خدای کن کہ موفّق شدی بخیر | ز انعام و فضل او نہ معطّل گذاشتت

---

(۱) کیست: کون ہے۔ چیست: کیا ہے۔ کشت: بویا۔ یعنی آخرت کے لئے کچھ بخشش اور سخاوت کی ہشت: چھوڑ گیا۔ مکن نماز: نماز جنازہ نہ پڑھو۔ ہیچکس: نالائق شخص۔ تحصیل: حاصل کرنا۔ اَحۡسِنۡ: احسان کر جیساکہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا۔ (۲) خیر: نیکی۔ نیندوخت: نہ جمع کی۔ سر عاقبت: آخر کار سر و خیال۔ خواہی: اگر چاہتا ہے تو۔ متمتع: فائدہ اٹھانیوالا۔ جُدۡ وَلَا: بخشش کر اور احسان مت جتا۔ اسلیئے کہ اس کا فائدہ تیری طرف لوٹے گا۔ منت: احسان۔ یعنی کسی کے ساتھ نیکی کرکے اس کا احسان جتانا اس کی نیکی کو برباد کردیتا ہے۔ ارّہ: آرہ۔ موفّق: توفیق والا۔ معطّل: بیکار۔ گذاشتت: چھوڑا۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی | منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

حکمت(۳): دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفائدہ کردند یکے آنکہ اندوخت ونخورد و دیگر آنکہ آموخت ونکرد

مثنوی

علم چندانکہ بیشتر خوانی | چوں عمل در تو نیست نادانی

نہ محقق بود نہ دانشمند | چار پائے برو کتابے چند

آں تہی مغز را چہ علم وخبر | کہ برو ہیزمست یا دفتر

حکمت(۴): علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن

شعر

ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت | خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت

پند: عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دارست یُہدیٰ بہٖ وَہُوَ لَا یَہْتَدِیْ

بیت

بے فائدہ ہر کہ عمر درباخت | چیزے نخرید و زر بینداخت

پند: ملک از خردمنداں جمال گیرد و دین از پرہیزگاراں کمال یابد بادشاہاں بہ نصیحتِ خردمنداں ازاں محتاج تراند کہ خردمنداں

(۱) ہمیکنی: کرتا ہے منت شناس: اس کا احسان پہچان: بداشتت رکھا۔ بیہودہ: بے کار۔ بردند: لے جاتے ہیں۔ سعی: کوشش اندوخت: جمع کیا۔ آموخت ونکرد: علم سیکھا اور عمل نہ کیا نادانی: بے وقوفی: محقق: تحقیق کرنے والا۔ چار پائے: حیوان یعنی ایک حیوان جس پر کتابیں لدی جائیں۔ تہی: خالی۔ ہیزم: لکڑیاں۔ دفتر: کتابوں کی جگہ: (۲) پروردن: پالنا خوردن: کھانا۔ پرہیز: پرہیزگاری۔ زہد: تقویٰ کرنیوالا فروخت: بیچا۔ خرمنے: کھلیان: پاک: بالکل۔ بسوخت: جلا دیا۔ کور مشعلہ: اندھا جس کے ہاتھ میں چراغ ہو۔ یہدیٰ بہٖ: جس سے ہدایت کی جاتی ہے وہ خود ہدایت نہیں پاتا۔ عمر درباخت: حیاتی ضائع کردی۔ بینداخت: پھینک دیا۔ ملک از خردمنداں: ملک کی زینت عقلمندوں سے:

بقربتِ شاہاں۔

قطعہ

پندے اگر بشنوی اے پادشاہ	در ہمہ دفتر بہ ازیں پند نیست
جز بخردمند مفرما عمل	گرچہ عمل کارِ خردمند نیست

حکمت (۵): سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست

قطعہ

وقتے بلطف گوی و مدارا و مردمی	باشد کہ در کمندِ قبول آوری دلے
وقتے بقہر گوی کہ صد کوزۂ نبات	گہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے

حکمت (۶): رحم آوردن بر بداں ستم ست بر نیکاں و عفو کردن از ظالماں جور ست بر درویشاں

بیت

خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی	بدولتِ تو گنہ میکند بانبازی

پند: بر دوستئے پادشاہاں اعتماد نتواں کرد و بر آوازِ خوش کودکاں کہ آں بخیالے مبدّل شود و ایں بخوابے متغیّر گردد

شعر

معشوقِ ہزار دوست را دل ندہی	ور میدہی آں دل

(۱) بخردمند: عقلمندوں کے علاوہ کسی کو نوکر نہ رکھ۔ گرچہ عمل: اگرچہ نوکری۔ پایدار: مضبوط۔ نماند: ٹھیرتی نہیں ہے بے بحث: بغیر بحث کے۔ بے سیاست: بغیر دبدبہ کے۔ صد کوزہ نبات: مصری کے سو کوزے۔ گہ گہ: کبھی کبھی۔ حنظل: تُمّاں: یہ ایک پھل ہے جو کڑوا ہوتا ہے۔ عفو: معاف کرنا۔

(۲) تعہد: پرورش مہربانی۔ بدولت تو: تیری دولت سے انبازی: کمینہ شرکت: کودکان: لڑکے۔ مبدل: بدل جاتی۔ متغیر: تبدیل۔ معشوق ہزار: یعنی وہ دوست جس کے ہزار دوست ہوں۔ میدہی: اگر دیتا ہے۔ جدائی: علیحدگی سہتی جس کا امر نہادن ہے معنی "رکھ"۔

پند : ہر آں سرے کہ داری با دوست درمیان منہ واگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد و ہر گزندے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد کہ وقتے دوست گردد

پند : رازے کہ نہاں خواہی باکس درمیاں منہ اگرچہ دوست باشد کہ مر آں دوست را نیز دوستاں باشند و ہمچنیں مسلسل۔

قطعہ

خامشی بہ کہ ضمیرِ دلِ خویش	باکسے گفتن و گفتن کہ مگوی
اے سلیم آب زسرِ چشمہ ببند	کہ چو پر شد نتواں بستن جوی

فرد

سخنے در نہاں نباید گفت	کاں سخن بر ملا نشاید گفت

حکمت (۷) : دشمنِ ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وے جز ایں نیست کہ دشمنِ قوی گردد و گفتہ اند بر دوستے دوستاں اعتماد نیست تا بہ تملق دشمناں چہ رسد و ہر کہ دشمنِ کوچک را حقیر شمارد بداں ماند کہ آتشِ اندک را مہمل میگذارد

قطعہ

امروز بکش چو میتواں کشت	کآتش چو بلند شد جہاں سوخت

(۱) سِتر : راز، خیال۔ درمیان منہ : ظاہر نہ کر۔ گزند : نقصان۔ مرساں : نہ پہنچا۔ نہاں خواہی : پوشیدہ رکھنا چاہیئے۔ مسلسل : سلسلہ خامشی : چپ۔ باکسے گفتن : کسی سے بیان کرنا (۲) سلیم : درست مزاج اور بیوقوف دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ بستن : بند نہیں کیا۔ جوی : نہر۔ نہاں : پوشیدہ۔ بر ملا : علی الاعلان یعنی سامنے ضعیف : کمزور۔ طاعت آید : تابعداری کرے۔ نماید : ظاہر کرے۔ مقصود : مطلب۔ تملق : خوشامد۔ کوچک : چھوٹا دشمن یعنی کم درجہ کا دشمن حقیر شمارد : کمزور۔ بداں ماند : ایسا ہے۔ کُش : بجھا آتش اندک : تھوڑی سی آگ مُہمل : بیکار۔ امروز : آج میتواں : کر سکتا ہے۔ کُشت : بجھا سکتا ہے سوخت : جل جائے گا۔

مگذار کہ زہ کند کماں را | دشمن کہ بہ تیر میتواں دوخت

حکمت (۸): سخن درمیانِ دو دشمن چناں گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ مباشی۔

ابیات

میانِ دو کس جنگ چوں آتش است | سخن چینِ بدبخت ہیزم کش ست

کنند ایں و آں خوش دگر بارہ دل | وے اندر میاں کور بخت و خجل

میانِ دو کس آتش افروختن | نہ عقل ست خود درمیاں سوختن

ایضاً

در سخن با دوستاں آہستہ باش | تا ندارد دشمنِ خونخوار گوش

پیشِ دیوار انچہ گوئی ہوش دار | تا نباشد در پسِ دیوار گوش

حکمت (۹): ہر کہ با دشمناں صلح میکند سرِ آزارِ دوستاں دارد۔

شعر

بشوی اے خردمنداں دوست دست | اکہ با دشمنانت بود ہم نشست

پند: چوں در امضائے کارے متردد باشی آں اختیار کن کہ بے آزار تو برآید۔

شعر

با مردم سہل گوی دشوار مگوی | با آنکہ درِ صلح زند جنگ مجوی

---

(۱) زہ کماں: کمان کو کھینچ سکے دوخت۔ دوختن: سینا۔ اگر دوست گردند: دوست ہو جائیں شرم زدہ مباشی: شرمندہ نہ ہو سخن چین: چغل خور۔ ہیزم کش: لکڑہارا۔ کور بخت: بدنصیب خجل: شرمندہ
نہ عقل ست: عقلمندی نہیں سوختن: جلنا، یعنی مصیبت برداشت کرنا۔ گوش: کان

(۲) سر خیال: آزار: ستانیوالا شوی: دھو۔ نشست: بیٹھے۔ امضائے: چلانا۔ متردد: آنے جانے والا۔ برآید: پورا ہو جائے۔ سہل گوی: نرم بات کر۔ دشوار مگو: سخت کلام نہ کر۔
درِ صلح زند: صلح کا دروازہ کھٹکھٹا۔
مجوی: نہ ڈھونڈ۔

حکمت (۱۰): تا کار بزر برمی آید جاں در خطر افگندن نشاید عرب گوید آخر الحیل السیف

شعر

چو دست از ہمہ حیلتے در گسست | حلال ست بردن بشمشیر دست

حکمت (۱۱) بر عجزِ دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نہ بخشاید۔

بیت

دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروتِ خود مزن

مغزیست در ہر استخوانٔ مردیست در ہر پیرہن

حکمت (۱۲): ہر کہ بدے را بکشد خلق از بلائے وے برہاند و وے را از عذاب خدائے۔

قطعہ

پسندیدست بخشایش ولیکن | منہ بر ریشِ خلق آزار مرہم
ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار | کہ آں ظلم ست بر فرزند آدم

حکمت (۱۳): نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلافِ آں کار کنی کہ عینِ صواب ست۔

مثنوی

حذر کن زانچہ دشمن گوید آں کن | کہ بر زانو زنی دستِ تغابن

---

(۱) زر: سونا۔ بر می آید: کام۔ افگندن: ڈالنا۔ آخر الحیل: تمام حیلوں کا آخری حیلہ تلوار۔ گسست: عاجز ہو جائے۔ بردن: لے جانا۔ شمشیر: تلوار۔ عجز: عاجزی، ناتواں: کمزور۔ لاف: بکواس۔ بروت: مونچھ۔ مزن: نہ مار۔ استخواں: ہڈیاں۔ پیرہن: کرتہ۔ بکشد: مار ڈالے۔ بلائے: مصیبت۔ (۲) وے را: عذاب۔ منہ: نہ رکھ۔ ریش: زخم۔ آزار رسیدہ والا۔ آں ظلم: وہ ظلم کرتا ہے کہ۔ اس لیے۔ پذیرفتن: قبول کرنا۔ حذر: پرہیز۔ بر زانو زنی دست الخ: تو گھٹنوں پر افسوس کرکے ہاتھ ملے گا۔

گرت بے نماید راست چوں تیر | ازاں برگرد و راہِ دستِ چپ گیر

پند : خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطفِ بیوقت ہیبت ببرد

نہ چنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند و نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر

ابیات

درشتی و نرمی بہم در بہ است | چو فاصد کہ جراح و مرہم نہ است
درشتی نگیرد خردمند پیش | نہ سستی کہ نازل کند قدرِ خویش
نہ مرخویشتن را فزونی نہد | نہ یکبار تن در مذلت دہد

نظم

جوانے با پدر گفت اے خردمند | مرا تعلیم کن پیرانہ یک پند
بگفتا نیکمردی کن نہ چنداں | کہ گردد چیرہ گرگِ تیز دنداں

حکمت (۱۴) : دو کس دشمنِ ملک و دین اند بادشاہے بے حلم و زاہد بے علم۔

شعر

بر سرِ ملک مباد آں ملکِ فرماندہ | کہ خدا را نبود بندۂ فرماں بردار

پند : بادشاہ را باید کہ تا حدّے خشم بر دشمناں نراند کہ دوستاں را اعتماد نماند آتشِ خشم اوّل در خداوندِ خشم افتد پس انگہ زبانہ بخصم

گرت : اگر تجھکو۔ رہے نماید : راستہ دکھائے۔ راست : سیدھا برگرد : پھر جا۔ چپ گیر : بائیں ہاتھ والا رستہ پکڑ۔ خشم : غصّہ۔ بیش : حد سے زیادہ غصہ کرنا۔ وحشت آرد : نفرت پیدا کرتا ہے۔ لطف : مہربانی۔ ہیبت : ڈر۔ درشتی : سختی۔ سیر گردند : تجھ سے مایوس ہوجائے۔ چنداں : اتنی۔ فاصد : فصد کھولنے والا۔ جراح : زخموں کو درست کرنے والا۔ قدر : مرتبہ۔ فزونی نہد : بڑھاتا ہے۔ مذلت : ذلت۔ پیرانہ یک پند : بوڑھوں کی نصیحت۔ (۲) چیرہ : غالب۔ گرگ : بھیڑیا۔ دنداں : دانت۔ بے حلم : بے حوصلہ۔ زاہد : پرہیزگار۔ ملک : بادشاہ۔ مباد : نہ ہو۔ ملک : مالک۔ فرماندہ : عاجز رہے۔ کہ خدا را نبود : جو اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ماننے والا۔ آدمی خستہ۔

نراند : نہ رہے۔ اعتماد : بھروسہ۔ زبانہ : شعلہ۔ خصم : دشمن۔

رسد یا نرسد

مثنوی

نشاید بنی آدم خاک زاد | که در سر کند کبر و تندی و باد
ترا با چنیں تندی و سرکشی | نہ پندارم از خاکی از آتشی

قطعہ

در خاکِ بیلقاں برسیدم بعابدے | گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ | یا ہر چہ خواندۂ ہمہ در زیرِ خاک کن

حکمت (۱۵): بدخوئے بدست دشمنے گرفتار کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبت او خلاص نیابد

بیت

اگر ز دستِ بلا بر فلک رود بدخوی | ز دستِ خوئے بدِ خویش در بلا باشد

حکمت (۱۶) چو بینی کہ در سپاہِ دشمن تفرقہ افتاد تو جمع باش واگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن

قطعہ

برو با دوستاں آسودہ بنشیں | چو بینی درمیانِ دشمناں جنگ
وگر بینی کہ با ہم یک زبانند | کماں را زہ کن و بر بارہ بر سنگ

رسد: پہنچے۔ خاک زاد: مٹی سے بنا ہوا۔ کبر: تکبر۔ تندی: غصہ۔ باد: ہوا یعنی غرور۔ نہ پندارم: نہیں سمجھتا۔ آتشی: آگ۔ بیلقان: شہر کا نام ہے۔ جو ایران میں ہے۔ تربیت: پرورش۔ تحمل: حوصلہ۔ فقیہ: فقہ جاننے والا۔ خواندہ: پڑھا ہے۔ زیر خاک: دفن کر دے۔ بدخوئے: بری عادت۔ چنگ: چنگل۔ عقوبت: سزا۔ اخلاص: چھٹکارا۔ اگر ز دست: اگر بلا کے ہاتھ سے بری عادت والا آسمان پر جائے۔ سپاہ: فوج۔ تفرقہ: اختلاف۔ جمع باش: مطمئن ہو جا۔ اندیشہ: فکر۔ آسودہ: آرام۔ رو: جا۔ بنشین: بیٹھ۔ کماں را زہ: کمان کو تیار کر۔ بر بارہ: قلعہ۔ سنگ: پتھر۔

حکمت (۱۷): دشمن چو از ہمہ حیلتے فروماند سلسلۂ دوستی بجنباند آنگہ بدوستی کارہائے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد سرِ مار بدستِ دشمن کوب کہ از احدی الحسنیین خالی نباشد اگر ایں غالب آمد مار کشتی و اگر آں از دشمن رستی۔

فرد

بروز معرکہ ایمن مشو ز خصم ضعیف	کہ مغز شیر برآرد چو دل زجاں برداشت

حکمت (۱۸): خبرے کہ دانی دل بیازارد تو خاموش باش تا دیگرے بیارد۔

فرد

بلبلا مژدۂ بہار بیار	خبرِ بد بہ بوم شوم گذار

نکتہ: پادشاہ را بر خیانتِ کسے واقف مگرداں مگر آنگہ کہ بر قبولِ کلی واثق باشی وگرنہ در ہلاکِ خود سعی می کنی

مثنوی

بپیچ سخن گفتن آنگاہ کن	کہ بینی کہ در کار گیرد سخن
کمال ست در نفسِ انساں سخن	تو خود را بگفتار ناقص مکن

پند: ہر کہ نصیحت خود رائے میکند او خود بہ نصیحت گری محتاج است

پند: فریب دشمن مخور و غرورِ مداحِ مخر کہ ایں دامِ زرق نہادہ

(۱) فروماند: عاجز رہے: بجنباند: بڑھاتا ہے سرِ مار: سانپ کا سر: کوب: کوٹ، رستی: چھٹا۔ احدی: دو نیکیوں میں سے ایک معرکہ: جنگ: ایمن: بےخوف مشو: نہ ہو۔ برداشت: دھوئے بیاز: ستائے: بیار: لائے۔

(۲) مژدہ: خوش خبری: بوم: الّو یہ نحوست میں مشہور ہے شوم: منحوس۔ مگرداں: نہ پھر: واثق- بھروسہ: سعی میکنی: کوشش کرتا ہے بپیچ: ارادہ: آنگاہ: اس وقت: در کار گیرد: اثر کرے: خود رائے: خود پسند فریب: دھوکہ: مخور: نہ کھا مداح: تعریف کرنے والا۔ مخر: نہ خرید۔ دامِ: جال۔ زرق: مکاری۔ نہادہ: رکھا:۔

است و آں دامن طمع کشادہ

پند: احمق را ستایش خوش آید چوں لاشہ کہ در کعبش دمے فربہ نماید۔

قطعہ

الا تا نشنوی مدح سخنگوی	کہ اندک مایہ نفعے از تو دارد
اگر روزے مرادش بر نیاری	دو صد چنداں عیوبت بر شمارد

حکمت[19]: متکلّم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نہ پذیرد

شعر

مشو غرّہ[2] بر حسنِ گفتارِ خویش	بہ تحسینِ نادان و پندارِ خویش

حکمت[20]: ہمہ کس را عقلِ خود بکمال نماید و فرزندِ خود بجمال۔

نظم

یکے جہود و مسلماں مناظرہ کردند	چنانکہ خندہ گرفت از نزاعِ ایشانم
بطنز گفت مسلماں گر ایں قبالۂ من	درست نیست خدایا جہود میرانم
جہود گفت بتوریت میخورم سوگند	وگر خلاف بود ہمچو تو مسلمانم
گر از بسیطِ زمیں عقل منعدم گردد	بخود گماں نبرد ہیچکس کہ نادانم

حکمت[21]: دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مُردارے بہم

(۱) دامن طمع کشادہ: دامن لالچ کا پھیلا رکھا، احمق: بیوقوف ستایش: تعریف اُسکی، لاشہ: دُبلا، در کعبش: ٹخنا اس کا، دمے: دم، فربہ: موٹا: تا: ہرگز۔ اندک: تھوڑا عیوبت: عیب تیرا، متکلّم: کلام کرنے والا۔ صلاح: درست: نہ پذیرد:

(۲) غرّہ: مغرور، حسن: اچھی، تحسین: تعریف۔ نادان: بے وقوف، پندار: گمان: جہود: یہودی، مناظرہ: ایک دوسرے سے بحث کرنا۔ چنانکہ: اس طرح، خندہ: ہنسا۔ نزاع: جھگڑا، ایشانم: ان کے جھگڑے سے طنز: تنقید: قبالہ: دستاویز: کاغذ۔ میرانم: مروں میں میخورم: کھاتا ہوں میں: سوگند: قسم۔ بسیط: فراخ: منعدم: بے نشان سفرہ: دستر خوان۔ بہم۔ مل کر۔

بسر نبرند حریص بجہانے گرسنہ و قانع بنانے سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت

شعر

رودۂ تنگ بیک نانِ تہی پر گردد | نعمتِ روئے زمیں پر نکند دیدۂ تنگ

مثنوی

پدر چوں دورِ عمرش منقضی گشت | مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت

کہ شہوت آتش ست از وے بپرہیز | بخود بر آتشِ دوزخ مکن تیز

دراں آتش نداری طاقتِ سوز | بصبر آبے بریں آتش زن امروز

پند: ہر کہ در حالِ توانائی نکوئی نکند در وقتِ ناتوانی سختی بیند

شعر

بداختر تر از مردم آزار نیست | کہ روزِ مصیبت کسش یار نیست

حکمت ۲۲: ہر چہ زود بر آید دیر نپاید

قطعہ

خاکِ مشرق شنیدہ ام کہ کنند | بچہل سال کاسۂ چینی

صد بروزے کنند در مردشت | لاجرم قیمتش ہمی بینی

(۱) بسر نبرند: گزارہ نہیں کر سکتے
گرسنہ: بھوکا۔ قانع: قناعت کرنے والا۔ قناعت: صبر کرنا مال قلیل پر۔ توانگری: دولت مند
بضاعت: سرمایہ۔ رودۂ: آنت۔ نانِ تہی پر گردد: روکھی روٹی سے بھر جائیگی۔
دیدۂ تنگ: لالچ والی آنکھ
منقضی: ختم۔ گشت: ہوا۔ گذاشت: گزر گئے: یعنی مر گئے۔ سوز: جلنا۔ بصبر: صبر کے ساتھ:
(۲) توانائی: طاقت
ناتوانی: کمزور۔ بداختر: بدنصیب۔ آزار: ظالم۔
زود: جلد۔ نپاید: نہیں ٹھہرتی: خاکِ مشرق: علاقہ چین کا نام ہے
کاسۂ: پیالہ۔ مردشت: ایک شہر کا نام ہے۔ لاجرم: لامحالہ: ضروری۔

قطعہ

مرغک از بیضہ برون آید و روزی طلبد | آدمی زادہ ندارد خبر و عقل و تمیز
آنکہ ناگاہ کسے گشت بجیزے نرسید | ویں بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز
آبگینہ ہمہ جا یابی ازاں بیمحل ست | لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز

(۲۳) حکمت : کارہا بہ صبر برآید و مستعجل بسر در آید

مثنوی

بچشم خویش دیدم در بیاباں | کہ آہستہ سبق برد از شتاباں
سمند باد پا از تگ فرو ماند | شترباں ہمچناں آہستہ میراند

پند : ناداں را بہ از خاموشی نیست و اگر ایں مصلحت بدانستے ناداں نبودے ۔

قطعہ

چوں نداری کمال فضل آں بہ | کہ زباں در دہاں نگہداری
آدمی را زباں فضیحہ کند | جوز بے مغز را سبکساری

ابیات

خرے را ابلہے تعلیم میداد | برو بر صرف کردے سعی دائم
حکیمے گفتش اے ناداں چہ کوشی | دریں سودا بترس از لوم لائم

(۱) مرغک : چوزہ ، بیضہ : انڈہ یعنی مرغی کا بچہ پیدا ہوتی ہی دانا ہو کر چگنے لگتا ہے : آدمی زادہ : انسان کا بچہ : یعنی انسان کے بچہ میں عقل ہوش تمیز نہیں ہوتی ۔ ناگاہ : اچانک تمکین : جگہ دینا : بسر در آید : سر کے بل گرتا ہے آبگینہ : شیشہ ، بے محل : بے قدر لعل : موتی ، مستعجل : جلدی کرنیوالا : بیاباں : جنگل ، ۔ شتاباں : دوڑنے والا تگ : دوڑ (۲) ، سمند باد پا ۔ تیز رفتار گھوڑا ، شترباں : اونٹ چلانے والا ، میراند : چلتا رہتا ہے ، ناداں : بے وقوف زباں در دہاں : زباں کو منہ میں چپ رکھ ، فضیحہ : رسوا جوز : اخروٹ ، سبکساری : ہلکا پن ، خرے : گدھا ۔ ابلہ : بے وقوف ، میداد : دیتا ہے ۔ صرف : خرچ ہونا سعی دائم : کوشش مسلسل ، چہ کوشی : کیا کوشش کرتا ہے ۔ سودا : خرید فروخت ، لوم لائم : ملامت کرنے والوں کی ملامت ۔

نیاموزد بہائم از توگفتار | توخاموشی بیاموزازبہائم

ایضًا

ہر کہ تامّل نہ کند در جواب | بیشتر آید سخنش نا صواب
یاسخن آرای چو مردم بہوش | یا بنشیں ہمچو بہائم خموش

پند : ہر کہ با داناتر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ نادان ست

فرد

چوں درآید بہ از توئی بسخن | اگرچہ بدانی اعتراض مکن

حکمت [۲۴] : ہر کہ با بداں نشیند نکوئی نہ بیند۔

ابیات

گر نشیند فرشتہ با دیو | وحشت آموزد وخیانت و ریو
از بداں جز بدی نیاموزی | نکند گرگ پوستیں دوزی

پند : مردماں را عیب نہانی پیدا مکن کہ مرا ایشاں را رسوا کنی وخود را بے اعتماد

پند : ہر کہ علم خواند وعمل نکرد بداں ماند کہ گاو راند وتخم نیفشاند از تنِ بیدل طاعت نیاید وپوستِ بے مغز بضاعت را نشاید

(۱) نیاموزد: نہ سیکھے، بہائم جمع بہیمہ چوپایہ، تامّل وفکر۔ ناصواب: نادرست، یعنی غلط، آرای: بنشیں: بیٹھ، ہمچو: مثل جدال: لڑائی۔ دانا: عقل مند از توئی: تجھ سے۔ (۲) فرشتہ با دیو: ساتھ شیطان کے: وحشت: آموز: سیکھے، ریو: مکر وفریب، گرگ: بھیڑیا پوستین: کھال۔ دوزی: سینا۔ نہانی: پوشیدہ، رسوا: ذلیل بے اعتماد: بے اعتبار گاو راند: ہل چلاتا ہے تخم نیفشاند: بیج نہیں ڈالتا بیدل: بے ہمت، پوست: چھلکا۔ بضاعت سرمایہ۔ سامان:

نہ ہر کہ در مجادلت چست در معاملت درست

بیت

چوں باز کنی مادر مادر باشد	بس قامتِ خوش کہ زیرِ چادر باشد

حکمت (۲۵): اگر شبہا ہمہ شبِ قدر بودے شبِ قدر بیقدر بودے۔

شعر

پس قیمتِ لعل و سنگ یکساں بودے	گر سنگ ہمہ لعل بدخشاں بودے

حکمت (۲۶): نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرتِ زیبا در وست کار اندروں دارد نہ پوست

قطعہ

کہ تا کجاش رسید ست پایگاہِ علوم	تواں شناخت بیک روز در شمائل مرد
کہ خبثِ نفس نگردد بسالہا معلوم	و لے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو

پند: ہر کہ با بزرگاں ستیزد خونِ خود مے ریزد

قطعہ

راست گفتند یک دو بیند لوچ	خویشتن را بزرگ پنداری
تو کہ بازی بسر کنی با غوچ	زود بینی شکستہ پیشانی

حکمت ۲۷: پنجہ با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کارِ خردمنداں

(۱) مجادلہ: لڑائی۔ چست: چالاک۔ قامت: قد۔ مادر: نادر نائی۔ شبِ قدر: وہ رات جو ہزار راتوں سے افضل ہے وہ رات آخری عشرہ رمضان المبارک میں ہوتی ہے۔ گر۔ سنگ: اگر پتھر۔ بدخشاں: جگہ کا نام ہے۔ یکساں: برابر۔ سیرت: عادت۔ زیبا: اچھا۔ کار اندروں دارد: کام گودے سے ہے نہ کہ چھلکے سے معاملہ کا تعلق سے ہے نہ ظاہر سے (۲) شمائل: عادتیں پایگاہ: مرتبہ۔ علوم جمع علم۔ باطنش: اس کا دل۔ مباش: نہ ہو۔ غرہ: دھوکہ مشو: نہ ہو۔ خبث: خباثت۔ بسالہا: جمع سالہا۔ ستیزد: لڑائی۔ ریزد: بہا دیا۔ پنداری: سمجھتا ہے۔ یک دو بیند: بھینگا ایک کے دو دیکھتا ہے۔ شکستہ: ٹوٹا ہوا۔ پیشانی ماتھا۔ بازی بسر: ٹکر لڑانا۔ غوچ: مینڈھا۔ انداختن: ڈالنا۔ مشت: مکہ، گھونسا۔ شمشیر: تلوار۔ زدن: مارنا۔ کارِ خردمنداں۔ عقلمندوں کا کام نہیں۔

نیست

بیت

جنگ و زور آوری مکن بامست	پیش سر پنجہ در بغل نہ دست

پند: ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یارِ دشمن ست در ہلاکِ خویش

قطعہ

سایہ پروردہ را چہ طاقتِ آں	کہ رود بامبارزاں بقتال
سست بازو بجہل می فگند	پنجہ با مردِ آہنیں چنگال

حکمت [۲۸]: ہر کہ نصیحت نشنود سرِ ملامت شنیدن دارد۔

شعر

چوں نیاید نصیحتت در گوش	اگرت سرزنش کنم خاموش

حکمت [۲۹]: بے ہنراں ہنرمنداں را نتوانند دید ہمچناں سگِ بازاری سگِ صیدی را مشغلہ برآرند و پیش آمدن نیارند یعنی چوں سفلہ بہ ہنر باکسے برنیاید بخبثش در پوستیں افتد

بیت

کند ہر آینہ غیبت حسودِ کوتہ دست	کہ در مقابلہ گنگش بود زبانِ مقال

حکمت [۳۰]: اگر جورِ شکم نیستے ہیچ مرغ در دامِ صیاد نیفتادے بلکہ

---

(۱) سر پنجہ: مضبوط پنجے والا۔ طاقت ور کا ہاتھ۔ قوی: مضبوط دلاوری: دلیری۔ یار: مددگار سایہ پروردہ: نازو نعمت سے پلا ہوا۔ مبارزہ: بہادر سپاہی قتال: جنگ: فگند: ڈالے آہن: لوہا۔ چنگال: پنجہ نشنود: نہیں سنتا۔ سر: خیال (۲) سرزنش: ملامت۔ خاموش چپ۔ نتوانند: نہیں دیکھ سکتے سگ بازاری: عام کتا: سگ صیدی: شکاری کتا مشغلہ: شور و غل یعنی کتے کا بھونکنا: سفلہ: کمینہ: برنیاید جیت نہیں سکتا۔ بخبثش: خباثت کی وجہ سے پوستین افتد: عیب جوئی کرنے لگتا ہے۔ کوتہ دست: کمزور گنگش: گونگی: مقال: بات کرنا۔ جورِ شکم: پیٹ کا ظلم یعنی بھوک زیادہ۔ دام: جال: صیاد: شکاری نیفتاد

صیّاد خود دام نہادے۔ بیت

شکم بندہ نادر پرستد خدائے	شکم بندِ دست ست و زنجیر پائے

پند: حکیماں دیر دیر خورند و عابداں نیم سیر و زاہداں سدِّ رمق و جواناں تا طبق برگیرند و پیراں تا عرق نکنند اما قلندراں چنداں بخورند کہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزئیے کس

شعر

شبے ز معدہ سنگی شبے ز دلتنگی	اسیرِ بندِ شکم را دو شب نگیرد خواب

حکمت[۳۱]: مشورت با زناں تباہ ست و سخاوت با مفسداں گناہ

شعر

ستمگاری بود بر گوسفنداں	ترحم بر پلنگِ تیز دنداں

حکمت[۳۲]: ہر کرا دشمن پیش ست اگر نکشد دشمنِ خویش ست

بیت

خیرہ رائی بود قیاس و درنگ	سنگ در دست و مار بر سر سنگ

وگروہے بخلافِ ایں مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتنِ بندیاں تامل اولیٰ ترست بحکم آنکہ اختیار باقیست تواں کشت و تواں

(۱) نہادے: رکھا تا۔ بندہ: قید۔ نادر: کم۔ پرستند: خورند: کھاتے ہیں۔ نیم سیر: آدھی بھوک۔ سدِّ رمق: زندہ رہ سکیں: تا طبق برگیرند: جب تک دستر خوان خالی کردے۔ عرق نکند: پسینہ پسینہ نہ ہو جائے۔ قلندراں: قلندر آزاد مرد۔ جائے نفس نماند: سانس لینے کی جگہ نہ رہے۔ سفرہ: دستر خوان: معدہ سنگی: پیٹ میں بھاری پن۔ دل تنگی: بھوک: (۲) مشورت: مشورہ۔ مفسداں: فسادی۔ ترحم: رحم کرنا۔ پلنگ: چیتا۔ ستمگاری: ظلم۔ گوسفند: بکری۔ پیش ست: مضبوطی میں۔ نکشد: نہ مارے۔ خیرہ رائی: بیوقوفی، کم عقلی۔ قیاس: اندازہ: درنگ: دیر۔ کشتن: قتل کرنا۔ بندیاں: جمع بندی: قیدی۔ تامل: فکر۔ اولیٰ ترست: اچھا زیادہ۔ تواں کشت: قتل کیا جاسکتا ہے۔

ہشت اگر بے تامل کشتہ شود محتمل ست کہ مصلحتے فوت شود و تدارک مثل آں ممتنع باشد

مثنوی

نیک سہل ست زندہ بیجاں کرد	کشتہ را باز زندہ نتواں کرد
شرطِ عقل ست صبرِ تیر انداز	کہ چو رفت از کماں نیاید باز

حکمت ۳۳: حکیمے کہ با جہّال در افتد باید کہ توقع عزت ندارد و اگر جاہلے بزباں آوری بر حکیمے غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر را می شکند

بیت

نہ عجب گر فرو رود نفسش	عندلیبے غراب ہم قفسش

قطعہ

گر ہنرمندے از اوباش جفائے بیند	تا دلِ خویش نیازارد و درہم نشود
سنگ بد گوہر اگر کاسۂ زریں شکند	قیمتِ سنگ نیفزاید و زر کم نشود

حکمت ۳۴: خردمندے را کہ در زمرۂ اجلاف سخن بہ بندد شگفت مدار کہ آوازِ بربط با غلبۂ دہل برنیاید و بوئے عبیر از گندِ سیر فرو ماند

مثنوی

بلند آواز ناداں گردن افراخت	کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت

(۱) ہشت: چھوڑ۔ محتمل: احتمال تدارک: علاج۔ ممتنع: ناممکن ہو۔ نیک: بہت۔ سہل: آسان کشتہ را: مرا ہوا۔ زندہ نتواں: زندہ نہیں۔ شرطِ عقل: تیر چلانے والے کا صبر عقلمندی کی بات ہے۔ نیاید باز: واپس نہیں آ سکتا۔ جہّال: جاہل کی جمع: در افتد: الجھے جھگڑا کرے۔ توقع۔ امید۔ زبان آوری: زبان چلانے والا۔ عجب: تعجب۔ سنگیست: پتھر: گوہر: موتی شکند: توڑتا ہے: (۲) فرو رود نفسش: سانس گھٹ جائے عندلیب: بلبل: غراب: کوا قفسش: پنجرہ۔ اوباش بدمعاش: کمینہ: جفا: ظلم بیند: دیکھتا ہے۔ تا: ہرگز: نیازارد: رنجیدہ نہ ہو، درہم نشود: رنجیدہ نہ ہو۔ بدگوہر: بدذات۔ کاسہ: پیالہ۔ شکند: توڑنے والا۔ نیفزاید: نہیں بڑھے گا۔ کم نشود: کم نہیں ہوگی۔ زمرہ: جماعت: اجلاف: کمینے۔ سخن بہ بندد۔ بات نہ کی جائے۔ شگفت تعجب: مدار: نہ رکھ۔ بربط: سارنگی: دہل: ڈھول۔ بوئے عبیر: خوشبو عبیر ایک قسم کی خوشبو جو کپڑوں پر چھڑکی جاتی ہے۔ گند: بدبو: سیر: لہسن۔ فرو ماند: عاجز رہے۔ ناداں: بے وقوف۔ افراخت: بلند۔ بینداخت: دبالیا۔

نمیداند کہ آہنگِ حجازی | فرو ماند ز بانگِ طبلِ غازی

حکمت ۳۵: جوہر اگر در خلاب افتد ہماں نفیس ست و غبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس استعداد بے تربیت دریغ ست و تربیتِ نامستعد ضائع خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہرِ علویست ولیکن چوں بنفس خود ہنرے ندارد با خاک برابر ست و قیمتِ شکر نہ از نے ست کہ آں خود خاصیت ویست

مثنوی

چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود | پیمبر زادگی قدرش نیفزود
ہنر بنمای گر داری نہ گوہر | گل از خار ست ابراہیم از آزر

حکمت ۳۶: مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید دانا چوں طبلۂ عطار ست خاموش و ہنر نمای و ناداں چوں طبلِ غازی بلند آواز و میاں تہی۔

قطعہ

عالم اندر میانۂ جہال | مثلے گفتہ اند صدیقاں
شاہدے در میانِ کوراں ست | مصحفے در کنشت زندیقاں

پند: دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ یکدم بیازارند

(۱) آہنگ حجازی: یہ موسیقی کے سر کا ایک نام ہے؛ بانگ: آواز۔ طبل: ڈھول غازی بٹ؛ خلاب: کیچڑ؛ افتد: گر جائے ہماں: اسی طرح خسیس: ذلیل؛ استعداد: صلاحیت دریغ: افسوس؛ نامستعد: نااہل کی تربیت؛ خاکستر: راکھ؛ جوہر علوی: جوہر بلند (۲) کنعاں: حضرت نوح علیہ السلام کے لڑکے کا نام ہے۔ پیمبر زادگی۔ نبی کا بیٹا ہونا۔ قدر: عزت۔ نیفزود: نہیں بڑھائی۔ بنمای: دکھا گل: پھول؛ خار۔ کانٹا آذر: نام ہے؛ ببوید: خوشبو دے؛ عطار: عطر فروخت کرنیوالا طبلہ: ڈبہ۔ میاں: درمیاں تہی: خالی۔ مثلے گفتہ: صدیقاں: جمع صدیق شاہد: معشوق؛ کوراں: جمع کور اندھا۔ مصحف: قرآن۔ کنشت: عبادت خانہ؛ زندیقاں: جمع زندیق بے دین۔ دوستے: دوست بڑی دیر سے بنتا ہے لہٰذا تھوڑی سی بات میں ناراض نہ کرنا چاہیے۔

بیت

سنگے بچندسال شود لعل پارہ | زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ

حکمت ۳۷: عقل در دستِ نفس چناں گرفتار ست کہ مردِ عاجز در دستِ زن گربز

شعر

در خرمی بر سرائے ببند | کہ بانگِ زن از وے بر آید بلند

پند: رای بے قوت مکر و فسوں ست و قوت بے رای جہل و جنوں

شعر

تمیز باید و تدبیر و عقل و آنگہ ملک | کہ ملک و دولت ناداں سلاحِ جنگ خداست

حکمت ۳۸: جوانمرد کہ بخورد و بدہد بہ از عابدے کہ بخورد و بنہد

پند: ہر کہ ترکِ شہوت از بہرِ قبولِ خلق دادہ است از شہوتِ حلال در شہوتِ حرام افتادہ است۔

شعر

عابد کہ نہ از بہرِ خدا گوشہ نشیند | بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند

حکمت ۳۹: اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد یعنی آنکہ قوت ندارد سنگِ خردہ نگاہ میدارد تا وقتِ فرصت دمار از دماغ خصم بر آرد۔

(۱) سنگے بچند: ایک پتھر۔ لعل پارہ: لعل کا ٹکڑا۔ زنہار: ہرگز۔ نشکنی: نہ توڑنا۔ زن گربز: مکار عورت: خرمی: خوشی۔ سرائے: گھر۔ بانگ زن: عورت کی آواز۔ بے قوت: کمزور فسوں: [illegible] بے رائی: بے تدبیر۔ جہل: [illegible] جنوں: پاگل پن۔ [illegible] و دولت:

بخورد و بنہد: لیجاتا ہے جمع کرتا ہے۔ گوشہ نشیند: علٰحدہ بیٹھا تھا۔ بیچارہ در آئینہ: غریب اندھا آئینے میں کیا دیکھے گا۔ اندک اندک: تھوڑا تھوڑا۔ خیلے: بہت۔ سیلے: سیلاب۔ سنگ: پتھر۔ خردہ: ٹکڑا۔ دمار: ہلاکت۔ خصم: دشمن۔

شعر

قطرۃٌ علیٰ قطرٍ اذا اتفقت نہرٌ	ونہرٌ الیٰ نہرٍ اذا اجتمعت بحرٌ

شعر

اندک اندک بہم شود بسیار	دانہ دانہ ست غلہ در انبار

حکمت : عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم درگذارد کہ ہر دو طرف را زیاں دارد ہیبت ایں کم شود و جہلِ آں مستحکم ۔

شعر

چو باسفلہ گوئی بلطف وخوشی	فزوں گردش کبر و گردن کشی

حکمت : معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسند ست واز علما ناخوب تر کہ علم سلاحِ جنگِ شیطاں ست وخداوندِ سلاح را چوں باسیری برند شرمساری پیش برد ۔

مثنوی

عامیِ ناداں پریشاں روزگار	بہ ز دانشمندِ ناپرہیزگار
کاں بنابینائی از راہ اوفتاد	ویں دو چشمش بود در چاہ اوفتاد

حکمت : جاں در حمایتِ یکدم ست و دنیا وجودے میانِ دو عدم

(۱) قطرۃٌ علیٰ قطرٍ ۔ قطرہ قطرہ جب جمع ہوتا ہے تو نہر ہو جاتا ہے تو نہر جب نہر سے مل جاتی ہے تو دریا ہو جاتا ہے ۔ بہم : جمع ہوکر ۔ بسیار : بہت ۔ غلہ : گندم ۔ انبار : ڈھیر ۔ عالم را نشاید ۔ عالم کو نہ چاہیے کہ بے شعوری سے کوکسی عام آدمی سے بردباری کرتے معاف کردے ۔ زیاں : نقصان ۔ ہیبت : دبدبہ ۔ مستحکم : دبدبہ مضبوط ۔ سفلہ : کمینہ ۔ فزوں : زیادہ ۔ گردن کشی : تکبر ۔ معصیت : گناہ ۔ صادر : ظاہر ۔ سرزد ۔ ناخوب : بہت برا ۔ سلاح : ہتھیار ۔ سیری برند : جب قید کریں ۔ عامی : عام آدمی ۔ روزگار : زمانہ ۔ نابینائی : اندھا ۔ چاہ : کنواں ۔ جاں در حمایت : جاں ایک سانس کی حمایت دینا یعنی حیات کا دارومدار صرف سانس پر ہے زندگی دو عدم کے درمیان ہے ایک عدم پہلے ایک بعد ۔

دینِ بدنیا فروشاں خراند یوسف را فروشند تا چہ خرند

آیت: اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ

بیت

بقولِ دشمن پیمانِ دوست بشکستی	ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

حکمت ۲۴: شیطان با مخلصان بر نیاید و سلطان با مفلساں

مثنوی

وامش مدہ آنکہ بے نماز ست	گرچہ دہنش ز فاقہ باز ست
کو فرض خدا نمے گذارد	از قرض تو نیز غم ندارد

فرد

امروز دو مردہ پیش گیر دمرکن	فردا گوید تبرے ازیں جا برکن

حکمت ۲۵: ہر کہ بزندگی نانش نخورند چوں بمیرد نامش نبرند لذت انگور بیوہ داند نہ خداوند میوہ یوسف صدیق علیہ السلام در خشک سال سیر نخوردے تا گرسنگاں را فراموش نکند

مثنوی

آنکہ در راحت و تنعم زیست	او چہ داند کہ حالِ گرسنہ چیست

(۱) دین بدنیا: دین کو دنیا کے بدلے بیچنے والے گدھے ہیں یوسف را فروشند: یوسف کو بیچ رہے ہیں کیا خرید یں گے؟ الم اعھد الخ: کیا اے آدم ع کی اولاد تم سے میں نے عہد نہیں لیا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا؟ دشمن اس سے مراد شیطان ہے دوست: اس سے مراد اللہ تعالیٰ بشکستی: توڑا۔ ببین دیکھ۔ بریدی: قطع تعلق کیا۔ پیوستی: کس سے ملا؟ مخلصاں: یعنی خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے۔ بر نیاید: باہر نہیں آ سکتا۔ مفلساں: غریب لوگ۔

(۲) وام: قرض۔ مدہ: نہ دے۔ فاقہ: بھوک۔ باز: کھلا ہوا۔ گو۔ کیونکہ۔ غم ندارد: پرواہ نہ کریگا۔ امروز: آج کے دن۔ دو مردہ: دو آدمیوں کے بوجھ لگن سر پہ اٹھاتا ہے۔ فردا: کل۔ تبرے: مولی: مشہور ترکاری ہے

ازیں جا برکن: یہاں سے اکھاڑ۔ نامش نبرند: لوگ بخیل کو کبھی یاد نہیں کرتے۔ بیوہ داند: بیوہ عورت جانتی ہے۔ سیر نخور: پیٹ بھر کر نہ کھا۔ گرسنگاں: بھوکے۔ راحت: آرام۔ تنعم زیست: ناز و نعمت میں بسر کرنا۔ گرسنہ: بھوکا۔ چیست: کیا ہے

حالِ درماندگاں کسے داند | کہ با حوالِ خویش درماند

قطعہ

ایکہ بر مرکبِ تازندہ سواری ہشدار | کہ خرِ خارکشِ سوختہ در آب و گل ست
آتش از خانۂ ہمسایۂ درویش مخواہ | کانچہ از روزنِ او میگذرد دودِ دل ست

پند : درویشِ ضعیف حال را در خشکی تنگسال مپرس کہ چونی الا بشرط آنکہ مرہمے بر ریشش نہی و معلومے پیش۔

قطعہ

خرے کہ بینی و بارے بگل در افتادہ | بدل برو شفقت کن ولے مرو بسرش
کنونکہ رفتی و پرسیدیش کہ چوں افتادہ | میاں ببند و چو مرداں بگیر ذنبِ خرش

حکمت ۵۴ : دو چیز مخالفِ عقل ست خوردن بیش از رزقِ مقسوم و مُردن پیش از وقتِ معلوم۔

قطعہ

قضا دگر نشود در ہزار نالہ و آہ | بشکر یا بشکایت بر آید از دہنے
فرشتۂ کہ وکیل ست بر خزائن باد | چہ غم کند کہ بمیرد چراغ پیرزنے

پند : اے طالبِ روزی بنشیں کہ بخوری و اے مطلوبِ اجل مرو کہ

(۱) درماندگاں : عاجز ، داند : جانتا ہے۔ مرکب : سواری گھوڑا۔ تازندہ : دوڑنے والا۔ ہشدار : ہوش سے مشتق ہے۔ خرِ خار کش : الکڑ بارے کا گدھا۔ سوختہ : جلا ہوا۔ آب و گل : کیچڑ۔ آتش : آگ ، مخواہ : نہ طلب۔ روزن : روشندان ، دود : دھواں ، مپرس : نہ پوچھ۔ چونی : کیسا ہے۔ الا : مگر۔ ریش : زخم۔ معلوم : روپیہ پیسہ۔ (۲) بار : بوجھ۔ شفقت : مہربانی ، مرو بسرش : اس کے پاس نہ جا۔ کنونکہ : اب جب کہ ، میاں ببند : کمر باندھ۔ ذنب : دُم۔ خرش : گدھا۔ خوردن بیش : زیادہ کھانا۔ رزقِ مقسوم : رزق تقسیم کیا ہوا۔ وقتِ معلوم : وقتِ مقرر۔ یعنی موت کا وقت مقرر۔

معین ہے۔ قضا : تقدیر۔ دگر نشود : نہیں بدلتی۔ نالہ : رونا۔ آہ : فریاد۔ بمیرد چراغ : چراغ بجھے : بنشیں : بیٹھ۔ بخوری : کھائے گا۔ مطلوب : طلب کرنے والا۔ اجل : موت۔ مرو : نہ جا۔

جاں نبری

قطعہ

جہد رزق ارکنی وگرنکنی	برساند خدائے عزّ وجل
ورروی در دہان شیر و پلنگ	نخورندت مگر بروزِ اجل

حکمت ۶۶ : توانگرِ فاسق کلوخ زراند ودست و درویشِ صالح شاہدِ خاک آلود وایں یکے دلقِ موسیٰ ست مرقّع وآں ریشِ فرعون مرصّع ولیکن شدتِ نیکاں روی در فرج دارد و دولتِ بداں سر در نشیب

قطعہ

ہرکرا جاہ ودولت ست بداں	خاطر خستہ در نخواہد یافت
خبرش دہ کہ ہیچ دولت وجاہ	بسرائے دگر نخواہد یافت

حکمت ۶۷ : حسود از نعمتِ حق بخیل ست کہ بندۂ بیگناہ را دشمن میدارد

قطعہ

مردکے خشک مغز را دیدم	رفتہ در پوستینِ صاحب جاہ
گفتم اے خواجہ گر تو بدبختی	مردم نیک بخت را چہ گناہ

قطعہ

اَلا تا نخواہی بلا بر حسود	کہ آں بخت برگشتہ خود در بلاست

(۱) نبری : نہ لے تو ۔ جہد : کوشش ادر : اگر ۔ وگر نکنی ۔ اور اگر نہ کرے تو ۔ برساند ۔ پہنچائیگا : ور : اور اگر دہاں : منہ : پلنگ : چیتا ۔ روز اجل : موت کے دن ۔ فاسق : بدکار کلوخ زر اندود : مٹی کا ڈھیلا جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہو ۔ شاہد خاک آلودہ : معشوق مٹی میں بھرا ہوا ۔ دلق : گودڑی مرقع : پیوند لگی ہوئی ۔ ریش داڑھی ۔ مرصّع ۔ جڑا ہوا ۔ شدت سختی : نیکاں : نیکوکار ۔ فرج رخ اس کا کشادگی کی طرف (۱) سر در نشیب : یعنی عنقریب ختم ہو جائیگی ۔ (۲) جاہ مرتبہ بداں : ان کی ۔ خاطر خستہ : ٹوٹا ہوا دل ۔ در : زیادہ : نخواہد یافت دل جوئی نہیں کرتا ۔ بسرائے دگر : دوسرا گھر : یعنی آخرت میدارد : رکھتا ہے ۔ حسود : حسد کرنے والا ۔ مردک : ذلیل خشک مغز : پاگل ۔ رفتہ پوستین ۔ عیب جوئی کرنا تھا : الا : خبردار ۔ تا : ہرگز ۔ بلا : مصیبت ۔ بخت برگشتہ : بدبخت :

چہ حاجت کہ با وے کنی دشمنی ☆ کہ وے را چناں دشمن اندر قفاست

حکمت ۴۸ ☆ تلمیذِ بے ارادت عاشقِ بے زر ست و روندۂ بے معرفت مرغِ بے پر و عالمِ بے عمل درختِ بے بر و زاہدِ بے علم خانۂ بے در مراد از نزولِ قرآن تحصیلِ سیرتِ خوب ست نہ ترتیلِ سورتِ مکتوب عامی متعبّد پیادہ رفتہ ست و عالمِ متہاون سوار خفتہ عاصی کہ دست بر دارد بہ از عابد کہ در سر دارد۔

بیت

سرہنگِ لطیف خوی دلدار	بہتر ز فقیہ مردم آزار

قول: یکے را گفتند عالمِ بے عمل بچہ ماند گفت بزنبورِ بے عسل۔

بیت

زنبورِ درشت بے مروت را گوی	بارے چو عسل نمیدہی نیش مزن

قول: مردِ بے مروت زن ست و عابدِ با طمع راہزن۔

قطعہ

اے بناموس جامہ کردہ سپید	بہر پندارِ خلق و نامہ سیاہ
دست کوتاہ باید از دنیا	آستیں چہ دراز و چہ کوتاہ

را: اندر قفا: پیچھے۔ تلمیذ: شاگرد بے ارادت: بے اعتقاد یعنی وہ شاگرد جس کے دل میں استاد کی عزت و احترام نہ ہو عاشقِ بے زر: محروم: روندہ بے معرفت: راستہ نہ جاننے والا۔ مرغِ بے پر: بے پرپرند درختِ بے بر: درخت بغیر پھل کے۔ زاہدِ بے علم۔ خانۂ بے در: گھر بغیر دروازے کے۔ نزول: اترنا: تحصیل: حاصل: ترتیل: قراءت کے ساتھ پڑھنا۔ مکتوب: لکھا ہوا۔ متعبّد: جاہل عابد: پیادہ: پیدل چلنے والا۔ متہاون: سستی کرنے والا۔ خفتہ: سویا ہوا: عاصی: گنہ گار۔ بر دارد: اٹھاتا ہے: بسر دارد: مغرور: (۲) سرہنگ: سپاہی لطیف خوی: پاکیزہ عادت: دلدار: دل رکھنے والا۔ فقیہ: فقہ جاننے والا: مردم آزار لوگوں کو ستانے والا۔ بچہ ماند: کس سے مشابہ ہے۔ زنبورِ بے عسل۔ بغیر شہد والی مکھی: مروت: انسانیت: عسل: شہد: مزن: نہ مار۔ نمیدہی: نہیں دیتی: نیش: ڈنک: راہزن: ڈاکو۔ ناموس: عزت: جامہ: کپڑا۔ سپید: سفید پندار: دھوکہ: غرور۔ نامہ: پروانہ۔ خط: کوتہ: چھوٹا: آستین: بازو۔ چہ دراز: چاہے لمبی۔

حکمت ۴۹: دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکستہ و وارث با قلندران نشستہ

قطعہ

پیش درویشاں بود خونت مباح	گر نباشد در میاں مالت سبیل
یا مرو با یارِ ازرق پیرہن	یا بکش بر خان و ماں انگشتِ نیل
یا مکن با پیلباناں دوستی	یا بنا کن خانہ در خوردِ پیل

حکمت ۵۰: خلعتِ سلطاں اگرچہ عزیز ست جامۂ خلقانِ خود ازاں بعزت تر و خوانِ بزرگاں اگرچہ لذیذ خوردہ انبانِ خویش ازاں لذت تر

بیت

سرکہ از دستِ رنجِ خویش و ترہ	بہتر از نانِ دہ خدائے و برہ

حکمت ۵۱: خلاف راہِ صواب ست و عکسِ رائے اُولو الالباب دارو بگماں خوردن و راہِ نا دیدہ بے کارواں رفتن امامِ مرشد محمد غزالی را رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند کہ چگونہ رسیدی بدیں منزلت در علوم گفت بدانکہ ہرچہ ندانستم از پرسیدنِ آں ننگ نداشتم۔

قطعہ

امیدِ عافیت آنگہ بود موافقِ عمل	کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی

(۱) نرود: نہ جائے۔ تغابن از گل بر نیاید: افسوس کا پاؤں مٹی سے نہ نکلے گا۔ تاجر کشتی شکستہ: سوداگر کشتی ٹوٹ گئی، وارث با قلندر نشستہ: جس کا مالک قلندروں میں بیٹھا ہوا قلندر سے اوباش بدمعاش۔ مراد ہے۔ درویشاں: فقراء خونت مباح: خون بہانا جائز گر نباشد: اگر نہ ہو سبیل: راستہ، یار ازرق: نیلے کرتے والے دوست کے ساتھ نہ جا، خان: خانہ سے مشتق ہے خاندان: ماں: سامان انگشت نیل: پیلباناں: ہاتھی والا۔ بنا کن خانہ در خورد: ہاتھی کے لائق گھر بنا: (۲) خلعت: لباس جامہ، کپڑا، خلقان جمع خلق پرانا کپڑا، خوان: دسترخوان: خوردہ: انبان: نری اس جگہ کشکول مراد ہے نری کے چمڑے سے بنایا جاتا ہے ترہ: ساگ: دہ خدائے: مالک: برہ: بکری کا بچہ (۳) رائے اولو الالباب: عقلمند لوگ: دارد۔ دوا۔ بگماں خوردن: شک کی صورت میں کھانا، کارواں: قافلہ: رفتن: سفر کرنا، امام مرشد محمد غزالی آپکا نام محمد تھا۔ جید عالم تھے۔ غزالہ گاؤں ہے جس کی وجہ سے غزالی کہا جاتا ہے۔ پرسید: پوچھا، چگونہ: کیسے۔ رسیدی: تو پہنچا، ندانستم: معلوم نہیں، امید عافیت: صحت کی امید، نبض: طبیعت شناس: ماہر حکیم: نمائی: دکھائے،

پرسش ہر چہ ندانی کہ ذلِ پرسیدن | دلیلِ راہِ تو باشد بعزّ دانائی

حکمت ۵۲ : ہر چہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدنِ آں تعجیل مکن کہ ہیبتِ سلطنت را زیاں دارد

قطعہ

چو لقمان دید کاندر دست داؤد | ہمیں آہن بمعجز موم گردد
نپرسیدش چہ میسازی کہ دانست | کہ بے پرسیدنش معلوم گردد

قول : ہر کہ با بداں نشیند اگرچہ طبیعتِ ایشاں نگیرد لیکن بطریقِ ایشاں متہم گردد چنانکہ اگر شخصے بخرابات رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن

مثنوی

رقم بر خود بنادانی کشیدی | کہ ناداں را بصحبت برگزیدی
طلب کردم ز دانایاں یکے پند | مرا گفتند با ناداں میپوند
کہ گر دانائے دہرے خر بباشی | وگر نادانی ابلہ تر بباشی

حکمت ۵۳ : حلمِ شتر چنانکہ معلوم ست اگر طفلے مہارش گیرد و صد فرسنگ برد گردن از متابعتش بر نہ پیچد اما اگر درّہ ہولناک پیش آید کہ موجبِ ہلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از کفش در گسلاند و

(۱) پرسش : پوچھ ؛ ذل : ذات عزّ : عزت ۔ ہر آئینہ : البتہ ہر حال ، تعجیل : جلدی ، ہیبت : خوف ، سلطنت : بادشاہی ۔ زیاں : نقصان ؛ آہن : موم ۔ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا نام ، آپ نبی تھے آپ کا معجزہ یہ تھا ۔ کہ لوہا آپ کے ہاتھ میں موم ہو جاتا ۔ میسازی : کرتا ہے متہم : جس پر تہمت لگائی گئی ہو خرابات : جمع خراب ؛ ویرانہ یعنی شراب خانہ ؛ خمر : شراب خانہ (۲) رقم : علامت ، نادانی بیوقوفی ؛ کشید : کھینچا برگزید : پسند کیا ۔ میپوند : نہ مل ؛ دہر : زمانہ ؛ خر : گدھا ابلہ : بیوقوف ، حلم : بردباری حوصلہ ؛ شتر : اونٹ ؛ دو صد : دو سو ۔ فرسنگ : تین میل برد : لے جاتا ہے متابعت : تابعداری ؛ نہ پیچد : نہ موڑ درّہ : گوڑا ہولناک : خطرناک ؛ موجب : سبب ؛ طفل : بچہ ۔ زمام : باگ ؛ کفش : جوتا ۔ گسلاند : چھڑائے گا ۔

دیگر مطاوعت نکند کہ ہنگامِ درشتی ملاطفت مذموم ست وگویند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکہ طمع دشمنی زیادت کند

قطعہ

کسے کہ لطف کند با تو خاکِ پایش باش | وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک
سخن بلطف وکرم با درشت خوی مگوی | کہ زنگ خوردہ نگردد مگر بسوہاں پاک

حکمت ۵۴ : ہر کہ در پیشِ سخنِ دیگراں افتد تا مایۂ فضلش بدانند پایۂ جہلش شناسند۔

قطعہ

ندہد مردِ ہوشمند جواب | مگر آنگہ کزو سوال کنند
گرچہ بر حق بود فراخ سخن | حمل دعویش بر محال کنند

حکمت ۵۵ : ریشے درونِ جامہ داشتم وشیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پرسیدے کہ چون ست ونپرسیدے کہ کجاست دانستم کہ ازاں احتراز میکند کہ ذکرِ ہمہ عضوے روا نباشد وخردمنداں گفتہ اند ہر کہ سخن نسنجد از جواب برنجد

قطعہ

تا نیک ندانی کہ سخن عین صواب ست | باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی

(۱) مطاوعت: فرمانبرداری ہنگام وقت۔ درشتی: سختی؛ ملاطفت: نرمی؛ مذموم: بُری، طمع: لالچ لطف: مہربانی؛ خاک پایش: پاؤں کی مٹی؛ چشمش آگن: آنکھوں میں مٹی ڈال، درست خوی: بُری عادت؛ سوہاں: ریتی؛ سخن دیگراں افتد: دوسروں کی بات؛ فضل: بزرگی؛ مایہ: اندازہ بدانند: معلوم؛ پایہ: مرتبہ (۲) فراخ سخن: زیادہ باتیں بنانے والا؛ حمل: گمان؛ محال: ناممکن یعنی جھوٹا ریش: زخم درون: اندر۔ داشتم: میں رکھتا ہوں؛ شیخ: یعنی حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر ومرشد، چوں ست: کیسا ہے احتراز: پرہیز؛ روا نباشد: جائز نہیں۔ سخن نسنجد: بات سمجھ کر نہیں کہتا۔ برنجد: رنجیدہ؛ عین صواب: بالکل ٹھیک۔ دہن: منہ۔ نکشائی: نہ کھولے؛

گر راست سخن گوئی و در بند بمانی | بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی

حکمت ۵۶: دروغ گفتن بضربتِ لازم بماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشاں بماند نہ بینی کہ برادرانِ یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند بر راست گفتنِ ایشاں اعتماد نماند قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا۔

قطعہ

یکے را عادت بود راستی | خطائے رود در گذارند ازو
وگر ناموَر شد بنا راستی | دگر راست باور ندارند ازو

حکمت ۵۷: اَجلِ کائنات از روئے ظاہر آدمی ست و اذلِ موجودات سگ و باتفاقِ خردمنداں سگِ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس۔

قطعہ

سگے را لقمۂ ہرگز فراموش | نگردد گر زنی صد نوبتش سنگ
وگر عمرے نوازی سفلۂ را | بکمتر چیزے آید با تو در جنگ

حکمت ۵۸: از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید۔

مثنوی

مکن رحم بر مردِ بسیار خوار | کہ بسیار خوار ست بسیار خوار

رہا بند بمانی: قید سے چھوٹ جائے۔ دروغ: جھوٹ۔ ضربت لازم: چوٹ کا نشان۔ جراحت: زخم۔ برادراں: بھائی۔ موسوم: نام رکھنا۔ اعتماد: بھروسہ۔ قال بل الخ: کہا بلکہ تمہارے نفس نے یہ بات گھڑ لی ہے۔ راستی: سچائی۔ خطائے رود: غلطی سرزد ہو جائے۔ گذارند: معاف کر دے۔ نامور: مشہور۔ باور: یقین۔ (۲) اجلِ کائنات: دنیا میں سب سے زیادہ بزرگ۔ اذل: سب سے زیادہ ذلیل۔ ناسپاس: ناشکرا۔ سگے را لقمہ: کتا ایک نوالہ کا احسان نہیں بھولتا۔ نوبتش: مرتبہ دفعہ بار۔ نوازی: مہربانی۔ سفلہ: کمینہ۔ نفس پرور: آرام پرست۔ سروری: سرداری۔ بسیار خوار: بہت کھانے والا۔ بسیار خوار: بہت ذلیل۔

چو گاو ار ہمی بایدت فربہی	چو خر تن بجورِ کساں در دہی

حکمت ۵۹: در انجیل آمدہ است کہ اے فرزند آدم اگر توانگری و ہمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس حلاوتِ ذکر من کجا دریابی و بعبادتِ من کے شتابی۔

قطعہ

گہ اندر نعمتے مغرور و غافل	گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش
چو در سرّا و ضرّا حالت اینست	ندانم کے بحق پردازی از خویش

حکمت ۶۰: ارادتِ بیچوں یکے را از تختِ شاہی فرود آرد و یکے را در شکمِ ماہی نکو دارد۔

بیت

وقت ست خوش آں را کہ بود ذکرِ تو مونس	ور خود بود اندر شکمِ حوت چو یونس

حکمت ۶۱: اگر تیغِ قہر بر کشد نبی و ولی سر در کشد و اگر غمزۂ لطف بجنباند بداں را بہ نیکاں در رساند۔

قطعہ

گر بہ محشر خطابِ قہر کند	انبیا را چہ جائے معذرت است
پردہ از روئے لطف گو بردار	کاشقیا را امیدِ مغفرت است

(۱) چو گاو: مثل بیل کے۔ آرزو اگر۔ فربہی: موٹا۔ خر تن: گدھے کی طرح۔ بجور: ظلم۔ کساں: لوگ۔ دہی: اٹھانا۔ انجیل: وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہ نازل ہوئی۔ توانگری و ہمت۔ مال دار بناتا ہوں۔ مشتغل: مشغول۔ کنمت: میں تجھے کروں۔ نشینی: بیٹھ جائے۔ حلاوت مٹھاس: کجا دریابی: کہاں پائے گا۔ شتابی: دوڑے گا۔ گہ: کبھی۔ خستہ: رنجیدہ ریش: زخم: (۲) سرّا: خوشی ضرّا: رنج۔ ندانم: نہیں جانتا پردازی: تو مشغول ہو۔ بے چوں خدا کی ذات مراد ہے۔ شکم پیٹ: ماہی: مچھلی۔ مونس: غمخوار: پسندیدہ۔ حوت مچھلی۔ تیغ۔ تلوار۔ سر در کشد: سر کھینچ لیں۔ غمزہ: اشارہ۔ بجنباند: کانپا۔ گر: اگر۔ خطا

قہر: جلال دکھانے: معذرت: عذر: بردار۔ اشقیاء: بدبخت: مغفرت۔ معافی: بخشش۔

ا فقیر عطاء الرسول

حکمت ۶۲: ہر کہ بتادیب دنیا راہِ صواب نگیرد بتعذیب عقبیٰ گرفتار آید وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ۔

فرد

پند ست خطاب مہتراں آنگہ بند	چوں پند دہند نشنوی بند نہند

پند: نیکبختاں بحکایت و امثالِ پیشینیگاں پند گیرند ازاں پیش کہ پشینیاں بواقعۂ او مثل زنند و دزداں دست کوتاہ نکنند تا دست شان کوتاہ نکنند

قطعہ

نرود مرغ سوئے دانہ فراز	چوں دگر مرغ بیند اندر بند
پند گیر از مصائبِ دگراں	تا نگیرند دیگراں بتو پند

حکمت ۶۳: آں را کہ گوشِ ارادت گراں آفریدہ اند چوں کند کہ بشنود و آں را کہ کمندِ سعادت می برد چہ کند کہ نرود۔

قطعہ

شبِ تاریک دوستانِ خدای	می بتابد چو روزِ رخشندہ
ویں سعادت بزورِ بازو نیست	تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تادیب: ادب سکھانا۔ نگیرد: اختیار نہیں کرتا۔ تعذیب: عذاب۔ عقبیٰ: آخرت۔ وَلَنُذِيقَنَّهُم: اور البتہ ہم ان کو چکھاتے ہیں چھوٹا عذاب بڑے عذاب کے علاوہ۔ پند ست خطاب پہلے سرداروں کا حکم، بصورت نصیحت کے ہوتا ہے۔ پھر بصورت قید۔ بند نہند: قید کرتے ہیں۔ امثال جمع مثل کہاوتیں۔ پیشینیگاں: پہلے زمانہ کے لوگ۔ پشینیاں: پچھلے زمانہ کے لوگ۔ مثل زنند: کہانی بیان کرلیں۔ دزداں: چور۔ دست کوتاہ نکنند: ہاتھ نہیں روکتے۔ کوتہ: کھینچنا کوتہ معنی کاٹنا (۲) نرود: نہیں جاتا۔ مرغ: پرندہ۔ فراز: آگے۔ بیند: دیکھتا ہے۔ پند گیر از مصائب: دوسروں کی مصیبت سے نصیحت حاصل کر۔ آفریدہ: پیدا کرنا۔ کمند: پھانسہ۔ سعادت: نیک بختی۔ برد: لے جاتی ہے۔ نرود: نہ جائے۔

شبِ تاریک: اندھیری رات: یعنی اللہ تعالیٰ کی دوست کی روشنی اندھیری رات میں بھی۔ رخشندہ: روشن۔ ویں: اللہ تعالیٰ کی دوستی۔ بخشد: بخشش:

رباعی

از توبکہ نالم کہ دگر داور نیست | وزدستِ تو ہیچ دست بالاتر نیست
آں راکہ تو رہ دہی کسے گم نکند | وآں راکہ تو گم کنی کسے رہبر نیست

حکمت ۶۴: گدائے نیک انجام بہ از بادشاہِ نافرجام۔

بیت

غمے کز پیش شادمانی بری | بہ از شادیئے کز پسش غم خوری

حکمت ۶۵: زمیں را از آسماں نثار ہست و آسماں را از زمین غبار کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ۔

فرد

گرت خوئے من آمد ناسزاوار | تو خوئے نیک خویش از دست مگذار

حکمت ۶۶: خداوند تبارک و تعالیٰ می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و می خروشد۔ **بیت**

نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے | کسے بحالِ خود از دستِ کس نیاسودے

حکمت ۶۷: زر از معدن بکان کندن بدر آید و از دستِ بخیل بجان کندن۔

(۱) از توبکہ نالم: تیری فریاد کس کے پاس کروں۔ داور: حاکم۔ رہ دہی: راستہ دیتا ہے۔ گدا: فقیر۔ نافرجام: بدانجام۔ غم: رنج جس کے بعد شادمانی: خوشی۔ برہ: جاسل ہو۔ نثار: برساتا ہے۔ کُلّ اناء: ہر برتن سے وہی چیز ٹپکتی ہے جو اس میں ہوتی ہے (۲) گرت: اگر تجھے۔ خوئے: عادت۔ ناسزاوار: نالائق۔ مگذار: نہ چھوڑ۔ می بیند: دیکھتا ہے۔ می پوشد: چھپاتا ہے۔ می خروشد: شور کرتا ہے۔ نعوذ باللہ: اے اللہ! ہم پناہ مانگتے ہیں۔ غیب داں: غیب جاننے والا یعنی ان دیکھی چیزوں کو جاننے والا۔ نیاسودے: نہ پاتا۔ معدن: کان: (کھانٹر)۔ بجان کندن: جان نکلنے سے۔

قطعہ

دوناں نخورند گوش دارند	گویند اُمید بہ کہ خوردہ
روزے بینی بکام دشمن	زر ماندہ و خاکسار مُردہ

حکمت ۶۸: ہر کہ بر زیر دستاں نہ بخشاید بجورِ زبردستاں گرفتار آید۔

مثنوی

نہ ہر بازو کہ در وے قوت ہست	بمردی عاجزاں را بشکند دست
ضعیفاں را مکن بر دل گزندے	کہ درمانی بجورِ زورمندے

حکایت ۶۹: درویشے بمناجات در یگفت یارب بر بداں رحمت کن کہ بر نیکاں خود رحمت کردہ کہ مرا ایشاں را نیک آفریدہ۔

حکمت ۷۰: عاقل چوں خلاف درمیاں آید بجہد و چوں صلح بیند لنگر بنہد کہ آنجا سلامت برکنارست و اینجا حلاوت درمیاں۔

حکمت ۷۱: مقامر را سہ شش میباید ولیکن سہ یک بر می آید۔

بیت

ہزار بار چراگاہ خوشتر از میداں	ولیک اسپ ندارد بدست خویش عناں

حکایت ۷۲: اوّل کسے کہ عَلَم بر جامہ کرد و انگشتری در دستِ چپ

---

(۱) دوناں: جمع دوں کمینہ یعنی بخیل؛ نخورند: نہیں کھاتا؛ گوش دارند: مالداری کی تعریف سننے کے طلب گار۔ کام: مقصد؛ ماندہ: رکھا؛ خاکسار: ذلیل؛ زیر دستاں: کمزور؛ جور: ظلم؛ زبردستاں: طاقتور؛ شکند: توڑے۔ ضعیفاں: کمزور؛ گزند: صدمہ؛ درمانی: عاجزی (۲) مناجات: دعا یعنی سرگوشی کرنا؛ در: زیادہ۔ آفریدہ: پیدا؛ جہد: کوشش؛ لنگر نہد: ٹھیر تا ہے؛ حلاوت: مٹھاس؛ مقامر: جوا کھیلنے والا؛ سہ: تین؛ شش: چھ؛ میباشد: چاہیئے۔ سہ یک: تین اور ایک۔ بر می آید: باہر آتا ہے؛ خوشتر: زیادہ اچھی۔ انگشتری: انگوٹھی؛ دستِ چپ: بایاں ہاتھ؛

جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی که فضیلت راست را است گفت راست را زینت راستی تمام ست۔

قطعہ

فریدوں گفت نقاشانِ چین را | کہ پیرامونِ خرگاہش بدوزند
بداں را نیک دار اے مردِ ہشیار | کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روزند

حکایت: بزرگے را پرسیدند کہ چندیں فضیلت کہ دست راست راست خاتم در انگشتِ چپ چرا می کنند گفت ندانی کہ اہلِ فضیلت ہمیشہ محروم باشند۔

شعر

آنکہ حظ آفرید و روزی سخت | یا فضیلت ہمی دہد یا بخت

حکمت: نصیحتِ پادشاہاں مسلّم کسے راست کہ بیمِ سر ندارد یا امید زر

مثنوی

موحد چہ در پائے ریزی زرش | چہ شمشیرِ ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد زکس | بریں ست بنیادِ توحید و بس

حکمت: شاہ از بہرِ دفعِ ستمگاراں ست و شحنہ برائے خونخواراں

(۱) جمشید: بادشاہ کا نام ہے راست: دایاں۔ راستی: سیدھا تمام ست: مکمل ہے نقاشاں: نقش بنانیوالے چین: اسکی مراد خیاط درزی وغیرہ پیرامون: گرداگرد۔ خرگاہ: بڑا خیمہ ہے۔ بدوزند: بنادیں: روزند: نیک بخت ہیں۔ چندیں: اتنی فضیلت: بزرگی: خاتم: انگوٹھی ندانی: نہیں جانتا تو: دہد دیتا ہے۔ مسلّم: اس آدمی کے ضروری ہے۔ بیم سر: سر جانے کا خوف۔ موحد: اللہ تعالیٰ کو ایک جان کر اسی پر بھروسہ رکھنے والا چہ در پائے: چاہیئے اس کے قدموں پر سونا بکھیر دے چہ شمشیر: اس کے سر پہ ہندی تلوار رکھ دیں: ہراسش: خوف اس کو بس بہت کافی۔ دفع ستمگاراں: ظالموں کو ظلم سے منع کرنا۔ شحنہ: کوتوال خونخوار: قاتل

وقاضی مصلحت جوئے طرّاراں ہرگز دو خصم بحق راضی نروند پیش قاضی۔

قطعه

بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی	چو حق معائنہ دانی کہ می بباید داد
بقہر از وبستانند و مزد سرہنگی	خراج اگر نگزارد کسے بہ طیبِ نفس

حکمت: ہمہ کس را دنداں بترشی کند گردد مگر قاضیاں را کہ بشیرینی۔

شعر

ثابت کند از بہر تو صد خربزہ زار	قاضی کہ برشوت بخورد بیخِ خیار

حکمت: قحبۂ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنۂ معزول از مردم آزاری۔

بیت

کہ پیر خود نتواند زگوشۂ برخاست	جوانِ گوشہ نشین شیرِ مردِ راہِ خداست

فرد

کہ پیر سست رغبت را خود آلت برنمیخیزد	جوانِ سخت مے باید کہ از شہوت بپرہیزد

حکمت: حکیمے نامور را پرسیدند کہ درختاں را کہ خدائے عزّ وجل آفریدہ است وبرومند ہیچ یک را آزاد نخواندہ اند مگر سرو

(۱) مصلحت: نیکی، جوئے: نیکی تلاش کرنے والا۔ طرار: جیب تراش، خصم بحق راضی: دو اسے آدمی جو اپنے اپنے حق پر راضی ہوں۔ انکو قاضی کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہیں۔ می باید: دینا پڑے گا۔ بلطف بہ: نرمی سے دے دینا اچھا ہے، جنگ: لڑائی۔ خراج: محصول، طیبِ نفس: خوش دلی، قہر: غلبہ، بستانند: وصول کریستا ہے، مزد: مزدوری۔ سرہنگی: سپاہی بترشی کند: کھٹائی کھانے کے داند کند، ہوتے ہیں۔ بیخ: خیار: ککڑی کی جڑ۔ خربزہ زار: خربوزوں کا کھیت۔ (۲) قحبہ: رنڈی۔ بکاری: بدکرداری، شحنہ: کوتوال، معزول: معطل، ازاری: ستانیوالا، گوشہ نشیں: علیحدگی اختیار کرنیوالا

برخاست: اٹھ۔ باید: چاہیے، پیرسست: بوڑھا، جس کی شہوت کم ہوگئی ہو۔ برنمیخیزد: عضو تناسل کھڑا نہیں ہوتا، نامور: مشہور، برومند: پھل دار، یک را آزاد: ایک کے سوا کسی کو آزاد نہیں کہا جاتا۔

راکہ ثمرہ ندارد گوئی دریں چہ حکمت ست گفت ہر یکے را دخلے معین ہست بوقتے معلوم گہے بوجود آں تازہ اند و گاہے بعدم آں پژمردہ و سرو را ہیچ ازیں نیست و ہمہ وقت خوش ست وایں ست صفتِ آزادگاں۔

قطعہ

بریں کہ میگذرد دل منہ کہ دجلہ بسے	پس از خلیفہ بخواہد گذشت در بغداد
گرت ز دست بر آید چو نخل باش کریم	ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد

حکمت ۹: دو کس مردند و تحسر بردند یکے آنکہ داشت و نخورد و دیگر آنکہ دانست و نکرد۔

قطعہ

کس نہ بیند بخیل فاضل را	کہ نہ در عیب گفتنش باشد
ور کریمے دو صد گنہ دارد	کرمش عیبہا فرو پوشد

(۱) ثمرہ: پھل۔ دخلے معین: مقرر آمدنی: گہے: کبھی: گاہے: کبھی عدم: نہ ہونا۔ پژمردہ: مرجھائے ہوئے۔ سرو: ایک سیدھا درخت ہے۔ ہیچ ازیں: کبھی پھل آنے سے تازہ ہوتا ہے میگذرد: گذرتا ہے۔ دل منہ: دل نہ لگا: دجلہ: یہ بغداد شریف کا مشہور دریا ہے۔ خلیفہ: بنی عباس کا خلیفہ: (۲) نخل: کھجور: کریم: سخی۔ ورت: اور اگر تجھے: سرو باش۔ مردند: مر گئے۔ تحسر: حسرت: بردند: لے گئے۔ داشت: جمع کیا۔ نخورد: نہ کھایا۔ کس نہ بیند: کسی نے نہ دیکھا۔ دو صد: دو سو: گنہ دارد: غلطیاں رکھے کرم: سخی: فرو پوشد: چھپا لے گی:۔

خاتمۃ الکتاب

تمام شد کتاب گلستان واللہ المستعان بتوفیق باری عزاسمہ دریں جملہ چنانکہ رسم مؤلفان ست از شعر متقدماں تلفیقے نرفت۔

بیت

کہن خرقۂ خویش پیراستن	بہ از جامۂ عاریت خواستن

غالب گفتارِ سعدی طرب انگیزست وطیبت آمیز کوتہ نظراں را بدیں زبانِ طعن دراز گردد کہ مغزِ دماغ بیہودہ بردن و دودِ چراغ بیفائدہ خوردن کارِ خردمنداں نیست ولیکن بررائے روشن صاحبدلاں کہ روئے سخن در ایشاں ست پوشیدہ نماند کہ دُرِ موعظتہائے شافی در سلکِ عبارت کشیدہ است و داروئے تلخ نصیحت بشہد ظرافت برآمیختہ تا طبع ملولِ انسان از دولتِ قبول محروم نماند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

مثنوی

ما نصیحت بجائے خود کردیم	روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوشِ رغبتِ کس	بر رسولاں بلاغ باشد وبس

(۱) خاتمۃ الکتاب: ختم ہوئی کتاب۔ المستعان: اسمِ مفعول کا صیغہ ہے مدد چاہا گیا: باری: پیدا کرنیوالا۔ عزاسمہ: عزت والا ہے نام اسکا رسم: عادت: مؤلفان: کتاب لکھنے والے: متقدماں: اگلے لوگ: تلفیق: جمع کرنا: نرفت: نہیں گئی کہن: پرانا: خرقہ: گودڑی: پیراستن سنگارنا۔ عاریت: مانگے ہوئے۔ خواستن: چاہنا۔ غالب: اکثر طرب: خوشی مستی: طیبت: پاکیزگی: آمیز: ملی ہوئی: کوتہ نظراں: مخالف: طعن: تنقید۔ دراز: لمبا: بردن: لے جانا۔ (۲) دُود: دھواں۔ خوردن: کھانا: رائے صاحب دلاں: نیک لوگوں کا مشورہ: پوشیدہ چھپا ہوا: نماند: نہ رہے دُر: موتی۔ موعظتہا: نصیحتیں شافی: شفا دینے والے۔ سلک لڑی۔ کشیدہ: پروئے ہوئے بشہد: ماکھی: ظرافت: خوش طبعی: آمیختہ: ملا ہوا: طبع: طبیعت: ملول: رنجیدہ: الحمد للہ: تمام تعریفیں ثابت ہیں واسطے اللہ تعالیٰ کے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا۔ ما: ہم۔ کردیم: کیا ہم۔ بردیم۔ زندگی اسی میں گزار دی۔ گوش: کان۔ رغبت: توجہ۔ رسولاں: جمع رسول: پیغام پہنچانیوالے۔ بلاغ: پہنچانا: بس کافی۔ الحمد للہ کہ گلستاں ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ ۱۲ جنوری ۱۹۸۵ء بروز ہفتہ کو حاشیہ شروع کیا ۱۵ شعبان۔ ۶ مئی بروز سوموار ۱۰ بجے صبح فراغت حاصل ہوئی اللہ کریم یہ سعی قبول فرمائے آمین ثم آمین بحق